

بلہ حقوق محفوظ ہیں

ہوالہ علی البکیر

علامہ علامہ الدین قرشی کی مشہور و معروف کتاب، کلیات قانون شیخ رح کالاجواب خلاصہ
فن کلیات میں موجود و طبی در سکاہوں کا مستقبل نصاب انہی

موجز القانون

Law

عربی و اردو

مع تشریحی نقشبات

مترجمہ



کتاب خانہ طبیب | Facebook

حکیم محمد کبیر الدین

مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی و مدیر سالہ المسج

۳۹ ۱۳ ۳۰
۶ ۱۹ ۳۰

ملنے کا پتہ: دفتر المسج قمری بلانچ دہلی

طبع اول تعداد ۱۰۰۰

(مطبوعہ مطبع برقی محبوبہ لطیف دہلی)

قیمت پیر

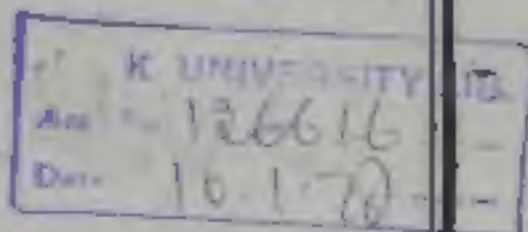
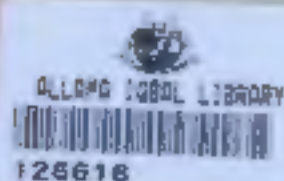
دیبہ

۱۔ عرصہ ہوا میں نے موجد القانون کا ترجمہ مع ضروری شرح
 شائع کیا تھا، جو ملی ورگاہوں میں نہایت مقبولیت اور پ
 کی نگاہوں سے دیکھا گیا، لیکن اس کے بعد جبکہ قانونی ترجمہ
 اصل عربی عبارت کے شائع کیا گیا، تو یہ طرز جدید نہایت
 اور اکثر احباب نے تقاضا کیا کہ اگر قانونی ترجمہ کے مانند موجد القانون
 ترجمہ بھی مع اصل عربی عبارت کے شائع کیا جائے، تو نہایت بہت
 اور اس سے عربی و اردو دونوں قسم کے طلباء مستفید ہو سکیں
 لہذا احباب کے ارشاد کی تعمیل اور قانونی ترجمہ و اردو کی
 پسندیدگی کو مدنظر رکھتے ہوئے، موجد القانون عربی کو مع ا
 ترجمہ و ضروری اضافہ اور تشریحی تصاویر کے شائع کر رہا ہوں۔
 ہے کہ خدا اسے بھی دوسری خدمات کی طرح قبول عام کی برکت عطا
 فرمائے گا۔

محمد کبیر الدین

یکم ستمبر ۱۹۳۲ء

St-82
Cat



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ اٰتَمَیْن۔
 اما بعد

مقالہ فقال الشیخ الامام المحابر
 الکامل علاء الدین علی ابن
 الحزم القرشی المنطیب
 شیخ الوقت، امام کامل، دریا سے علم
 علاء الدین علی قرشی فرماتے ہیں کہ

ما ثبت ہذا الکتاب علی اربعہ میں ہے اس کتاب کو چار فرقوں یعنی چار مرضیں تریس
 بن الن کلاوی فی قواعد جزئی دیا ہے، چنانچہ فن اول میں علم طب
 غلب اعنی علمية وعمليہ کے دو اہل اجزاء ہیں، علمی و عملی، کے
 اصول و قواعد کا عام بیان ہوگا +

علم طب کی تعریف۔ علم طب اس علم کا نام ہے جس کے ذریعہ
 نہ بدن انسان کے حالات صحت و حالات مرض معلوم ہوتے ہیں۔ اور بیماری
 نہ نہایت یہ ہوتی ہے کہ اگر صحت ہے تو اس کی نگہداشت کی جائے
 و مرض پیدا نہ ہونے یا جائے اور اگر مرض ہے تو صحتی الامکان اس کے
 بڑاؤ کی کوشش کی جائے +

الفن الثانی فی الادویۃ کلاعیۃ
 اطفر دقا والمربکیۃ
 فن دوم میں مفرد اور مرکب دواؤں
 کا اور غذاؤں کا بیان ہوگا +

مفرد و دوائیں دو قسم کی ہیں جو دوسری دواؤں سے طائی نہ لگتی ہوں
 بلکہ اپنی قدرتی حالت پر ہوں۔ اور مرکب دوائیں اسکے برعکس۔ مترجم

الفن الثالث فی الامراض المختصۃ
 بعضہا بعضہ واسبابہا
 فن سوم میں ان امراض کا ذکر ہوگا
 جو خاص خاص اعضاء میں مخصوص طور
 پر پیدا ہوتے ہیں جنکو امراض خاصہ
 کہتے ہیں انیز ان کے اسباب، علائم
 اور علاجوں کا بیان ہوگا +



الفن المرایع فی الامراض التي لا تختص بعضود دون عضو اخر داسبابها وعلاماتها وصعلاجاتها +
فن چارم میں ان بیماریوں کا ذکر ہوگا جو مخصوص ہو کر کسی خاص عضو میں نہیں پیدا ہوتی ہیں ان کو امراض عامہ کہتے ہیں (نیز ان کے اسباب علامات اور علاجوں کا بیان ہوگا +

والترصت فيه مرأعات المشهورات فی امراض العالجات من الامم دية ولا غنية و قوانین الاستفراغات وغیرها +
اور میں نے اس کتاب میں مشہور باتوں کی رعایت کو ضروری سمجھا ہے یعنی سینے مشہور دوائیں مشہور غذا میں اور استفراغ کے مشہور قانون و اصول وغیرہ لازمی طور پر لکھے ہیں +

استفراغ۔ بدن سے سواد خارج کرنے کا نام استفراغ ہے خواہ دستوں کی راہ سے خارج ہو یا تھکے پشاب پینہ بخارات تھوک نزل خون کی صورت میں ہو +

وانا اسأل الله التوفيق والعصمة والتمس من الاصلد فاعان بعفوا الزلل وليسد والخلل +
خدا سے ہمارا سوال ہے کہ وہ ہمیں اس کا بخیر رہنا ایف کتاب کی توفیق دے اور ہمیں خطا و غلطی سے بچائے اور دوستوں سے اتنا س ہے کہ ہماری لغزشوں کو معاف فرمائیں اور ہماری کمی کو پورا کریں +

فین اول

فن اول کی تقسیم دو جہلوں میں کی گئی ہے جملہ اول میں علم طب کے جزر علی کے (جسکو جزر نظری بھی کہتے ہیں) اصول و قواعد

الفن الاول

یشتمل علی الجملتين +
الجملۃ الاولى فی قواعد الجزء النظری من الطب ویشتمل علی ادبۃ اجزاء

بتلائے جائیں گے اور اس جلد کو چار
جزوں پر تقسیم کیا گیا ہے +

جزء اول

الجزء الاول

من اجزاء الجزء النظرى في الامور الطبيعية بقول كلى + ابيان هو كا +

امور طبیعیہ کی تعریف: مندرجہ ذیل سات امور "امور طبیعیہ" کے نام سے نام زد ہوتے ہیں۔ ارکان، حركات، اخلاط، اعتقاد، رویش، قرین اور اشغال۔ اور امور طبیعیہ کی تعریف اس طور پر کرتے ہیں کہ "امور طبیعیہ"

وہ چند امور ہیں جن سے انسان کا بدن تیار ہوا ہے اور انسان کا وجود انہیں امور پر موقوف ہے۔ چنانچہ ان امور میں سے اگر کسی ایک امر کو بھی معدوم ان یا جائے تو انسان کا بدن بھی معدوم ہو جائیگا۔ اور اس کا وجود نہ سکیگا۔

فنقول الطب ينقسم الى جزء نظري والى جزء عملي

دو حصوں کی طرف منقسم ہے جزء اول اجزاء الاربعه العلم

بالامور الطبيعية والعلم باحوال بدن الانسان

والعلم بالاسباب والعلم بالاداءات

میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اول امور طبیعیہ کا علم۔ دوم بدن انسان کے حالات کا علم۔ سوم اسباب کا علم۔ چارم اداءات کا علم۔

کامل علم

امور طبیعیہ

امور طبیعیہ کی تعداد سات ہے +

(۱) ارکان

ارکان کو "عناصر بھی کہتے ہیں، ان کی تعداد چار ہے۔ آؤں۔ آگ۔ جو گرم و خشک ہے۔ دویم ہوا جو گرم و تر ہے۔ سوم پانی جو سرد و تر ہے۔ چہارم خاک (رٹی) جو سرد و خشک ہے +

ارکان کی تعریف۔ اوپر کے بیان سے تم کو معلوم ہو چکا کہ ارکان یا عناصر آگ۔ پانی۔ ہوا۔ اور رٹی کو کہتے ہیں۔ مگر اس کی تعریف نہیں نہیں بتائی گئی ہے۔ ارکان کی تعریف اس طور پر کرنے ہیں کہ "ارکان چند بسیط یا سام کا نام ہے۔ جن سے انسان۔ حیوان۔ نباتات۔ اور جمادات کی ابتدائی ترکیب ہوئی ہے +

(۲) مزاج

مزاج کی قسمیں تھیں۔ آؤں معتدل۔ اور یہ نقطہ معتدل تعادل سے مشتق نہیں ہے۔ جس کے سبب یہ ہیں کہ ساری قوتیں برابر ہوں یعنی معتدل کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس میں چاروں کیفیتیں گرمی و تری و سردی و خشکی بالکل برابر ہوں۔ کیونکہ ایسے معتدل کا جس میں ساری قوتیں برابر ہوں +

الامور الطبيعية

الامور الطبيعية سبعة +

أحدھا الارکان

وهي أربعة النار وهي حارّة
يا بسة وآلہوا ووهو حار
رطب وآلہاء ووهو بار
رطب وآلہاء ووهو
بار و آ بسة +

ثانیہا المزاج

اقسامہ سبعة معتدل ليس
مشتقا من التعادل الذي
هو التكافؤ في القوي و
ذلك لا وجود له في الخارج
بل من العدل في القسمة

پایا جانا نامکن ہے۔ بلکہ یہ لفظ مستدل
عَدْلٌ فی القیمۃ سے بنا ہوا ہے
جس کے معنی تقسیم ہیں انصاف
کرنے کے ہیں، یعنی اصطلاح طب
میں مستدل اسے کہتے ہیں جس میں
مذکورہ بالا چاروں کیفیتیں اس کے
افعال کے لحاظ سے سنا سب مقدار
میں ہوں (خواہ فی الحقیقت وہ گرم ہو
یا سرد)

وغیر معتدل اما مفرد
وہو اربعۃ حار و یابس
ویابس و رطوب و اما
مربک و ہوا و اربعۃ
حار یا یابس و حار رطوب
ویا شد یا یابس و یابس
رطوب •

دویم غیر معتدل - غیر مستدل کی دو
قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مرکب غیر
مستدل مفرد کی چار قسمیں ہیں - (۱) گرم
میں میں گرمی ضرورت سے زیادہ ہوتی
ہے (۲) سرد و میں میں سردی ضرورت
سے زیادہ ہوتی ہے و علیٰ ہذا (۳) خشک
خشک (۴) شربہ اور غیر معتدل مرکب
کی بھی چار قسمیں ہیں (۱) گرم و خشک
میں میں گرمی و خشکی دونوں کی زیادتی
ہوتی ہے۔ و علیٰ ہذا (۲) گرم و تر
(۳) سرد و خشک (۴) سرد و تر •

”مزاج مفرد“ یا ”غیر معتدل مفرد“ اسے کہتے ہیں جس میں محض
ایک ہی کیفیت ضرورت سے زیادہ ہو۔ مثلاً گرمی کی زیادتی اور ”مرکب“ اسے
کہتے ہیں جس میں دو کیفیتیں ضرورت سے زیادہ ہوں۔ مثلاً گرمی و خشکی دونوں
کی زیادتی ہو • مترجم

واعمال الامزجة | تمام مزاجوں میں زیادہ مستدل

مراجہ انسان کا عدل اصنافہ مکان خط
 الاستواء مسمیٰ مکان
 الاقلیم الاربع
 والشبان اعدال
 والنصبیان یساوونہم
 فی الحرارۃ لکنہم
 ارطب فلذلک حرارتہم
 البین وحرارۃ الشبان
 اشد والکھل والشیح
 یاردا ان یا بسان والشیخ
 ارطب یا لوطوبۃ
 الغریبۃ البالۃ +
 انسان کا مزاج ہے۔ اور انسان کے
 مختلف اصناف (قسموں) میں خط استوا
 کے باشندے زیادہ معتدل ہیں۔
 اس کے بعد چوتھی اقلیم کے باشندے
 معتدل ہیں +
 عمروں کے لحاظ سے جوان زیادہ
 معتدل ہوتے ہیں۔ اور بچے گرمی میں
 اگرچہ جوانوں کے برابر ہوتے ہیں مگر
 بچوں میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔
 انہی وجہ سے بچوں کی حرارت نرم و ہلکی
 اور جوانوں کی حرارت تیز ہوتی ہے۔
 اور حیر اور بوڑھے سرد و خشک ہوتے
 ہیں۔ مگر بوڑھوں میں ایک عارضی اور
 اوپر اوپر سے ترک کرنے والی رطوبت
 زیادہ ہوتی ہے +

ایک اصلی نری ہوتی ہے۔ جیسی کہ درخت کی تازہ کڑی میں اور ایک ثانوی
 رطوبت ہوتی ہے۔ جیسی کہ خشک کڑی میں جو پانی سے تر ہو گئی ہو + مترجم
 واعدال الاعضاء جلد
 افضلۃ السبابة مخرج جلد
 الا تامل الباقیۃ مسمیٰ
 جلد الاصابۃ مسمیٰ
 جلد الراحة مسمیٰ جلد
 الکف مسمیٰ جلد البید
 مسمیٰ الجلد مطلقا
 تمام اعضا میں زیادہ معتدل شہادت
 کی انگلی (سبب) کے اگلے پورے
 کی جلد ہوتی ہے۔ اس کے بعد دوسری
 انگلیوں کے اگلے پوروں کی جلد اسکے
 بعد عام انگلیوں کی جلد۔ اس کے بعد
 ہتھیلی کے گڑھے (واحد) کی جلد اسکے
 بعد ہتھیلی (کف) کی جلد۔ اس کے بعد
 ہاتھ کی جلد۔ اس کے بعد سانس کے بدن

کی مام جلد معتدل ہوتی ہے +

اور تمام اعضاء میں زیادہ گرم قلب ہوتا ہے۔ اس کے بعد جگر اور اسکے بعد گوشت اور تمام اعضاء میں زیادہ سرد بال اور اسکے بعد ہڈی ہوتی ہے۔ اسکے بعد کڑی و غضروف اسکے بعد رباط اس کے بعد پٹھے و اعصاب اس کے بعد حرام مغز اور اسکے بعد دماغ ہوتا ہے +

و اسرار القلب ثم الكبد ثم اللحم
و اجودها الشعر ثم
العظم ثم الغضروف
ثم المرابطات ثم
الاعصاب ثم النخاع
ثم الدماغ +

رباط۔ پٹھوں کے مانند سفید بے حس عضو ہوتے ہیں۔ اور علی العموم پٹیاں اور اسکے جوڑاں ہی سے بندھتے ہیں۔ اعصاب۔ دماغ اور حرام مغز سے نکل کر تمام اعضاء میں حس و حرکت کی قوت پہنچاتے ہیں + مترجم

و اسرار طبها السمين ثم الشعر
ثم اللحم المرخو
ثم الدماغ ثم النخاع
تمام اعضاء میں زیادہ تر سین یعنی پٹلی چربی ہوتی ہے۔ اسکے بعد شحم یعنی موٹی چربی اسکے بعد میلہ گوشت یعنی گلدیاں اسکے بعد دماغ اسکے بعد حرام مغز ہوتا ہے +

سین پٹلی چربی ہے۔ جو علی العموم گوشت کے ساتھ ہوتی ہے۔ شحم گاڑمی چربی ہے جو علی العموم جھلیوں پر ہوتی ہے + مترجم

و امبرأ الشعر ثم العظم
ثم الغضروف ثم الرباط
ثم العصب +
تمام اعضاء میں زیادہ خشک بال ہوتے ہیں۔ انکے بعد ہڈی۔ اسکے بعد کڑی اسکے بعد رباط اور اس کے بعد پٹھے ہوتے ہیں +

(۳) اخلاط

ثالثها الاخلاط

و هي اربعة افضلها الدم
وهو حار رطب و فاضلته
تغذية البدان و الطبيعية
اقلاط شمار میں چار ہیں۔ سب میں بہتر خون ہے۔ خون کا مزاج گرم و تر ہوتا ہے۔ خون کا فائدہ بدن کی پرورش کرنا

منه احمر اللون لا متح
له معتدل القوام حلو
وغیر الطبیعی منہ ما
خالف ذلك لونا او رائحة
او قواما او طعما

ثم البلم وهو بارد
رطب وفائدته ان يعقيل
دما اذا فقد البدن الغذاء
وان يوطب الاعضاء
فلا يحققها الحركة وان
يدخل في تغذية بعض
الاعضاء مثل الدماغ

والطبیعی منہ ما قارب الاستقامة الى اللون
وغیر الطبیعی اما من جهة
الطعم كالمالح وهو ميسل
الى الحار اسود واليبوسة
والحماض وهو ميسل الى البود
واليبس والميف وهو
خالص البز كثير الفجاجة
والعقص وهو ميسل الى
البود واليبس

دیا غذا پدید آنا ہے طبعی اور اچھے خون
کا رنگ سرخ ہوتا ہے اس میں بد بو نہیں
ہوتی ہے۔ اس کا قوام معتدل اور مزہ
شیریں ہوتا ہے۔ غیر طبعی اور بُرا خون
رنگ کے لحاظ سے یا بڑا قوام یا مزہ کے
حفاظ سے طبعی خون کا قائل ہوتا ہے

بلم خون کے بعد بہتر بلم ہے۔ بلم کا
مزان سرد و تر ہوتا ہے۔ بلم کا فائدہ

یہ ہے کہ جب بدن میں غذا دیا خون باقی
نہ رہے تو یہ بلم خون بن کر بدنی پردہ کرے
اور ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اعضا کو تر
رکھے تاکہ وہ حرکت و گردش کی وجہ سے خشک
نہ ہو جائیں۔ اور ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ
دماغ کے مانند بعض سرد و تر اعضا کی غذا
میں داخل ہو

بلم طبعی وہ ہے جس کا خون بنا آسان ہو
بلم یا مزہ کے لحاظ سے غیر طبعی ہوتا ہے
یا قوام کے لحاظ سے۔ چنانچہ مزہ کے لحاظ
سے غیر طبعی بلم کی چار قسمیں ہیں (۱) بلم مالح
(۲) بلم یبوس (۳) بلم یبوس و حار (۴) بلم یبوس و سرد
اور خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے (۵) بلم
سرخ یا تیز دھبہ (۶) یا بالکل سرد و رویت
کچا ہوتا ہے (۷) بلم عقیص رکبہ (۸) یا
سردی و خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے

و اما من جهة القوام كاشق
جلد المائي و المظليط
جلد المجصي و المختلف
القوام المظليط +

اور قوام کے لحاظ سے غیر طبیعی بلغم کی
تین قسمیں ہیں (۱) بلغم مائی (۲) بلغم
جوشمایت رقیق ہوتا ہے (۳) بلغم جشی
و سح کے مانند، و نمایت غلیظ ہوتا ہے +
(۴) بلغم مخیطی درمیٹھ کے مانند اس کے
قوام مختلف ہوتا ہے +

ثم الصفراء و هي حارّة
يابسة و فائدتها تلطيف الدم
و تنفید و ان متدخل
فی تغذية مثل السرية
و ان ينصب منها جزء
الی الامعاء فيضلها من
الشغل و اليلغها للزجج

نور اور بلغم کے بعد اخلاط
صفراء میں صفراء دہت، ہتر ہے
صفراء کا مزاج گرم و خشک ہوتا ہے صفراء
کا فائدہ یہ ہے کہ خون کو رقیق و لطیف بنا کر
دبا کر ایک بار ایک رگوں میں، نفوذ کرا دیتا
ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ پیپس سے
بچھہ و گرم و خشک اور کچھ اعضا کی غذا
میں داخل ہوتا ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ
کچھ صفراء آنسوں پر گرتا ہے۔ اور آنسوؤں کو
راستی تیزی کی وجہ سے، پاخانہ اور ایدہ دار
بلغم سے دھو دیتا ہے +

و الطبیعی منها احمر اللون
ناصع خفیف حار +

صفراء طبعی کے اور مذاق یہ ہیں کہ
اسکی سرخی شوخ ہوتی ہے (۱) یا کہ اسکی سرخی
زعفران کے مانند روئی مائل ہوتی ہے +
اس کا وزن ہلکا ہوتا ہے اور اس میں
حکمت و تیزی ہوتی ہے +

و غیر الطبیعی ما خالف
ذلك اما لا ختلاطه
یا بلغم الغلیظ و هی المحیة

صفراء غیر طبعی وہ ہے جو ان باتوں
میں طبیعی کے مخالف ہوتا ہے صفراء کے
غیر طبعی ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ

اد الرقیق دہی المسوقۃ
 الصفراء او ميا لسوداء
 الاحتراقیۃ وہی الصفراء
 المحترقة او الاحتراقۃ
 فی نفسه وهو الکراخ
 والن تجاری و الاحتراق
 فی الن تجاری اقوی
 فلذلک یشبه سموم

نلیظ بغم سے بل جاتا ہے اسے صفراء
 محترقہ (انٹیکسکی زردی کے مانند) کہتے
 ہیں۔ یا وہ رقیق بغم کے ساتھ بل جاتا ہے
 اسے مرقۃ صفراء کہتے ہیں۔ یا یہ کہ جلے
 ہوئے سودا، اسوداء، احتراقی کے ساتھ
 بجاتا ہے۔ اسے صفراء محترقہ (جلا ہوا
 صفراء) کہتے ہیں۔ یا یہ کہ صفراء بذات خود
 بل جاتا ہے۔ جسے صفراء ککرائی
 (گندنے کے مانند) اور صفراء زنجاری
 (زنگار کے مانند) کہتے ہیں۔ اور صفراء زنجاری
 میں احتراق (جل جانا) بہت زیادہ ہوتا
 ہے۔ اسی وجہ سے یہ صفراء زہروں کے
 مشابہ ہوتا ہے۔

ثم اسوداء وہی یامردۃ
 یا یبسة +

تمام اخلاط میں کم درجہ سودا
 سودا کا ہے۔ سودا کا مزاج سرد
 و خشک ہوتا ہے +

وقالت حواء فی دة الدم
 غلظا ومتانة و ان
 تند خل فی تغذیة مثل
 العظام وان ینصب جزء
 منها الی قما لمعداة فینبہ
 علی الجوع ویجسرک
 الشہوت +

سودا کا فائدہ یہ ہے کہ خون کو گاڑتا
 کرتا ہے۔ اور اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے
 کہ ٹیڑھوں کے مانند سرد و خشک اعضاء
 کی غذا میں داخل ہوتا ہے۔ اور تیسرا
 فائدہ یہ ہے کہ کچھ سودا بغم (سودہ) معدہ
 کے منہ پر گرتا ہے۔ جس سے ہبہ
 بھڑک اٹھتی ہے اور کھانے کی خواہش
 پیدا ہوتی ہے +

والطبیعی عنہا در دی الدم

سودا طبیعی خون کا زردی رکن چھٹ

ہوتا ہے +

سودا غیر طبعی۔ ہر ایک خلط کے
 وحقی کہ سودا کے جل جانے سے
 پیدا ہوتا ہے +

وغير الطبعی ما یحدث
 عن احتراق احدى خلطکان
 حق السودا عنفسها +

(۴) اعضاء

سابعها الاعضاء

اعضائے بدن دو قسم ہیں (۱) اعضا مفردہ
 (۲) اعضا مرکبہ +
 عضو مفرد وہ ہے۔ بذاتی۔ کرتبی (مفرد)
 رباط کچھ۔ جو متعدد عضلات یا پھلی کے
 ساتھ ملتے ہوئے ہیں۔ اور رگب میں سفید
 جوتے ہیں۔ جھٹیاں۔ گوشت۔ غمخ۔ رسوئی
 چربی۔ سین۔ پتلی چربی۔ شراہین۔ یعنی
 قلب کی تحریک اور ترشہ (انی گیس) درمیان
 یعنی جگر کی رگیں جو تمام بدن میں دکھائی
 دیتی ہیں +

فہذا مفردۃ كالاعظام والعضوۃ
 والرباط والعصب والوتر
 والغشاء والطحل والشحم
 والسمین والشرششین
 والاورادۃ

یہ تمام اعضاء سنی سے بنتے ہیں۔
 صرف گوشت کا زخم خون سے پیدا ہوتا
 ہے۔ اور گوشت کی ہتگی حرارت سے
 ہوتی ہے۔ اور سمین و غمخ خون کی انیسیت
 و پانی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کی
 ہتگی سردی سے ہوتی ہے اسی وجہ سے
 گرمی انہیں پھیلا دیتی ہے +

وكلها یحدث عن المنی الا
 اللحم فانه یتولد من متین
 الدم ویعقد كالحمر الا
 السمین والشحم فانهما یتولدان
 من مائۃ الدم ویعقد
 صما البرد یجلهما الحمر +

اور اعضاء مرکبہ یا پھلی ترکیب سے
 مرکب ہوتے ہیں جیسے عضلات (یا پھلی)

ومنہا مركبة اما ترکیبها
 اولیا كالعضل او ثانیاً

کالعیین او نالشا کالو محبہ
اور ابعاکالعراس مثلاً

یا دوسری ترکیب سے جیسے آنکھ یا قیصری
ترکیب سے جیسے چہرہ۔ یا چوتھی ترکیب
سے جیسے سر۔

ومن الاعضاء المركبة
اعضاء ثابتة ای مبدأ
واصل لقوی ضروریہ +

اعضاء مرکبہ بھی اعضا مرکبہ میں سے
ہوتے ہیں۔ اعضا ریشہ ضروری قوتوں کا
مبدأ اور جڑ ہوتے ہیں +

ضروری قوت دو ہے کہ جس کے بدن انسان کا زندہ رہنا یا انسانی
نسل کا باقی رہنا ناممکن ہے۔ اعضا ریشہ ضروری قوتوں کا مبدأ ہوتے ہیں
یعنی یہ قوتیں ہیں سے کلنی ہیں۔ اور یہیں سے تمام بدن میں پہنچتی ہیں + مترجم
اما بحسب بقاء الشخص و
هي ثلاثة القلب ويخذله
الشرايين والدمماغ
ويخذله العصب والكلية
ويخذله المفاصل والوردة

یہ تین یا انسانی افراد کی زندگی کے
لئے ضروری ہوتی ہیں یا انسانی نسل کے
قائم رہنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں چنانچہ
وہ اعضا جو انسانی افراد کی زندگی کے
ضروری قوتوں کا مبدأ اور جڑ ہوتے ہیں
یہ تین اعضا ریشہ ہیں (۱) قلب جس کی
خدمت شراہیں کرتی ہیں۔ (۲) دماغ
جس کی خدمت اعصاب (پٹھے) کرتے
ہیں۔ (۳) جگر جس کی خدمت وریدیں
کرتی ہیں۔

شرایین۔ اعصاب اور وریدوں کی خدمت سے مراد یہ ہے کہ یہ اعضا
قلب۔ دماغ۔ اور جگر کی قوتوں کو تمام بدن میں لے جاتے ہیں۔ نیز انکی روحوں کو
تمام بدن میں پہنچاتے ہیں۔ مترجم

واما بحسب بقاء النوع وهي
هذه الثلاثة والاشیان
ويخذلها مجرى الدم

اور جو اعضا انسانی نسل کی ضروری قوتوں
کا مبدأ اور جڑ ہیں وہ چارہ اعضا ریشہ
ہیں تین میں ذکر کروا بالا اعضا قلب دماغ

اور جگر میں اور چوتھا دونوں خلیے ہیں۔
خنیوں کی خدمت منی کا بحری دیا سنی کا
راستہ (کہتا ہے، جو منی کے جائے
قرار لہ جسم تک واقع ہے۔

ایسی مسنقرہ +

قلب مع عروق

دایاں اذن

دایاں اذن

بایاں اذن

بایاں اذن

بایاں اذن

شریان عظمی



جگر کی زیرین سرخ

خامسہا الارواح

ولا تغنى بها النفس
كما يرا د بها في المكتب
الالهية بل لغنى بها جسماً
لطيفاً بخمار ياتكون عن
نطافة الاخلاط كسكون
الاعضاء عن كشافتها +

(۵) ارواح

روحوں سے ہماری مراد نفس
و جان، نہیں ہے جیسا کہ دینی کتابوں
میں سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ روح سے ہماری
مراد وہ لطیف اور بخاری زخارات کے
مانند جسم ہوتا ہے جو لطیف اخلاط ہی
پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح سے اعضاء
کشیف اور غلیظ اخلاط سے پیدا ہوتے ہیں +

کہا جاتا ہے کہ روح بجایب کے مانند ایک نہایت لطیف اور پاکیزہ جسم
کا نام ہے۔ جو تمام بدن میں سرایت کئے ہوئے ہوتا ہے۔ اور یہ جسم نہایت لطیف
اور پاکیزہ خون سے قلب میں قلب کی حرارت سے تیار ہوتا ہے۔ منہ ہم۔

دوسری اچیں و بینی تمام قوتوں کی حامل
کے اندر ہوتی ہیں، سوچہ سے روحوں کی
تین بیسہ قوتوں کے مانند ہیں +

سادسہا القوی

وهي ثلاثة اجناس
احدها القوة الطبيعية +
قوت طبیعیہ وہ قوت ہے۔ جسکا عمل غذا و سنی میں انسان کی پرورش
کے لئے ہوتا ہے۔ یا سلسلہ نسل کے قائم رکھنے کے لئے۔ میں کی تفصیل ذیل
میں آتی ہے۔ اس قوت کا مرکز بکڑ ہے + منہ ہم۔

(۶) قوی

قوتوں کی تین قسمیں ہیں (۱) قوت طبیعیہ
(۲) قوت نفسانی (۳) قوت حیوانی۔
قوت طبیعیہ وہ قوت ہے۔ جسکا عمل غذا و سنی میں انسان کی پرورش
کے لئے ہوتا ہے۔ یا سلسلہ نسل کے قائم رکھنے کے لئے۔ میں کی تفصیل ذیل
میں آتی ہے۔ اس قوت کا مرکز بکڑ ہے + منہ ہم۔

قوت طبیعیہ کا تصرف غذا میں یا نفسانی
افراد و اشخاص کی بقا و زندگی کے لئے ہوتا

فمنہا منصرفة في الغذاء
لاجل بقاء الشخص و ذلك

اما لتغذیته وهی الغاذیة
اولیایا حذقی اقطاعا
على نسبة یقتضیها نوعه
وهی التامیة +

ومنها متصرفه الاحبال
النوع وهی قوتان احدیها
تفصل من امشاج البدن
جوهر الهنی ونهی کل جزء
منه بعضو مخصوص وهی
المولدات وثنایهما شکل کل
جزء منه باذن خالقهما
الشکل الذی یقتضیه نوع
المتفصل عنه او ما یقارن
من التخطيط والتجلیف
وغیرهما وهی المصورات +

ہے) یا انسانی نوع کے نسل کی بقا کے
لئے پہلی قوت یعنی جبکا تصرف انسانی
اور وہی زندگی کے لئے ہوتا ہے) یا انسان
کو غذا پر بخاتی ہے جیسے غاثر یہ غذا
دینے والی کہتے ہیں۔ یا اس کو تینوں
قطروں رملیائی۔ جوڑائی۔ اور موٹائی ہیں
اس نسبت پر بڑبائی ہے جبکا مقتضی نوع
انسان ہوتا ہے۔ اور اسے نامیہ
رہتا ہے (والی) کہتے ہیں +

دوسری قوت یعنی جبکا تصرف
بقائے نسل انسانی کے لئے ہوتا ہے
کی قوتیں ہیں (۱) وہ قوت ہے جو بدن
کے تمام اخلاط (یا تمام مرکبات) سے
جوہر بنی کو جدا کرتی ہے اور خلیوں میں
لا کر اس کے ہر ایک حصے اور ہر ایک
جزء کو کسی مخصوص عضو کے بننے کے لئے
آمادہ کر دیتی ہے اور اس قوت کو مولد
و پیدا کر نیوالی کہتے ہیں (۲) وہ قوت
ہے جو ہنسی کے ہر ایک جزو اور ہر ایک
حصہ کو اپنے پروردگار (قدرت) کے
حکم سے وہ شکل و صورت بنادیتی ہے
جبکی مقتضی وہ نوع ہوتا ہے جس نوع
سے یہ نسی ایجاد ہوتی ہے۔ یا یہ کہ کوئی ایسی
شکل و صورت بناتی ہے جو اس نوع
کی صورت و شکل سے قریب ہو شکل و

صورت پٹائی سے مراد یہ ہے کہ نام اعضا میں خطوط پیدا کرتی ہے (یعنی اعضا کی شکلیں بنا کر ایک کو دوسرے سے متاثر کرتی ہے) نیز اعضا میں جوٹ (گڑھے) بناتی ہے۔ ملاوہ اسکے دوسرے کام کرتی ہے اور اعضا کی سطح سے تعلق رکھتے ہوں۔ مثلاً چمکا کرنا۔ گھروڑا بنانا وغیرہ اسے قوت مقصورہ (صورت پٹائی والی) کہتے ہیں +

قوت غازیہ کی خدمت چار قوتیں کرتی ہیں (یعنی جب تک یہ چاروں قوتیں اپنے اپنے کام انجام نہ دیں۔ قوت غازیہ کا کام پورا نہیں ہو سکتا۔ ۱) قوت جاذبہ (بندب کر والی) جو نفع بخشنے والی شے (یعنی غذا) کو بندب کرتی ہے۔ ۲) قوت ماسکہ (روکنے والی) جو غذا کو اس وقت تک روکے رکھتی ہے جب تک کہ قوت باضمہ بھضم کرے (۳) قوت باضمہ جو غذا کو بھضم کرتی ہے (یعنی اس میں تغیر و تبدل کرتی ہے) ۴) قوت وافحہ (روغن کرنے والی) جو فضلات کو دفع کرتی ہے +

اور ان چاروں قوتوں کی چار کیفیتیں خدمت کرتی ہیں۔ یعنی گرمی۔ سردی۔ ثقی اور خشکی +

والغاذیۃ یمنہا قوتی
الرابع المجاذبۃ لمتاع
والماسکہ لہمداء طبع
الباضۃ والباضمۃ للاحالۃ
والوافحۃ لفضلۃ +

وہذا الاربع یمنہا کیفیات
الرابع المعنی المحاررۃ والبرودۃ
والرطوبۃ والیبوسۃ +

اس کا مطلب یہ ہے کہ ان چاروں قوتوں کا قفل انہی چاروں کیفیتوں پر
موقوف ہے مثلاً قوی سے ہضم ہوتا ہے۔ سردی سے غذا رک سکتی ہے۔ اعلیٰ غذا۔ مترجم
والغاذیۃ فتحد من الناحیۃ | قوت غاذیہ قوت ناسیہ کی خدمت کرتی
وہما فتحد من المولدۃ + ہے۔ اور یہ دونوں قوتیں ملکر قوت مولدہ کی
خدمت کرتی ہیں +

چنانچہ قوت غاذیہ قوت ناسیہ کے لئے غذا ادا کرتی ہے۔ تاکہ ناسیہ اس
غذا کے ذریعہ اعضا کو بڑھاسکے۔ اعلیٰ غذا قوت غاذیہ قوت مولدہ کو ملتی بنانے کے
لئے غذا (قوت) دیتی ہے۔ اور قوت ناسیہ مٹی پیہ کر لے والے اعضاء کو بڑھا کر اس
قابل کر دیتی ہے کہ اس میں مٹی پیدا ہو سکے + مترجم

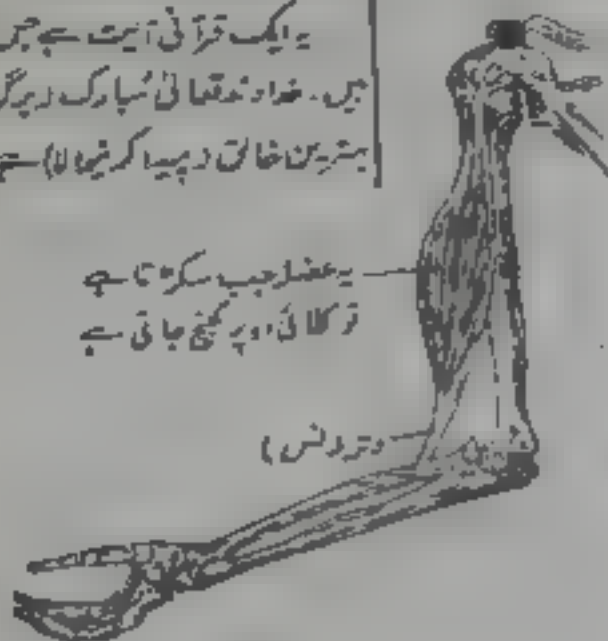
والجنس الثانی من القوی و | قوت نفسانی کی دو قسمیں ہیں (۱)
هو القوی النفسانیۃ فمنها | محرک و حرکت دلانے والی قوت (۲) مذکر
محركة فمنها مدركة + و دراک کرنے والی قوت +
قوت نفسانی وہ قوت ہے جس سے تمام اعضا میں حس و حرکت پیدا ہوتی
ہے۔ اس قوت کا مرکز دماغ ہے + مترجم۔

والمحركة منها باعثة علی الحركة | حرکت دینے والی قوت
وهی الشوقیة و فتحد منها | قوت محرک کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ
الشہوانیۃ والغضبیۃ + قوت جو حرکت کی باعث ہوتی ہے۔ اسے

شوقیۃ و شوق یا رغبتہ والی (۲) کہتے ہیں اسکی
خادم و دو قسمیں ہیں شہوانیۃ اور غضبیۃ
(۳) وہ قوت ہے جو حرکت کراتی ہے۔

میں کی صورت یہ ہوتی ہے کہ یہ قوت اعضاء
میں تشنج دیکھ کر پیدا کرتی ہے جس سے
اعضا کا دتر کھینچا جاتا ہے۔ پس عضلہ کو بڑھا
ہے یا یہ کہ قوت مذکورہ عضلات کو اذیلا
کر دیتی ہے۔ جس سے عضلہ کا دتر بڑھ
ومنها فاعلة للمحركة بان
تنجز العضلی فیجذب الوتر
فیقبض العضو و متورخی
العضل فیمتد الوتر
فینبسط العضو فتبطل و لک
اللہ احسن الخالقین +

جاتا ہے جس عضو سے پیل جاتا ہے۔ قَبَارُکُ
اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ +
یہ ایک قرآنی آیت ہے جس کے معنی
ہیں۔ خداوند تعالیٰ سُبَّارک دہرگز بدہ اور
بہترین خالق دہریدا کر نہیں لایا ہے +



یہ عضل جب سکڑتا ہے
تو کلائی اوپر کھینچ جاتی ہے

درویش

اور اک کر سنے والی یا
قوتِ مددِ رکہ | سلوم کرنے والی قوت
قوتِ مددِ رکہ کی دو قسمیں ہیں۔ "قوتِ اندرِ رکہ"
بیرونی "درویش" سے باہر واقع ہیں۔
وہ قوتِ مددِ رکہ اندرونی "درویش" کے اندر
واقع ہیں +

الف، قوتِ مددِ رکہ بیرونی کی
تعداد پانچ ہے جو قوتِ مددِ رکہ اندرونی کے
لئے مخیر اور جاسوس کے مانند ہیں +

یہ بیرونی قوتیں مخبروں کے مانند ہر ایک قسم کی بیرونی معلومات اندرونی
قوتوں تک پہنچاتی ہیں۔ مثلاً آنکھوں کی شکل اور کان نام قسم کی بیرونی

واما المددِ رکہ فاما مددِ رکہ
فی الظاہر واما مددِ رکہ
فی الباطن +

اما المددِ رکہ فی الظاہر
فہی خمس کا محو اس میں
المددِ رکہ فی الباطن +

Kashan

آواز و دماغ کی اندرونی قوت کے اس چوڑھواں حصے میں + مترجم

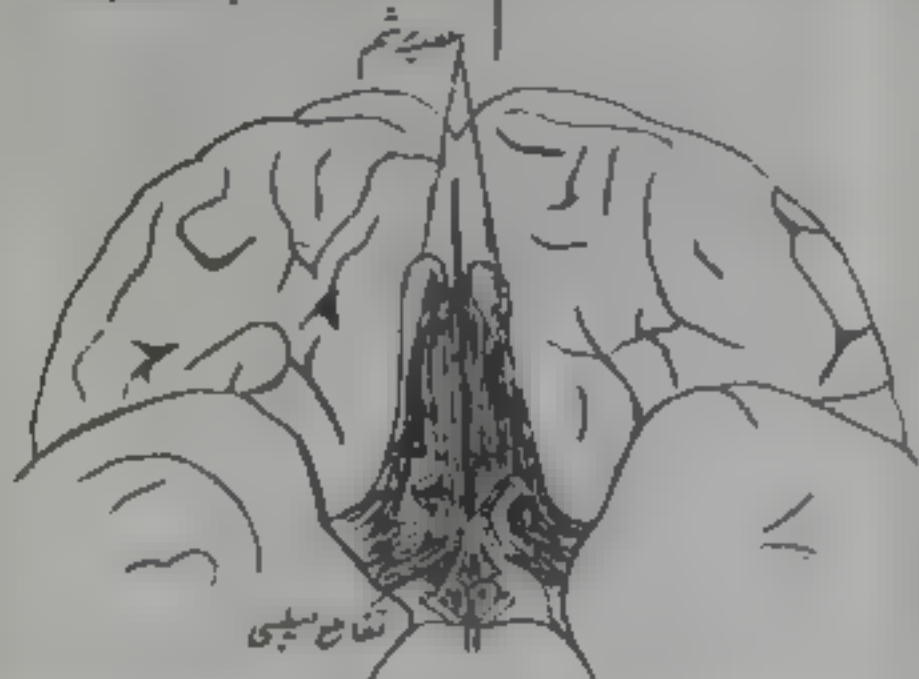
قوة البصر وموضعها النفاطع
الصلیبی بین العصبین
اللاتین الی العینین من
شانها ادراك الا لوان
والاصواء والاشکال +
(۱) قوت بینائی۔ اس قوت کا
مقام وہ ہے جہاں آنکھ کی طرف آنے والے
دونوں پٹے مہم صلیب (۲) کے مانند
ہوتے ہیں (اس مقام کو تقاطع صلیبی کہتے ہیں)۔
قوت بینائی کا ہم رنگوں روشنیوں اور
شکلوں کو معلوم کرنا ہے +



قوة السمع وموضعها العصب
المفر وش علی الصماخ من
شانها ادراك الاصوات +
(۲) قوت سماعت (سمیٹنے کی
قوت) اس قوت کا مقام وہ پٹا ہے جو کان
کے سوراخ میں بچا ہوا ہے۔ اس قوت کا
کام آوازوں کو معلوم کرنا ہے +
(۳) قوت شہم (سونگھنے کی قوت) +
قوت ان دو پنچوں میں ہوتی ہے جو سر پر
کے مانند ہوتے ہوئے ہیں اور ناک کے
اد پر دماغ کے نیچے جوتے ہیں، اس قوت کا

قوة الشم وموضعها
العصبتان الزائدتان
الشبهتان بجلعتی الشدی
من شانها ادراك الرائحة

المتصلة مع الصواب المستنشق +
کام ہو کہ دریافت کرنا ہے ہونا کہ میں کھینچی
ہوتی تھو کہ ساتھ پڑمتی ہے +



وقوة الذوق وموضعها
العصب المفروض الذي
في جوف اللسان من شأنها
ادراك الطعوم +
(۴) قوت ذوق (دیکھنے کی قوت) +
قوت اس پنچے میں ہوتی ہے۔ جڑبان میں
پھیلا ہوا ہے۔ اس قوت کا کام مزو و محو
دریافت کرنا ہے +
وقوة اللمس وموضعها
الجلد واكثر اللحم من شأنها
ادراك الملموسات من
حرها وبردها وبموسستها و
سلوبيتها وخشونتها ولامتها
وملايتها ولينها +
(۵) قوت لمس (چھونے کی قوت) +
یہ قوت تمام بدن کی جلد اور اکثر گوشوں
میں ہوتی ہے۔ اس قوت کا کام چھوئی
ہوتی چیزوں کی گرمی۔ سردی۔ خشکی۔ تری
گھروڑا پن۔ پکنا پن۔ سختی اور نرمی معلوم
کرنا ہے +
وقوة الادراك وقوت المدركة +
دبا اندرونی قوت مدد کرنا

وقت ضرورت پھر اسکی یاد آسکے۔ وہ اسی قوت کبر سے وہ باتیں
یاد آ کر رہی ہیں۔ جنکا تعلق بیرونی حواس سے ہوتا ہے۔ یہی شکلیں
صور ہیں۔ آواز میں مضرب۔ بو میں وغیرہ +

وموضعها مؤخر البطن المقدم +
خیال کا مقام دماغ کے بطن مقدم
کا پچھلا حصہ ہے +

ومنها مدركة للمعاني الجزئية القائمة بثلاث الصور وهي الوهم +
رسم، وہم انہیں اندرونی قوتوں میں
سے "قوت وکیم" ہے۔ جان جزئی اور
خاص معانی کو رد یافت کرتی ہے۔ جو انہیں
صور کے ساتھ قائم ہوتے ہیں +

دوستی۔ دشمنی وغیرہ ایسے صور ہیں جو نہ آنکھوں سے دیکھے جاسکتے
ہیں اور نہ کان سے سنے جاسکتے ہیں۔ اور نہ کسی دوسرے بیرونی
حواس سے معلوم ہو سکتے ہیں بلکہ کسی دوسری قوت سے معلوم
کئے جاتے ہیں۔ وہ قوت "وہم" ہے + مترجم

وموضعها البطن الاوسط وخزانتها الحافظة +
قوت وہم کا مقام دماغ کا درمیانی
بطن۔ یاد درمیانی حصہ ہے۔ اور وہم کا خزانہ
حافظہ ہے +

یعنی میں طرح میں مشترک صور تو کوا دراک کر کے اپنے خزانہ خیال
میں سپرد کر دیتا ہے۔ یہی طرح قوت وہم ان صور تو کے معانی کو رشتہ
محبت و عداوت کو اور پاک کر کے خزانہ حافظہ میں رکھ دیتی ہے
اور پھر یاد کرنے کے وقت یہ سب یاد آ جاتے ہیں۔ مترجم +

وموضعها البطن المؤخر +
حافظہ کا مقام دماغ کا پچھلا حصہ
و بطن مؤخر ہے +

ومنها متصرفة +
انہیں اندرونی دماغی قوتوں میں سے
پانچویں قوت کا نام متصرفہ ہے +

تم یاد کرو کہ کسی تم نے خواب میں ایسی شکلیں غیب و غریب دیکھی ہوں گی

جنہیں تم نے یہ سبق پورے رکھیں نہ رکھا ہو گا۔ اور کبھی تم نے خواب میں ایک دوست کو دشمنی کرتے ہوئے، یا دشمن کو دوستی و محبت کرتے ہوئے رکھا ہو گا۔ یہ کس قوت کا کام ہے؟ یہ اسی قوت متہذیبہ کا کام ہے۔ جو ایک اچھی خاصی شکل بننا شروع کرتی ہے، اور برائی اچھی بنا کر پیش کر سکتی ہے۔ جو دوست کو دشمن بنا کر رکھتی ہے، اور دشمن کو دوست۔ اسی قوت کے ذریعہ انسان سوچ اور سمجھ سکتا ہے۔ مترجمہ

وتمی یا اعتبارا استقلام	اس کا خلاصہ کہ یہ قوت نفس نامہ کی خدمت
النفس المناطقة لها مقدر	کرتی ہے اس کا نام مضطرکہ رکھا جاتا ہے
یا اعتبارا استقلامها الوهم لها	اور اس کا خلاصہ کہ قوت دہم کے خاص معنی
فی الصور والمعانی الخ	مستور اور معانی میں خدمت کرتی ہے اس کا
مختیلة +	نام مختیلہ رکھا جاتا ہے +

نفس نامہ یا دہم کی خدمت کرنے کے لئے یہی کہ یہ قوت متہذیبہ و معانی میں تغیر و تبدل کر کے پیش کیا کرتی ہے تاکہ سوچنے اور نتیجہ نکالنے پر قدرت حاصل ہو سکے۔ چنانچہ قوت دہم بعض بڑی اور خاص معانی کو اور اک کرتی ہے، جیسا کہ ہم بتلا چکے ہیں۔ اس لئے دہم کی خدمت بعض خاص خاص مستور اور معانی میں کرتی ہے، اور انیس میں تغیر و تبدل اور ایڑ پیڑ کر کے دہم کے سامنے پیش کرتی ہے، اور عام معانی اور کلی مفہوم میں تغیر و تبدل کر کے نفس نامہ کے سامنے پیش کرتی ہے۔ کیونکہ بڑی معانی کو اگر دہم اور اک کرتی ہے تو کلی اور عام مفہوم کو نفس نامہ اور اک کرتا ہے۔ چنانچہ انسان کا خالق ہے، مترجمہ +

الجنس الثالث من القوى هي القوة الحيوانية	اس قوت حیوانیہ قوت حیوانیہ وہ
الحيوانية وهي القوة التي تعبد	قوت ہے۔ جو تمام اعضاء کو نفسانی قوتوں
الاعضاء لقبول القوى النفسانية	کے قبول کرنے کے لئے آمادہ کرتی ہے +
یعنی اگر تمام بدن میں قوت حیوانی	نور تو خود داشتے نفسانی قوتیں
نکا تا معصاب کے ذریعہ آتی رہیں۔	مگر عصب اس قوت کو ہرگز

قبول نہیں کرتے یعنی شمس و حرکت کا قفل ہرگز نہیں ہوتا ہے۔
غرض حیوانی قوتوں سے بدن کو حیات حاصل ہوتی ہے۔ ترجمہ +

(۷) افعال

اسورطبیعیہ میں سے ساتواں افعال جو
افعال کی دو قسمیں ہیں۔ مفرد۔ مرکب۔
افعال مفرد وہ افعال کہلاتے ہیں جو
محض ایک قوت سے پرے ہو جاتے ہیں۔
مثلاً جذب و دفع اور افعال مرکبہ وہ
افعال کہلاتے ہیں جو دو قوتوں سے
یا زیادہ سے پرے ہوتے ہیں۔ مثلاً ان و اد
(متر کا ٹکنا) دو قوتوں سے حاصل ہوتا ہے
وا، قوت جاذبہ طبیعی (جو معدہ اور مری میں
ہوتی ہے۔ اور جو متر کو طبیعی کشش سے
بند بنا کرتی ہے) ۲، قوت دافعہ ارادی
(جو ملق کے عضلات میں ہوتی ہے۔ اور
السان اپنے ارادہ اور اختیار سے متر کو
معدہ کی طرف دھکیلنے کی غرض سے اس
قوت کو استعمال کرتا ہے)۔

جزو دوم حالات بدن

جزو علی کے اجزاء میں سے دوسرے
جز کے اندر بدن انسان کے حالات کا ذکر

سابعاً الافعال

فمنہا مفردۃ تتم بقوت
واحدة كالجذب والدفع
ومنہا مرکبة تتم بقوتین
فصاعداً کالاذیاد فأنه
یتتم بقوتین الجبأ ذببة
لطبیعیۃ والدافعة الارادیۃ

الجزء الثانی

من
اجزاء الجسم النظری
فی
اقوال بدن الانسان

احوال ابدان ثلاثہ الصحة
وہی مہیأت بدنیۃ یکون
الافعال بها الذاتہا سلیمۃ
والمرض وہی مہیأت متضادۃ
لہا وحالۃ لا صحت ولا مرض
اما لا انتفاء کونہما فی الغایۃ
کحال الشیخ والطفل والناقة
او لا اجتماعہما فی وقت واحد

کیا جاتا ہے۔ بدن انسان کے حالات تین
میں دراصل صحت۔ صحت اُس بدنی حالت
وہیئت کا نام ہے جس کی وجہ سے بدن کے
سارے کام باقاعدہ اور درست ہوتے ہیں
(۲) مرض۔ مرض اُس حالت کا نام ہے
جس وقت کے مخالف اور متضاد ہوتی ہے۔
(۳) لا صحت ولا مرض۔ یہ تیسری حالت
صحت میں داخل ہے۔ اور نہ مرض میں۔ اس
تیسری حالت کی وجہ یا نہ ہوتی ہے کہ بدن میں
نفاذیت درجہ کی صحت ہوتی ہے اور نہ نفاذیت
درجہ کا مرض۔ جیسا کہ بوڑھوں بچوں اور مرض
سے آٹھے ہوئے ناتوانوں کا حال ہوتا ہے
یادش کی وجہ ہوتی ہے کہ صحت اور مرض
ایک ہی وقت میں جمع ہو جاتے ہیں جسکی
دوسری مثالیں ہیں ۔

اما فی عضوین کحال الا عین

(الف) صحت اور مرض دونوں ملحدہ
اعضاء میں ہوں۔ جیسا کہ اندھوں کا حال
ہوتا ہے۔ صحت تمام بدن میں ہوتی ہے
اور مرض آنکھ میں ہوتا ہے ۔

(ب) صحت اور مرض دونوں ایک ہی
عضو میں جمع ہو جائیں۔ اسکی پھر دوسری مثالیں
میں آول یہ کہ صحت و مرض دونوں کی دو مثالیں
میں ہوں۔ مثلاً یہ کہ مزاج کے لحاظ سے
کوئی شخص تندہست ہو اور اعضا کی بنا
اور ترکیب کے لحاظ سے مریض ہو۔ یہ کہ

او فی عضو واحد اما فی
جنسین متباعدین کصعینو
المن اجم و مریض التركيب
او متقاربین کصعیم الخلقۃ
و مریض المقدار او فی
وقتین کمّن مریض مشاء

اوشیما ولیم صیقاً احشایا +

صحت و مرض قریب کی دو جنسوں میں ہوں
مثلاً یہ کہ کوئی شخص خلقت کے لحاظ سے
راہی شکل وغیرہ کے لحاظ سے (متندرست
ہو اور کسی عضو کی) مقدار کے لحاظ سے
بیمار ہو۔ یا صحت و مرض دو وقتوں میں ہوتے
ہوں۔ مثلاً کوئی شخص موسم سرما میں یا بڑبڑیلے
میں مریض ہو جاتا ہو۔ اور موسم گرما میں یا
جراثی کے وقت متندرست ہو +

دور کی جنسیں اور جنسوں کو کہتے ہیں جو کسی تیسری جنس کے

انقضاء سے کہیں۔ اور قریب کی جنسیں (وہ جناس متقارب)

انکو کہتے ہیں جنکے اوپر کوئی تیسری جنس ہو۔ مثلاً مزاج اور ترکیب کے

اوپر کوئی اور جنس نہیں ہے۔ مگر مقدار اور شکل کے اوپر ایک جنس "ترکیب"

موجود ہے۔ کیونکہ ترکیب کے اندر چار امور داخل ہیں ۱) خلقت، جبکہ

اندر شکل وغیرہ داخل ہے ۲) مقدار ۳) وضع ۴) و مرض

ترکیب کے تحت میں شکل اور مقدار ہیں۔ مندرجہ +

وکل مرض اما مفردا و مرکب اور ہر ایک مرض یا مفرد ہوتا ہے یا مرکب +

مرض مفرد اور اس مرض کو کہتے ہیں۔ جو ایک ہوتا ہو اور دوسرے

مرضوں سے ٹکرایک مرض نہ بن گیا ہو۔ اور **مرض مرکب** اسے

کہتے ہیں۔ جو چند مرضوں سے ٹکرایک مرض بن گیا ہو مان کی مثالیں

تنگے آتی ہیں۔ مندرجہ +

والمفرد اما ان یکون عرضہ

اولا الاعضاء المفردۃ وہو

امراض سوء المزاج ۱ و

للاعضاء المركبة وهو امراض

الترکیب او ممکن عرضہ

مرض مفرد کی تین قسمیں ہیں ۱) اولیٰ کہ اسکا

دفع اولیٰ پہلے چلے ۲) اعضا مفرد وہی ہوتا

ہے۔ اسکو سوء مزاج کے امراض کہتے ہیں

۳) دوم یہ کہ اسکا دفع اولیٰ اعضا مرکب میں

ہوتا ہے۔ اسکو امراض ترکیب کہتے ہیں۔

ملک واحد منها اولاً وھو
امراض تفرق الاتصال +
سوریم کہ اس کا وقوع اولاً دلوں قسم کے
اعتبار میں ہو سکے۔ اس کو امراض تفرق
اتصال کہتے ہیں۔

امراض سوء المزاجی ثانیۃ
الخارجۃ عن الاعتدال +
یعنی سوء مزاج اصل میں مزاج کے بگڑ جانے کا نام ہے۔ یعنی مزاج کے
غیر معتدل ہونے کو سوء مزاج کہتے ہیں۔ جس کی قسمیں تھیں مترجم۔
ویکون ساذجۃ او مادیۃ | سوء مزاج کی دو قسمیں ہیں ۱) سوء مزاج ساذجہ ۲) سوء مزاج مادی
سوء مزاج ساذجہ اسے کہتے ہیں۔ جس میں کسی عضو کا مزاج کسی
غلط کی وجہ سے بدل گیا ہو۔ بلکہ اس عضو میں فساد گری یا سڑی
یا تری یا خشکی کسی وجہ سے پیدا ہو گئی ہو۔ جیسا کہ دھوپ میں پتے
سے گرمی اور سرد پانی پینے سے سردی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور
سوء مزاج مادی میں مزاج کی خرابی کسی مادہ یا غلطی کی وجہ
سے ہوتی ہے۔ مترجم۔

والمادیۃ قد تكون مجازاً
او مادیۃ خلقۃ موروثة او
غیر موروثة +
سوء مزاج مادی میں گنا ہے اور سکا مادہ
عضو کے اندر سرایت کئے ہوئے نہیں
ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی سطح سے قریب اور
مجاور ہوتا ہے۔ اور گنا ہے اس عضو کے
اندر سرایت کئے ہوئے اور داخل ہوتا ہے
جس صورت میں کہ مادہ عضو کے اندر ہوتا
ہے۔ اس میں گنا ہے ورم پیدا کرتا ہے
اور گنا ہے ورم پیدا نہیں کرتا ہے۔

واما امراض التریب فاولیۃ
امراض الخلقۃ و امراض
المقلد او امراض العداد
امراض ترکیب فاولیۃ امراض ترکیب کی چار قسمیں ہیں۔
۱) اثر من خلقت۔ امراض مقدار اثر من
۲) اثر من عداد۔

وامراض اليضغ +

وامراض الخلقة اربعه

امراض الشكل كالسواس

المسقط وسواح الاخرسة

”اس مستط“ اس سرکہکتے ہیں میں سرکی اگلی بندھی پاپھیلی

بندھی یا دونوں بندیاں نہ رہیں۔ مترجم +

وامراض الجارية امان

تشم كالانتشار او تنصيق

كضيق مجاري النفس او تشد

كالشد اوجسري الممرسة +

وامراض الضاويل امان

بان تكبرا وتشم كالساع

كيس الانثيين او تضيق و

تصغر كصغر المعدن او

تستقرغ وتخلو كخلو القلب

عن الدم والروح عند الفرج

المهلك او تشد و تمسلي

كالسكتة +

امراض خلقت کی چار قسمیں ہیں اولی

امراض شکل جس میں عضو کی شکل خراب

ہو جاتی ہے مثلاً اس مستطہ و چپٹا سرا

اور پیٹھ کا کھڑا ہو جانا +

”اس مستطہ“ اس سرکہکتے ہیں میں سرکی اگلی بندھی پاپھیلی

بندھی یا دونوں بندیاں نہ رہیں۔ مترجم +

دویم امراض جاری امان

کے جاری رہتے، خراب ہو جاتے ہیں،

اس کی تین صورتیں ہیں۔ یا جاری۔ زیادہ

کثرت ہو جائیں۔ جیسا کہ مرض انتشار و تشد

پتلی کا پھیل جانا میں ہوتا ہے۔ یا جاری زیادہ تنگ

ہو جائیں جیسا کہ سانس کے راستے تنگ ہو جائیں۔ یا جاری

بالکل بند ہو جائیں جیسا کہ تشد کا تشد (ریمان ہیں) بند ہو جانا

سومیم امراض تضیق و تشد

اے میں کسی عضو کی وسعت

خوابی آ جاتی ہے اسی سبب سے تشد یا تشد ہوتی ہے کہ عضو کی وسعت

بڑی یا قلیل ہو جاتی ہے جیسا کہ تضیق و تشد

(تکا ہے) کثرت ہو جاتی ہے۔ یا تشد تشد کی وسعت

تنگ اور محدود ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ تشد

معدہ چھوٹا ہو جاتا ہے۔ یا تشد تشد کی وسعت

خارج اور خالی ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ تشد

قسم کی خوشی کی حالت میں قلب کی وسعت

خون اور روح سے خالی ہو جاتی ہے یا

بے تشد تشد و وسعت تشد تشد ہو جاتی ہے

جیسا کہ مرض سکتہ میں روح و تشد تشد

بند ہو جاتی ہیں +

وامراض سطوح الاعضاء
اما بان تعلق كذا مئة امدة
والرحم وتحت كفتونة
قصبة الرية *

چهارم امراض سطوح (سطحوں کے
ارتق۔ جن میں کسی عضو کی سطح غریب ہو جاتی
ہے، ان کی صورت یا یہ ہوتی ہے کہ عضو
کی سطح چکنی ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ معدہ اور
رحم کی سطحیں دکھاتے ہیں، چکنی ہو جاتی ہیں
یا یہ کہ عضو کی سطح کھردری ہو جاتی ہے۔
جیسا کہ قصبہ ریه و ہوا کی نالی دکھاتے ہیں،
کھردری ہو جاتی ہے *

وامراض المقلد ار
فاما بالنز يادة او بالنقصان
وكل واحدة اما عام او خاص
كالسمن المفرط و عظم
اللسان و كالهزال المفرط
و ضمور الحلقه *

امراض مقدار (جس میں کسی عضو
کی مقدار میں خرابی آ جاتی ہے، ان کی
صورت یہ ہوتی ہے کہ عضو کی مقدار
بڑھ جاتی ہے یا گھٹ جاتی ہے۔ اور
ان دونوں میں سے ہر ایک کی دو صورتیں
ہیں۔ عام جس میں تمام بدن کی مقدار
بڑھ جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے) *
خاص جس میں بعض کوئی خاص عضو
بڑھ جاتا یا گھٹ جاتا ہے۔ مثلاً نہایت
درجہ کی فرجی اور زبان کا بھٹا ہو جانا اور
مثلاً نہایت درجہ کی غریبی اور آنکھ کے
ٹھیلے کا بھٹا ہو جانا) *

واما امراض العلة فاما
بالنز يادة او بالنقصان وكل
واحدة منهما اما طبيعي او
غير طبيعي كالاصبع الشاذلة
والدود و القطر و نقصان

امراض علة (جن میں کسی عضو کی
تقدیر بگڑ جاتی ہے، ان میں عضو کی مقدار
بڑھ جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے۔
ان دونوں صورتوں میں سے ہر ایک کی
دو صورتیں ہیں۔ طبعی اور غیر طبعی طبعی طرز پر

الا صبح خلقه اولتاکل +

تعداد کے زیادہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس قسم کی اور اس کے جن کی کوئی شے بدن میں نہ ہو (مثلاً ایک انگلی کا نہ ہونا اور وغیرہ) طبعی طور پر تعداد کے زیادہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وہ زیادتی اس قسم کی ہو کہ اس کی جنس بدن میں موجود نہ ہو (مثلاً پیٹ میں لیسٹروٹیکا پیدا ہو جانا اور آنکھوں میں مرض ناخونہ کا ہونا) اور طبعی طور پر تعداد کے کم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کی کئی پیداہشی ہو (مثلاً پیداہشی طور پر انگلی کا کم ہونا) اور وغیرہ طبعی طور پر کم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کی پیداہشی نہ ہو (مثلاً گل کرکسی انگلی کا کم ہو جانا) +

واما امراض الوضوع فهو ما يقتضي الموضع والمشاركة كن والعضو عن موضعه بخلع او بغير خلع او حركته فيه حيث يجب مكوته كالرعدة او سكونه حيث يجب حركته كتحريك المفاصل او كامتناع حركة العضو الى جاسر او غنه او تقوهما +

امراض وضع | جس میں عضو کی وضع

بگڑ جاتی ہے۔ یعنی عضو اپنے مقام سے ہٹا جاتا ہے۔ یا یہ کہ اس کا تعلق و مشارکت جو دوسرے اعضاء کے ساتھ ہوتا تھا بگڑ جاتا ہے۔ غرض یہ کہ عضو کی وضع میں اس کا مقام اور اس کی مشارکت و تعلق جو دوسرے اعضاء کے ساتھ ہوتی ہے داخل ہے۔ اسی وجہ سے منشاء فرماتے ہیں کہ وضع عضو کے مقام اور عضو کی اس مشارکت کو چاہتا ہے۔ جو دوسرے اعضاء کے ساتھ ہوتی ہے۔

مثلاً کسی عضو کا اپنے مقام سے زائل ہو جانا
 قطع کے طور پر (جوڑ سے اوکھڑ کر) یا خلع
 کے بغیر یا مثلاً کسی عضو کا اپنی جگہ میں
 حرکت کرنا۔ حالانکہ وہاں سکون ضروری
 ہو۔ جیسا کہ مرعہ ریشہ میں مثلاً ہاتھ کا پتلا
 ہے) یا مثلاً کسی عضو کا اپنے مقام میں
 سکون کرنا۔ حالانکہ وہاں حرکت ضروری
 ہو۔ جیسا کہ بوڑوں کے سخت ہو جانے
 میں ہوتا ہے۔ یا مثلاً کسی عضو کا اپنے قریب
 کے عضو کی طرف یا اس کے خلاف
 جانب حرکت نہ کر سکانا۔ یا ارشاد ہونا۔

امراض تفرق الاتصال (رجن میں)

اعضا کی ساخت میں تفرق (مطابقت) کی
 آجاتا ہے۔ اور اتصال جاتا رہتا ہے۔
 تفرق اتصال کے امراض کے نام مختلف
 مقامات کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں
 چنانچہ جلد کا تفرق اتصال خدش
 (خراش) اور سچ (چیل جانا) کہلاتا ہے۔
 اور گوشت کا تفرق اتصال جراحت
 کہلاتا ہے۔ جراحت اگر دیرینہ ہو جائے
 (یعنی پیپا پڑ جائے) تو اسکو قرعہ زخم
 کہتے ہیں۔ بڈی اور گڑی کا تفرق اتصال
 ہون کی چوڑائی میں ہر دو لپائی میں ہونا
 اسے کاسریا قاسخ یا مُغیثت
 کہتے ہیں۔

واما امراض تفرق

الاتصال فيختلف اسانها
 باختلاف محالها فاليوا فته
 في الجلد يسمي خدشا و
 سحجا وفي اللحم جراحة
 فان تقادم فقرحة والعظمي
 والعضوي في العرضي اما
 كاسريا او قاسخا او مغيثا۔

”کاسر“ اس وقت کہتے ہیں جبکہ بڑی یا گڑی کے دو ٹکڑے یا چند
بڑے بڑے ٹکڑے ہو جائیں اور ”قاسخ“ اس وقت کہتے ہیں جبکہ اونگو
چند چھوٹے ٹکڑے ہو جائیں اور ”مفتت“ اس وقت کہتے ہیں
جبکہ وہ ٹوٹ کر مابیت صغیر ذرات میں تقسیم ہو جائیں۔ مترجم *

والطولی صا دغا والعصب
والعروق العرضی باحتوا
والطولی شقا والمفتت نفوذا
والعروق یا ثقا والقلب لا یحتل
الجرا حة ویصحبها الموت
بڑی اور گڑی کا تفرق اتصال اگر انکی
لمبائی میں ہو تو اسے صا و ع کہتے ہیں
پتھوں اور رگوں کا تفرق اتصال جو انکے
عرض (چوڑائی) میں ہو اسے با تر کہتے
ہیں۔ اور اگر انکے طول (لمبائی) میں ہو تو
اسے شق کہتے ہیں۔ اور وہ تفرق اتصال
جس سے رگوں کے منہ کھل جاتے ہیں
باقی کہلاتا ہے۔ قلب جراحہ کی
برداشت نہیں کرتا ہے۔ بلکہ اس کے
ساتھ ہی موت آتی ہے۔ کیونکہ یہ سب
سے نازک نہیں ہے۔

واما الامراض المركبة

فهي التي تحدث عن اجتماع

امراض كاسل فانه يحدث

عن حمى دقية وقرحة في الرئة

والامراض تلحقها التسمية

اما من جهة التشبيه كداء

الفيل والاسد *

امراض مرکبہ

وہ امراض ہیں جو

ایکٹھے ہونے سے پیدا ہوتے ہیں جس طرح

مرض بسل وق کے بخار اور پھیپھڑے

کے زخم سے پیدا ہوتا ہے *

تشیبہ اور من مرضوں کے نام یا کشتی

مشابہت یہ ہے کہ رکھے جاتے ہیں جیسے

دواء نفیل رہا تھی کی بیماری۔ جس میں

مریض کے پاؤں چول کر ہاتھی کے پاؤں

سے مشابہ ہو جاتے ہیں اور جیسے

وہ الاسد شیر کی بیماری۔ جب دام کو
 وہ الاسد کہتے ہیں کیونکہ جب دام والوں کا
 چرو شیر کے چرو کے مانند ہو جاتا ہے
 یا مرضوں کے نام مقام مرض کے لحاظ
 سے رکھتے ہیں۔ مثلاً ذات الجنب
 (پلو کی بیماری۔ پلو کے ورم کو ذات الجنب
 کہتے ہیں) اور جیسے ذات البریہ (پیسچر
 کی بیماری ذات البریہ پیسچر کے ورم
 کو کہتے ہیں) یا مرضوں کے نام ان کے
 سبب کے لحاظ سے رکھے جاتے ہیں
 جس طرح ہم لوگ مرض الخولیا کو سواوی
 مرض کہا کرتے ہیں کیونکہ الخولیا کا
 سبب "خلف سواد" ہوتا ہے (یا مرضوں
 کے نام ان کے عوارض کے لحاظ سے
 رکھتے ہیں۔ مثلاً صرع (مرگی کا نام صرع)
 اگر پڑنا اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ
 مرگی میں مرین گر پڑتا ہے۔ مرض "صرع"
 یعنی گر پڑنا اس مرض مرگی کے عوارض میں
 سے ہے۔ ہر ایک مرض یا اصلی ہوتا ہے
 یا کسی دوسرے مرض کی شرکت کی وجہ سے
 پیدا ہوتا ہے۔ جو مرض دوسرے مرض
 کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی مثال
 مرض اصلی کی حالتوں کے ساتھ بدلتی رہتی
 ہے اور ضرر و تکلیف پہلے اصلی مرض
 میں ہوتی ہے +

ومن محلها كذا ذات الجنب
 والسرية +

او من سببها كقولنا الخوليا
 انہ مرض سواداوی

او من عوارضها كالصرع

وكل مرض اما ان سيكون
 اصليا او بالشركة فيختلف
 حاله باختلاف حال الاصلی
 وينقل من الضرر في الاصلی۔

اگر کوئی مریض کسی دوسرے مریض کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے تو اسے "مریض شریکی" کہتے ہیں۔ ورنہ اصلی۔ مترجم۔

والشوكة قد تكون لعضوا
والعضوين او لثلاث احوال
طريق الى الاخر كما يرم
المحالب الجراحة في الرجل
او لثلاث احوال كما نجد في الاخر
كالعصب للذماغ او مبدئ
لفعله او لثلاث احوال على
سمت الاخر فيلزم الیه
بخامس او لثلاث احوال
مصاب للاخر كالابطال للقلب
والاسر بیه للکبد و خلف
الاذنین للذماغ

مریضوں کی شریکت یا اس وجہ سے ہوتی ہے کہ دو اعضا یا باہم قریب و متصل ہوں یا یہ کہ ایک عضو دوسرے عضو کا راستہ ہو۔ جیسا کہ پاؤں کی جراحت (زخم) کی وجہ سے کچھ ران میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ ایک عضو دوسرے عضو کا خادم ہو۔ جس طرح پیٹے و داغ کے خادم ہیں۔ اس لئے و داغ کی وجہ سے پیٹے اور پیٹوں کی وجہ سے و داغ مریمین ہو جاتا ہے (یا یہ کہ ایک عضو دوسرے عضو کے افعال کا سبب ہو۔ یعنی بدون اس کے اس کا فعل نہ ہو سکتا۔ جیسا کہ و داغ بیرونی حواس آنکھ۔ کان۔ ناک۔ وغیرہ کے لئے سبب ہے۔ اس لئے و داغ کے مریمین ہوتے ہیں۔ یہ سبب بھی مریمین ہو سکتے ہیں) یا یہ کہ ایک عضو دوسرے عضو کے سمت (مقابلہ) میں واقع ہو۔ جس سے ایک عضو کے بخارات دوسرے عضو تک پہنچ سکیں (جیسے معدہ کی سمت میں و داغ واقع ہے۔ جو معدہ کے بخارات سے مریمین ہو جاتا ہے) یا یہ کہ ایک عضو دوسرے عضو کے مواد و فضلات کے دفع ہونے کا مقام ہو۔ جس طرح بقل قلب کا۔ کچھ ران جگر کا اور کان کے پیچھے و داغ

کے فضلات کے وضع ہونے کا مقام ہو +
 جو مرض ذائل ہو کر صحت کی طرف لوٹ
 آتا ہے اور اس میں چار زمانے ہوتے
 ہیں کیونکہ اس میں یا زیادتی ظاہر ہوتی
 ہے یا کمی ظاہر ہوتی ہے۔ یا نہ زیادتی
 ظاہر ہوتی ہے اور نہ کمی۔ اول کو وقت
 تزايد و بڑھنے کا وقت (اور دوسرے
 کو وقت انحطاط (کم ہونے کا وقت)
 کہتے ہیں۔ اور تیسرے کو میں میں نہ زیادتی
 ظاہر ہوتی ہے اور نہ کمی۔ اگر وقت تزايد
 و بڑھنے کے وقت سے چلے جائے تو اسے
 وقت ابتداء (شروع کا وقت) کہتے
 ہیں۔ اور اگر بڑھنے کے بعد سے تو اسے
 انتہاء کا وقت کہتے ہیں (جبکہ مرض سختی
 کی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے۔ اور کچھ عرصہ
 تک اس سختی کی ایک حالت میں رہتا ہے)
 اس کے بعد زمانہ انحطاط یا گھٹنے کا زمانہ
 شروع ہو جاتا ہے +

وکل مرض متغیر اما ان يظهر
 اشتدادا او انتقاصا او
 لا يظهر واحد منهما فالاول
 هو وقت التزايد والثاني
 هو وقت الانحطاط والثالث
 ان كان قبل وقت التزايد
 فهو وقت الابتداء وان كان
 بعده فهو وقت الانقضاء +

یہ چاروں زمانے بعض ان امراض میں پائے جاتے ہیں جو ذائل ہو کر
 تندرستی کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ مردہ ممکن ہے کہ بعض مہلک امراض
 ابتداء میں۔ یا تزايد میں یا انتہاء میں مریض کو چاک کر دیں۔ اور
 دوسرے زمانے نہ آنے پائیں۔ مترجم +

الجزء الثالث من

جزء النظرى

في
الاسباب

السبب ما يكون اولا
ينجب عنه حالة من احوال
بدن الانسان او نباتها

جزو سوم اسباب

جزو نظری (یا جزو نظری) کے چار اجزاء
میں سے تیسرے جزو میں اسباب کا بیان ہوگا۔

سبب اسے کہتے ہیں جو پہلے
ہو۔ اور اس کی وجہ سے کوئی

نئی حالت بدن انسان کے حالات و صحت
میں لاہو و لاثر میں (میں سے پیدا ہو جائے)

یا یہ کہ اس کی وجہ سے وہ حالت اپنے حال
پر قائم رہے جس طرح اچھی غذا اور اچھی

ہوا صحت کے اسباب ہیں۔ اور ان کی
وجہ سے صحت اپنی اصلی حالت پر قائم رہتی

ہے۔

بدن انسان کی تینوں حالتوں کے لئے
تین اسباب ہوتے ہیں۔ سبب باہری۔

سبب داخل۔ سبب سابق۔ کیونکہ سبب
یا یہ کہ بدنی ہوگا یا یعنی اس کا تعلق بدن سے

ہوگا۔ وہ سبب از قسم غلط ہوگا۔ از قسم
مزاج، شدا آفتاب کی گرمی، ہوا کی سردی

خفہ اور خوف۔ اسے سبب باہری کہتے
ہیں۔ یا یہ کہ سبب بدنی ہوگا یا یعنی اس سبب

از قسم مزاج ہوگا۔ یا از قسم غلط چنانچہ اگر
یہ سبب کسی حالت کو بغیر کسی واسطہ اور

کل واحد من احوال
ثلاثة اسباب ثلاثة لان

سبب اما ان لا يكون بدنيا
ما اراد الشمس و مبرودة

هواء و الغضب و القراع
لضر حرمی یا دیا و یكون

لنیافات و وجب الحالة
لار و اسطة کا یجاب لغو

لضر حرمی و اصل و ان
جہا ہو واسطہ کا یجاب

الامتنان للهي العفوية فيسبح
سابقا

ذریعہ کے پیدا کرے تو اسے سبب
و اصل کہتے ہیں جس طرح اخلاط کی
عقوت دگندگی سے بخار پیدا ہو جاتا ہے
اور اگر وہ کسی واسطے اور ذریعہ سے پیدا
کرے تو اسے سبب سابق کہتے ہیں
جس طرح استلا (سواد سے پڑ ہونا) سے
عقوت کا بخار پیدا ہوتا ہے +

ساد سے بدن جب پڑ ہو جاتا ہے کہ پہلے اس میں عقوت پیدا
ہوتی ہے اور اس کے بعد عقوت کا بخار ہوتا ہے۔ اس وجہ سے استلا
کو بخار کے لئے ہم سبب سابق کہہ سکیں گے۔ یہ غلط ان میں عقوت
کو بخار کا "سبب" اصل" مترجم +

وفعل السبب اما ان يكون
بالنات كسبريد اما
البارد او بالعرض كتنخينه
بحقن الحارارة

سبب کا فعل یعنی اثر یا ذاتی طور پر
ہوتا ہے جس طرح سرد پانی سے سردی پیدا
ہوتی ہے۔ اور یا اس کا اثر ماضی طور پر
ہوتا ہے جس طرح سرد پانی (گلا ہے) بدن
کی حرارت کو بند کر دینے کی وجہ سے گرمی
پیدا کرتا ہے +

پانی عقیقت میں سرد ہے۔ اس سے بدن میں سردی کا پیدا ہونا
ذاتی ہے۔ مگر اس سے گرمی کا پیدا ہونا اس ماضی جو کہ پانی کا
ثبات خاص کوئی گرم اثر نہیں ہے۔ چنانچہ سرد پانی سے منانے کے
بعد بدن میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ مترجم۔

وكل سبب اما ان يكون ضروريا
او لا يكون كذلك

ہر ایک سبب ضروری ہوتا ہے۔ یا
غیر ضروری۔

ضروری سبب اسے کہتے ہیں جبکہ بدن تا زندگی چارہ نہ
شہ لکھا نہ پینا۔ ہوا۔ پانی وغیرہ اور غیر ضروری اسباب وہ ہیں جو اسکے

برخلاف ہوں۔ خواہ بالکل مخالف اند ملک ہوں۔ جیسے زہر وغیرہ اور
خواہ کسی حالت مرض وغیرہ میں سفید ہوں، مترجم +

و علی الضروری قد یکون معضاً للطبیعة وقد لا یکون
غیر ضروری اسباب کا ہے طبیعت کے
مضاداً للطبیعة وقد لا یکون مخالف اند مضاد ہوتے ہیں۔ جیسے زہر
اور گناہ ہے مضاد و مخالف نہیں ہوتے ہیں۔
ترجمہ دو انہیں وغیرہ) +

الاسباب الضروریۃ اسباب ضروریہ (جن کے بغیر
تاریت چارہ نہیں ہوتا ہے) خود ہیں۔ (مثلاً کھانا۔ پینا
بدنی حرکت و سکون۔ نفسانی حرکت و
سکون۔ نیند و بیداری۔ استغفار و
احتباس (ہر ایک کی تفصیل کا اخطار کرو)
آئل ہوا اول ہوا

احد ما الهواء المحيط بالابدان
چھ ضروری اسباب میں سے پہلا ضروری سبب وہ
ہوا ہے جو ہمارے چاروں طرف موجود ہے
قرض وہ ہوا جو ہم سے بہت زیادہ بلند ہی پر واقع ہے۔ اور نہایت
گرم یا نہایت سرد ہوتی ہے۔ وہ ہمارے لئے ضروری نہیں ہے
اور نہ ہمیں اس کی حاجت ہے۔ مترجم +

ویضطر الیہ لتعدل بالروح بالاشفاق واخراج فضلات
تہو کی ضرورت روح کو مستدل کرنے
اور یعنی روح کی گہری نڈا مل کرنے کے لئے
اور روح کے فضلات خارج کرنے کے
لئے پڑتی ہے۔ پہلی صورت (یعنی تہو کی
تعدیل) سانس کھینچنے سے اور دوسری
صورت (یعنی اخراج فضلات) سانس
پھینکنے سے حاصل ہوتی ہے +

ہوا سانس کے ذریعہ اندر جا کر روح کی گرمی داخل کر دیتی ہے اور جب
سانس کے ذریعہ باہر آتی ہے تو اپنے ساتھ روح کے فضلات و زہر
باہر خارج کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے سانس کی ہوا گندہ اور گرم
ہو جاتی ہے۔ مترجم +

وما دام صافیا معتدلا
لا یخالطہ بخار اجام او بطائن
او اسن الماء او منتن
الجیف او انحراف مبالغہ
او اشجار خبیثہ یا شوحط
والتین او غبار مترادف
او دخان کان حافظا للصحة
معدنا لہافان تغیر تفسیر
حکمہ +

جب تک ہوا صاف اور معتدل ہو۔
اس میں اجام و سرکشوں کی زمین کے
بخارات، پانی کے گڑبوں اور نالیوں کے
بخارات، اور گندہ پانی کے بخارات
داخل گئے ہوں اور نہ مزدوں کی بلو زری
قسم کے بقول رساگ پات و نباتات کے
بخارات نہ برے قسم کے درختوں کے
بخارات و مثلاً شوحط کے، انہی کے بخارات
شامل ہو گئے ہوں۔ نہ زیادہ غبار اور نہ
دھواں اس میں مل گئے ہوں۔ وہ ہوا
صحت کی حفاظت کرتی۔ اور صحت پیدا
کرتی ہے۔ اور اگر ہوا متغیر ہو جاتی ہے
تو اس کا یہ حکم بھی متغیر ہو جاتا ہے +

یعنی اگر ہوا کے مذکورہ بالا اوصاف جانے رہیں تو وہ نہ صحت کی
حفاظت کر سکتی ہے اور نہ وہ صحت پیدا کر سکتی ہے۔ شوحط
ایک درخت ہے جس سے کان بنتے ہیں۔ مترجم +

وتغیراتہ اما طبعیۃ او
غیر طبعیۃ و غیر الطبعیۃ
اما مضادۃ للطبیعة او غیر
مضادۃ لہا +

ہوا کے تغیرات یا طبعی ہوتے ہیں۔ یا
غیر طبعی (جو کہ موسمی تغیر کو طبعی تغیر
کہتے ہیں۔ جیسا کہ ابھی آتا ہے) ہوا کے
غیر طبعی تغیرات یا طبیعت کے مضاد و
مخالف و ہلک، ہوتے ہیں۔ یا غیر مخالف

والتغیارات الطبيعية هي تغیرات التي تؤثر في بعض تغيرات وهي موسمي تغيرات
 الفصلية وكل فصل خاص به
 يورث الاضرار المناسبة
 له وبزمن المضادة له
 فان الصيف يشتر الصفاء
 و يوجب اضرارها كالغيب
 والحصى الحارقة والعطش
 والكرب

والشتاء يورث الزكام والازلة
 والسعال ويكثر فيه البق
 واهراضه

والخريف يكثر فيه الاضرار
 لتغير الهواء فيه من برد
 الليالي والغداوات الحارة
 الظهائر ولتقدم الصيف
 المتخلل للبرد المتخلل للقوى
 المشير للصفاء المحرق للاختلاط
 من موسم خريف في امراض كثيرة
 كالتشنج والاسهال والقيح
 والحمى والاعراض
 التي يورثها من برد
 الليالي والغداوات الحارة
 الظهائر ولتقدم الصيف
 المتخلل للبرد المتخلل للقوى
 المشير للصفاء المحرق للاختلاط

التي يورثها من برد الليالي والغداوات الحارة الظهائر ولتقدم الصيف المتخلل للبرد المتخلل للقوى المشير للصفاء المحرق للاختلاط

ولكثره القواكه فيه ويكثر فيه السوداء ويقل الدم فيه لمصادرة مزاجه فكانه كافل للصيف بقايا احرار صر

ہو جاتا ہے اور جس سے اخلاط مل جاتے ہیں اور اس وجہ سے کہ موسم خریف میں سیڑیوں کی کثرت ہوتی ہے اور جو تری کیوجہ سے اچھی طرح ہضم نہیں ہوتے اور امرغش پیدا کرتے ہیں (موسم خریف میں سردی زیادہ اور خون کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس موسم کا مزاج خون کے مزاج کے مخالف ہے رخن گرم و تر ہے تو موسم خریف کا مزاج سرد و خشک ہوتا ہے اس وجہ سے موسم خریف موسم گرما کے بجائے سردی کا کنیل (دوسرا) ہے (یعنی گرمیوں میں کی کثرت ہوتی ہے۔ اور جو امرغش باقی رہ جاتے ہیں وہ خریف میں پیدا ہو جاتے ہیں) +

والسريع يفرح فيه الاخلاط المحتبسة شتاء ونسيل الى الاعضاء الضعيفة فيحدث فيه الحن اجابت و اس ام الحلق +

اور موسم ربيع میں وہ اخلاط حرکت میں آ جاتے ہیں۔ بر سردی کے موسم میں سردی کیوجہ سے بند ہوتے ہیں۔ اور غزوہ عمداء کی طرف بہ نکلتے ہیں۔ ہر کسی ٹیوڈ سے پیشی اور خلق میں درم پیدا ہو جاتا ہے۔ نیز موسم ربيع میں وہ سارے امرغش حرکت میں آ جاتے ہیں جبکہ ساتھ ساتھ ہر شے ہیں۔ ورجوہ اور موسم سرما میں ساکن ہوتا ہے۔ ان امرغش کی وجہ سے نہیں ہوتی جتنے کہ یہ موسم سردی ہوتا ہے

ويقلوك فيه كل مرض ذي مادة كانت مادته ساكنة في الشتاء - وذلك لالسد امته بل حصره

لہ ربيع کا موسم موسم سرما کے بعد اور گرمیوں کے آگے اس کے مزاج گرم و تر ہے مگر

اللطيف فانه اصل الفصول
والنبا الحيوة والصحة +

بلکہ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس میں بلکی
سی اور لطیف حرارت ہوتی ہے چنانچہ
یہ موسم تمام موسموں میں زیادہ صحیح اور
زندگی و صحت کے لئے سب سے زیادہ
مناسب ہے +

ہوا کے غیر طبعی تغیرات جو طبیعت کے
مخالفت ہوں وہ یا ایسے اسباب سے
پیدا ہوتے ہیں جو آسمان سے تعلق رکھتے
ہیں۔ یا ایسے اسباب سے پیدا ہوتے
ہیں جو زمین سے تعلق رکھتے ہیں +

دو آسمان سے
آسمانی اسباب | تعلق رکھتے
ہیں اور ہوا میں تغیر پیدا کرو دیتے ہیں +
جیسے کہ دگلسہ آفتاب کے ساتھ کثرت
سے ستارے و آسمان پر اکٹھے ہو جانے
ہیں۔ جس سے موسم سرما میں بھی گرمی پیدا
ہو جاتی ہے۔ اور جیسے سورج گرہن کے
وقت موسم گرما میں بھی فوراً سردی پیدا
ہو جاتی ہے +

دو زمین سے تعلق
ارضی اسباب | رکھتے ہیں اور ہوا
میں تغیر پیدا کرتے ہیں جیسا کہ مختلف
ممالک کی وجہ سے (ہوا میں تغیر و اختلاف
ہوتا ہے) +

مختلف ممالک (کے ہوا) کا اختلاف یا

و اما التغيرات الغير الطبيعية
ولا المضادة لها فيكون
اما من اسباب سماوية
او من اسباب ارضية +

اما السماوية فكما يجمع
مع الشمس كثيرة من
الارض ارضي فتوجب تغيرا
حتى في الشتاء وكما يحصل
عند كسوف الشمس من
برد دفعة حتى في الصيف +

واما الارضية فكما يكون
بسبب اختلاف المساكن -

و اختلاف المساكن اما الاجل

عرضہا اولجا و سرة الجہا
اول الجہا لہا اول وضعہا
اول نریبہا *

اولن کے "عرض" کی وجہ سے ہوتا ہے یا
سمندروں یا پہاڑوں کے پاس ہونے
کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یا ان کی "وضع"
دہندہ (پستی) کی وجہ سے یا انکی مٹی کی
وجہ سے ہوتا ہے *

والعرض هو مقدار البعد
عن خط الاستواء الذی
ہو فی غایۃ الاعتدال *

عرض اوس مسافت کی مقدار کا نام
ہے۔ جو خط استوا سے (جو کہ نہایت
مستدل ہے کسی ملک تک) ہوتی ہے *

خط استوا نہایت مستدل مانا گیا ہے خط استوا سے جو ملک کسی قد یا
زیادہ فاصلہ پر واقع ہیں اوس کے اس درمیانی فاصلہ کا نام عرض
رکھا جاتا ہے۔ جو ملک خط استوا سے بہت زیادہ فاصلہ پر ہیں انکی
تہا زیادہ سرد ہوتی ہے۔ عرض اس کی وجہ سے مختلف ملکوں کی تہا
مختلف ہوتی ہے۔ مرقوم *

والاقلیم الثانی والثالث
الحرا سرة والسادس والسابع
مفرط البرودة فلذلک
قرب المسابح من الاعتدال *

دوسری اور تیسری اقلیم نہایت گرم
ہوتی ہے۔ اور چھٹی اور ساتویں اقلیم نہایت
سرد۔ اسی وجہ سے چوتھی اقلیم (جو ان
دوؤں کے وسط میں واقع ہے) تقریباً
مستدل ہوتی ہے *

ومجاودة البحر تطيب الهواء
والبلد البھری یعتدل حرہ
وبردة نعصیان ہوا شدہ
علی المٹوثر *

سمندر کی نزدیکی ہوا کو تر کر دیتی ہے
سمندری شہر گرمی و سردی کے لحاظ سے
مستدل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی تہا موثر
رکے اثر سے تاخیراں ہوتی ہے *

اس دلیل کا دعویٰ ہے کہ تہا میں گرمی آفتاب کے نزدیک ہونے
اور سردی آفتاب کے دور ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ عرض آفتاب
کی نزدیکی اور دوری ہا میں ٹھنڈ ہے۔ اور سمندری شہروں کی ہوا پانی

کی رطوبت اور بخارات کی کثرت کی وجہ سے غلیظ ہو جاتی ہے۔ اس
وجہ سے نہ وہ آفتاب کی تیز کی کسے اثر سے زیادہ گرم ہوتی ہے اور نہ
آفتاب کے مدد پر نیسے زیادہ سرد ہوتی ہے۔ کیونکہ لطیف کے برعکس
غلیظ چیزیں کسی اثر کے اثر کو بے قبول نہیں کرتی ہیں۔ اسی وجہ سے
سندری لکڑی ہوا سے زیادہ گرم ہو سکتی ہے۔ اور نہ زیادہ سرد۔

والجبل الشمالی یضئ لمنہ	وہ پہاڑ جو شہر کے شمال کا ہے
ہبوب الریاح الشمالیہ	ہو وہ شہر کے گرم کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ پہاڑ
الیاردنۃ المیابۃ	شمال کی ہوا کو شہر میں آنے سے روک
وحبسہ الریاح الجنوبیہ	دیتا ہے۔ جو کہ سرد و خشک ہوتی ہے۔
الحارسات الرطبة ولعکس	اور جنوبی ہوا روکن کی ہوا کو شہر کے اندر
شعاع الشمس علی البلد	ہی روک لیتا ہے۔ جو کہ گرم و تر ہوتی ہے
	اور اس لئے کہ تر کا پہاڑ آفتاب کی شعاعوں
	کا عکس شہر پر ڈالتا ہے۔

کیونکہ آفتاب ہم سے ہمیشہ دکن کی طرف کم و بیش مائل رہتا ہے۔
اس لئے آفتاب کا عکس پہاڑ پر پڑتا ہے۔ اور پہاڑ کا شہر میں کو
وہ شہر گرم ہو جاتا ہے۔ مترجم

والجنوبی بالعکس	اور دکن کا پہاڑ اتر کے پہاڑ کے عکس
	ہوتا ہے۔

یعنی دکن کا پہاڑ شہر کو سرد کر دیتا ہے۔ کیونکہ پہاڑ شمالی ہوا کو شہر میں
جانے دیتا ہے جو کہ سرد ہوتی ہے۔ اور جنوبی ہوا کو جانے سے روک
دیتا ہے۔ جو کہ گرم ہوتی ہے۔ نیز آفتاب کی کرنوں کو شہر پر پڑنے سے
روک دیتا ہے اور وہ میان میں حائل ہو جاتا ہے۔ مترجم

والمغربی خیر من المشرقی	شہر کے پچھم کی طرف کا پہاڑ پورب کی طرف
لأن المشرقی الشمس مدۃ	کے پہاڑ سے بہتر ہے۔ کیونکہ پورب کا پہاڑ
فینقل اهل البلد عن	صحیح کے وقت آفتاب کو شہر سے ایک

برد اللیل الی شمس قویۃ
دفعۃ +

عمر صد تک چھپا سے رکھتا ہے۔ اور پھر
ایک دم تیز روشنی شہر پر پڑتی ہے (اسکے
شہر والے رات کی سردی سے ایک دم تیز
دھوپ کی طرف منتقل ہوتے ہیں دیکھنے
انچہ ایک دم تیز روشنی پڑتی ہے) اور

اس لئے کہ پچیم کا پار پورب کی بجو
ایا وصبا کو شہر ہی میں روک پیتا ہے۔
جو کہ پچیم کی ہوا سے بہتر ہوتی ہے۔ اگرچہ
پورب اور پچیم دونوں کی ہوا میں تقریباً
مستدل ہوتی ہیں۔ پورب کی ہوا کے بہتر
ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پورب کی ہوا اعلیٰ لہر
صبح کے وقت آفتاب کی حرکت کے ساتھ
ساتھ چلا کرتی ہے۔ اور پچیم کی ہوا اعلیٰ لہر
شام کے وقت آفتاب کی حرکت کے
مخالف جانب چلا کرتی ہے (یعنی آفتاب
اگر پورب سے پچیم جاتا ہے تو پچیم کی ہوا
پچیم سے پورب آتی ہے) منہزم +

بند شہر زیادہ سرد اور زیادہ صبح ہوا
کرتا ہے۔ اور وہ شہر جس کی وضع برابر ہو
اور اس میں پتہ ری و پستی نہ ہو وہ بھی ثابت
صبح ہوتا ہے۔ گندک کی زمین (جہاں
گندک کی کان جو خشکی اور گرمی پیدا
کرتی ہے۔ اور سیلی زمین رطوبت اور
گندگی پیدا کرتی ہے۔ پارٹی زمین بدن
کو سخت کرتی ہے سرد ہوا بدن کو قوی

ولمنعہ من یح المشرق وھی
خیر من المغربیۃ وان قاربنا
الاعتدال لہبوب المشرقیۃ
اول النهار مصاحبۃ
لحركة الشمس و ہبوب
المغربیۃ آخر النهار مصاحبۃ
لحركة کتھا +

والبلد المرتفع ابرد و احم
و المستوی الوضیع احم و الغریۃ
الکلبیۃ تجفف و تسخن
والغریۃ ترطب و تعفن
والجبلیۃ تصلب بالبدان +

والهواء البارد یشد البدن

و یقویہ و یجود الہضمہ و یحسن و در مضبوط کرتی۔ ہضم اچھا کرتی اور رنگ
اللون و اہر اصنہ الزکام و الذکما رقی۔ جب سرد ہوا کے اسرار میں زکام
والصنع و الفالج و الرعشۃ و القوام (سردی) شور شرکی۔ فالج۔ ریشہ ہیں۔
والہواء الحار و مرخ مضعفت گرم تیار بدن کو ڈھیلا اور ضعیف کرتی۔ ہاضم
میثی للہضم مثقل للذماخ خراب کرتی۔ دماغ کو بوجھل کر دیتی۔ اور
مکدر للحواس و اہر اصنہ اکوکتہ و پریشان کرتی ہوا اور گرم ہوا کے اسرار میں
الخنثاق و الحمیات و الرمد خنثاق (دندہ ملحق) بخار اور کثرت چشم نکلنا ہیں۔
و اما التغیرات المضادۃ تیار کے وہ تغیرات جو طبیعت مخالف (یعنی ملک)
للجہی الطبیعی فکالو باء۔ ہو گئے ہیں۔ اسکی مثال دوا ہے (جس میں ہوا تر ہلی
ہو کر لوگوں کو ہلاک کرتی ہے)۔

و ثانیہا مایکل و شرب و ویم کھانا پینا

و هو یثو شر یا فقط ان کی کیفیت (گرمی۔ سردی۔ تری۔
فی البدن اما بکیفیتہ فقط دشکی) کی وجہ سے ہوتا ہے جسے دوا
و هذا هو الدواء و اعدادہ مادۃ کہتے ہیں۔ یا فقط ان کے مادہ (جسمیت)
فقط و هو الغذاء و یصور تہ کی وجہ سے ہوتا ہے جسے غذا کہتے ہیں
فقط و هو ذوالخاصۃ الموقۃ یا انکی صورت نوعی کی وجہ سے ہوتا ہے
کالفا دزہرا و الخالصة کالسم کہتے ہیں۔ خواہ اس کا
کالسم۔ فصل (طبیعت کے) موافق ہو۔ جیسے کہ
فادزہرا یا تریاق یا ادس کافصل (طبیعت
کے) مخالف ہو۔ جیسے کہ دہر۔

دوا جو ہا سے بدن میں ماتی ہے غذا اسکی کیفیت (گرمی و سردی
وغیرہ) کا اثر ہوتا ہے۔ مثلاً کالی مرچیں جس طرح غذا ہائے بدن میں
جاکر بدن کی پودرش کرتی ہے۔ اور مثلاً وہ خون بنکر گوشت و پوت
وغیرہ بنجاتی ہے۔ اس طرح دوا ہا سے بدن کی پودرش نہیں کرتی ہے۔

اور نہ وہ گرمی و پوست بن سکتی ہے بلکہ اس سے محض گرمی یا سردی مثلاً پیدا ہو جاتی ہے۔ غذا و دوا کے علاوہ ایک اور قسم کی چیز بھی ہوتی ہے۔ جس کا اثر کیفیت کی وجہ سے ہوتا ہے اور نہ مادہ کی وجہ سے مثلاً سانپ یا بچھو کے کاٹنے سے جو اثر ہوتا ہے۔ اور مثلاً آدمی مر جاتا ہے۔ یہ اثر کیفیت و گرمی و سردی مثلاً سے ہو سکتا ہے اور نہ مادہ (مہیت) کی وجہ سے۔ کیونکہ ان دونوں نہ ہر لیے جانوروں کا اثر اگر گرمی یا سردی کی وجہ سے مان لیا جاوے۔ تو چاہئے کہ آگ اور پانی کی وجہ سے بھی اثر ہو۔ کیونکہ آگ سے زیادہ کوئی چیز گرم نہیں۔ اور پانی سے زیادہ کوئی شے سرد نہیں۔ اسی وجہ سے ماننا پڑتا ہے کہ کیفیت اور مادہ کے علاوہ کوئی تیسری چیز بھی ہے۔ جو اثر کرتی ہے۔ اور وہی صورت نوعیہ ہے۔ جس سے ہر ایک چیز کی ماہیت بنتی ہے۔ اور مثلاً میں کی وجہ سے ہم سانپ کو "سانپ" اور میں کی وجہ سے بچھو کو "بچھو" کہتے اور سمجھتے ہیں اور اس قسم کی چیز کو جس کا اثر کیفیت و مادہ سے نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ اسکی خاص ماہیت اور صورت نوعیہ کی وجہ سے ہوتا ہے ذوالخاصہ کہتے ہیں۔ مترجم۔

<p>او بھاد تہ و کیفیتہ و هو الغذاء یا انکاء اثر اذن کے مادہ اور کیفیت (دولوں)</p> <p>الذوالئی او بکیفیتہ و صورۃ کی وجہ سے ہوتا ہے جسے غذا و ذوالئی</p> <p>و هو الذوالئی الی لہ خاصیت کہتے ہیں۔ یا انکی کیفیت اور صورت نوعیہ</p> <p>او بھاد تہ و صورۃ تہ کی وجہ سے ہوتا ہے جسے ذوالخاصہ کہتے</p> <p>و هو الغذاء الذوالئی الی لہ خاصیت ہیں یا ان کے مادہ اور صورت نوعیہ کی وجہ سے ہوتا ہے جسے غذا و ذوالخاصہ کہتے</p> <p>او بھاد تہ و کیفیتہ و صورۃ و هو الذوالئی الذوالئی الی لہ خاصیت ہیں یا ان کے مادہ اور صورت نوعیہ کی وجہ سے ہوتا ہے جسے غذا و ذوالخاصہ کہتے ہیں۔</p>	<p>او بھاد تہ و کیفیتہ و هو الغذاء یا انکاء اثر اذن کے مادہ اور کیفیت (دولوں)</p> <p>الذوالئی او بکیفیتہ و صورۃ کی وجہ سے ہوتا ہے جسے غذا و ذوالئی</p> <p>و هو الذوالئی الی لہ خاصیت کہتے ہیں۔ یا انکی کیفیت اور صورت نوعیہ</p> <p>او بھاد تہ و صورۃ تہ کی وجہ سے ہوتا ہے جسے ذوالخاصہ کہتے</p> <p>و هو الغذاء الذوالئی الی لہ خاصیت ہیں یا ان کے مادہ اور صورت نوعیہ کی وجہ سے ہوتا ہے جسے غذا و ذوالخاصہ کہتے</p> <p>او بھاد تہ و کیفیتہ و صورۃ و هو الذوالئی الذوالئی الی لہ خاصیت ہیں یا ان کے مادہ اور صورت نوعیہ کی وجہ سے ہوتا ہے جسے غذا و ذوالخاصہ کہتے</p>
---	--

والغذاء قد يكون غليظا
والطيفاء متوسطة + وكل
واحد منها قد يكون
صالحا للجموس وقد يكون
فاسدا +

وكل واحد منها حتى يكون
كثيرا التغذية وحتى يكون
قليلها +

والماء لا يغلي ولبساطته
وانما يستعمل لترقيق الغذاء
ولطيفه وبدون رفته لينقله
في الحمارى الضيقة .

غذا لگا ہے غلیظ ہوتی ہے جس کو غلیظ
 اخلاط پیدا ہوتے ہیں اور لگا ہے لطیف ہوتی ہے
 جس کو رقیق یا پتلے اخلاط پیدا ہوتے ہیں اور لگا ہے
 متوسط اور میان درجہ کی جس کو اوسط اور چمکے
 اخلاط پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک
 غذا لگا ہے صالح الیکموس ہوتی ہے اور جس
 کو اور بہتر اخلاط پیدا ہوتے ہیں اور لگا ہے فاسد
 الیکموس جس کو وی اخلاط پیدا ہوتے ہیں اور
 پھر ان میں سے ہر ایک لگا ہے
 الشیر الغذا ہوتی ہے جس سے اخلاط
 بکثرت اور فضلات کم پیدا ہوتے ہیں۔
 جیسے زردی بیضہ اور لگا ہے قلیل الغذا
 ہوتی ہے جو کثیر الغذا کے برخلاف
 ہوتی ہے۔ جیسے ساگ پات وغیرہ۔

پانی چونکہ بسیط ہے اس لئے یہ بدن
میں غذا نہیں پھونچتا ہے۔ ہاں غذا
کو رقیق کرنے پکانے اور باریک باریک
رنگوں میں پھونچا فے کے لئے استعمال
کیا جاتا ہے۔

اس سے ہم کو معلوم ہو گیا کہ باقی اور ہوا اور اس کے ماتہ بسیط
اجسام فضاء میں صرحت نہیں ہو سکتے ہیں۔ بلکہ یہ بسیط اجسام کسی اور
غرض و مستعدت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ میں طرح سائنس کی
ہوا۔ روح کی ترقی کم کرنے کے لئے۔ مترجم +

ثالثاً الحركة والسكون ^{البدني} (٣) حركت وسكون بدني ^{حركي}

جیسے چلتا پھرتا۔ دوڑنا وغیرہ۔ دھچکے ہذا
 سکون بدنی میں بدن کو سکون ہوتا ہے (ہے)
 حرکت مختلف ہوتی ہے کچھ شدید
 رنج (اور کچھ) اور کچھ ضعیف۔ کچھ سے
 کثیر زیادہ اور کچھ کم (کم) کچھ ہے
 تیز اور کچھ ہے سست۔ پنا پنا
 حرکت جو تیز قلیل دھڑکی اور سخت
 ہو۔ وہ بدن کے سوا کچھ قلیل کرتی اور
 بدن میں گرمی پیدا کرتی ہے (مگر) تحلیل
 کرنے سے زیادہ گرمی پیدا کرتی ہے
 اور کچھ حرکت جو سست ضعیف اور
 زیادہ (دیر تک) ہوتی ہے۔ وہ اسکے
 برعکس ہے۔ حرکت سکون دونوں کیا رہتی
 سرور پیدا کرتی ہے +

ويختلف الحركة بالشدّة
 والضعف والكثرة والقلّة
 والسرعة والبطوّء فاللّوعة
 القليلة القويّة تستحقّ أكثر
 مما تحلّل والبطيئة الضعيفة
 أكثر من العكس والفرائط
 الحركة والسكون مبرد +

کیونکہ زیادہ حرکت سے بدن کی حرارت تحلیل ہو جاتی جو اور زیادہ
 سکون سے بدن میں حرما اور رزخیں کثرت آگئی ہو جاتی ہیں بہرہ
 سکون (غذا کے) ہضم ہونے میں آرد
 دیتا ہے اور حرکت (غذا و فضلات کے)
 اخراج داتا کرنے میں مدد دیتی ہے +

والسكون اعون على الهضم
 والحركة على الاخراج +

غذا کے کچنے کو ہضم کہتے ہیں۔ اور کچنے کے بعد غذا و فضلات کے
 اخراج کی طرف جانے کو اخراج کہتے ہیں۔ مثلاً معدہ میں غذا ہضم ہونے
 کے بعد کچے غذائی اور کھام کے حصے بڑی حرکت پہنچ جاتے ہیں اور
 فضلات آنتوں کی طرف جبرائے کھانہ کی صورت میں آنتوں سے خارج
 ہو جاتے ہیں۔ سہرہم +

و یلزم ذلك سخونة صا
تحرکت الیه وبرد و صا
تحرکت عنه +
ان حالتوں میں جس طرف روح حرکت کرتی ہے وہاں گرمی پیدا ہو جاتی ہے اور جس طرف سے حرکت کر کے آتی ہے وہاں سردی +

مثلاً غم کی حالت میں روح باہر سے اندر کی طرف حرکت کرتی ہے اسلئے باہر سردی اور اندر گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ مترجم +
والحق طامن ذلك فاعل +
حرکات نفسانی میں روح کی حرکت کی افراط و زیادتى) مسلک ہوتی ہے مثلاً نہایت ڈر کی حالت میں روح بالکل اندر چلی جاتی ہے۔ اس لئے وہ گھٹ جاتی ہے اور انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔

واقط السكون النفسى متوسكون نفسانی افراط سردی اور کندی و سستی پیدا کرتی ہے مثلاً یہ کہ انسان کو کبھی غم غصہ۔ غشی۔ شرمندگی وغیرہ نہ پیدا ہو تو چونکہ اس حالت میں نہ روح میں حرکت ہوتی ہے اور نہ بدن میں گرمی اس لئے ذہن کند ہو جاتا ہے +

خامسها النوم واليقظة
النوم بالسكون المشبه واليقظة بالحركة +
(۵) نیند و بیداری
نیمد سکون
سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے اور بیداری حرکت سے +

کیونکہ نیند میں سکون کی طرح تمام اعضاء ساکن ہوتے ہیں۔ رہت اندر کی طرف چلی جاتی ہے۔ ہضم اچھا ہوتا ہے۔ اور بدن میں طبیعت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بیداری میں حرکت کے اندر روح باہر کی طرف ہوتی ہے۔ تمام اعضاء یا بعض اعضاء میں حرکت ہوتی رہتی ہے۔

اور کام کرتے رہتے ہیں۔ مترجم +

والتوم یغوس الروح فیہ الی
داخل فیہ رد الظاہر ولن لک
بحوج الی دنا واکثر وافر اطل
التوم یرطب یاخر اطل فیہ رد
نیمند جس روح اندر کی طرف چلی جاتی
ہے۔ اس وجہ سے باہر سردی پیدا
ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے (نیمند میں)
کھات و چادر وغیرہ اوڑھنے کی ضرورت
زیادہ ہوتی ہے۔ زیادہ سولے سے
نمایب رطبت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے
اس سے سردی پیدا ہو جاتی ہے۔

واذا وجد التوم خلطاً یبرء
یا تخلل الروح دان وحید
التوم خلطاً او غلظاً مستقلاً
المضمض مضمض فیض دان
وجد خلطاً او غلظاً ۶
عاصیا علی المضمض نشس
خیبر د +

نیمند بسرقت سعدہ اور بدن کو غذا اور خلط
سے خالی پاتی ہے۔ متعدد ج کو تحلیل کر کے
بدن میں سرخی پیدا کر دیتی ہے اور جب
کوئی غذا قابل ہضم پاتی ہے تو اس سے
ہضم کر دیتی ہے۔ اس لئے اس سے
بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی
نا قابل ہضم خلط یا ناقابل ہضم غذا پاتی
ہے تو اس سے بدن میں منتشر کروہنی اور
پھیلا دیتی ہے۔ اس لئے اس سے سردی
پیدا ہو جاتی ہے +

جب نیمند کی صورت میں سعدہ اور بدن خالی ہوتے ہیں تو روح کیوں
تحلیل ہوتی ہے؟ اس وجہ سے کہ نیمند جس اندر کی طرف گرمی کی نشہ
ہو جاتی ہے اس لئے وہ تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور جب ناقابل ہضم غذا
یا خلط کو پاتی ہے تو اس سے کیوں پھیلا دیتی ہے؟ اس لئے کہ نیمند کیمیات
میں اندر گرمی جب پڑے جاتی ہے۔ اور وہ غذا یا خلط میں پناہ مل کر
ہے تو چونکہ وہ ناقابل ہضم ہوتی ہے۔ اس لئے حرارت کے عمل سے تحلیل
جاتی ہے۔ کیونکہ حرارت کا فعل پھیلا نا اور منتشر کرنا بھی ہے۔ مترجم +

والسهرافقرط البضعف الدماغ
ویشی العضم بتحلیل القوة
و مجموع بتحلیل المادة +

زادہ جاگتا دماغ کو ضعیف کرتا ہے اور
توڑوں کو تحلیل کرنے کی وجہ سے ہضم کو خراب
کرویتا ہے۔ اور مادوں کو تحلیل کرنے کی
وجہ سے بھوک لگاتا ہے +

جاگنے میں تو نہیں کیوں تحلیل ہوتی ہیں ؟ اس وجہ سے کہ جاگنے کی
حالت میں تمام اعضاء اپنے کام کرتے رہتے ہیں جس کو روح ضرر
و تحلیل ہوتی ہے۔ اور روح کی تحلیل سے قوت کا تحلیل ہونا ضروری
ہے۔ اور جاگنے میں بدن کے مراد کیوں تحلیل ہوتے ہیں ؟ اس کی
وجہ یہ ہے کہ بیداری حرکت سے مشابہ ہے اور حرکت سے بدن
کے مراد تحلیل ہوتے رہتے ہیں۔ مترجم

ونوم النهار ردي يضدا للون
ويضو الطحال ويخسر الفم
ويورخي القوى النفسانية
كلها فيبلد الذهن واذا اعتيد
فلا يجوز تركه الا بستر يجر
والتحمل بين النوم والسهر

دن کا سونا بڑا ہے۔ بدن کے رنگ کو
خراب کرتا ہے۔ طحال کے لئے ضرر ہے
منہ میں گندگی رہنا پیدا کرتا ہے۔ دماغی
قوتوں کو ڈھیلا اور مست کرنے کی
وجہ سے ذہن کو کند کرتا ہے۔ اگر دن کو
سونے کی عادت پڑ گئی ہو تو اسے یکبارگی
ترک کرنا اچھا نہیں ہے۔ بلکہ آہستگی
سے چھوڑنا چاہئے۔ آپٹقی نیند یا نیند بیداری
کے درمیان بے قرار کر دیتا ہے لہذا رہنا بڑا ہی

سدا سہ الاستقراغ والاحتباس

(۶) استقراغ واحتباس

والمعتدل متحصنا فم وحافظا
الصحة واخر اطال استقراغ
تخفف البدن ويبرد الا
ان يكون المستقراغ بباردا

کا معتدل اور اوسط درجہ پر ہونا مفید
اور صحت کا محافظ ہے۔ مگر استقراغ کی
زیادتی یعنی بدن کے سرد کا زیادہ
عارض ہونا بدن میں خشکی اور سردی

یا بئاً فی حق و میر طیب
بالعین +

پیدا کرتی ہے۔ ہاں اگر خارج ہو گیا ہے
مواد سرد و خشک ہوں تو عام رضی طور پر
گرمی و تری پیدا ہوتی ہے۔ دورہ حقیقت
میں استفراغ کا ذاتی اثر خشکی اور سردی
پیدا کرتا ہے (اور احتباس کی زیادتی
سے بدن کے مواد نہ خارج ہونے
میں) لازمی طور پر شد سے پیدا ہو جاتے
ہیں۔ بدن کے مواد میں (عقونہ آجاتی
ہے۔ بھوک دور ہو جاتی ہے۔ بدن میں
بوجھ پیدا ہو جاتا ہے +

واقراط الاحتباس یلزمه
السدد والعقونة وسقوط
الشهوة وتقل البدن +

الاسباب الغیر الضروریۃ
واما الاسباب الغیر الضروریۃ
کالمضادة للطبیعة

و مخالف ہوں بدن کی مثال (اور رنگ)
میں دقت ہوتا اور اس میں ٹوٹتا ہے۔ جس
بدن کی ماری رطوبت خشک ہو جاتی ہے
اور بدن استسقاء اور بدن ترنگل رطوبت کا
ڈھیل پن) میں مفید پڑتا ہے۔ مگر حقیقت
میں یہ سب امور استفراغ میں داخل
ہیں کیونکہ استفراغ کی طرح بدن سے
رطوبتیں ان میں بھی خارج ہوتی ہیں، انہیں
غیر ضروری اسباب میں سے روغن زیتون
اور دوسرے محلول تحلیل کرنے والے
روغنوں کی مالش کرنی بھی ہے نیز انہیں
میں سے چروہ سرد پانی کے چھینٹ مارنے
بھی ہیں۔ چنانچہ ایسا کرنے سے بدن کی

الاسباب الغیر الضروریۃ
واما الاسباب الغیر الضروریۃ
کالمضادة للطبیعة
فکلا یندفع فی الرمل والتمراغ
فیہ فینشف الرطوبة
الغریبه وینقم الاستسقاء
والترمل وکل ذلک بالحقیقة
داخل فی الاستفراغ +

وکن ذلک الادھان بالتریت
والادھان المحللة ومن ذلک
رمش الماء البارد علی الوجه
فانہ ینعش الحرارة الغریزیه
ویقویھا وینقم الغشی للماد

عن الکرب الجماعی وغیرہ + حرارت غریزی تیز اور قوی ہو جاتی ہے
اور اس فحشی و بیہوشی میں مفید پڑتا ہے۔
جو عام کی تکلیف سے یا دوسری وجہ سے
پیدا ہوئی ہو +

الاسباب المضادة

واما الاسباب المضادة
للجبري الطبيعي فكالغرق
وقطم السيف وحرق النار
واستعمال السموم +
اسباب جو طبیعت کے مضاد و مخالف
(یعنی ملک) ہوتے ہیں۔ اور انکی مشالیں
پانی میں جوب جانا۔ تلوار سے کٹ جانا۔
تھگت سے جل جانا۔ اور نہایت گرمی کا اشتعال
کرنا ہیں +

الاسباب الجزئية

ولنعد اسبابا جزئية
المسخرات وهي الحركة الغير
المفرطة واستعمال المسخرات
اغذية فادوية داخلية
او خارجة بغیر افراط و التفريط
المعتدل المقدار والعقونة
والتكاثف +
اب ہمارے لئے مناسب ہے کہ جزئی اور
خاص اسباب کا ذکر کریں۔ چنانچہ مسخرات
یعنی گرمی پیدا کرنے والے اسباب یہ ہیں
اور وسط درجہ کی حرکت اگر تم غذاؤں کا بغیر
کثرت کے استعمال نہ کرو نہ گرم غذاؤں
کے بکثرت استعمال سے زیادہ گرمی پیدا
ہو کر آخر میں یہ حرارت تحلیل ہو جاتی ہے
میں سے بچائے گرمی کے سردی پیدا
ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اور گرم غذاؤں کا اندر دینی
یا بیرونی طور پر بلا افراط و زیادت کے
بہت زیادہ نہ افراط کے ساتھ استعمال کرنا
میں بالآخر سردی پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ

اوپر بیان کیا گیا، مقتدل غذا میں دھن سو
خون پیدا ہوتا ہے جو گرم ہے، مواد
کی گندگی رگندگی ہمیشہ گرمی سے پیدا ہوتی
ہے، بدن کے مسامات کا بند ہو جانا
رگس سے بدن کی گرمی اندر ہی گھٹی رہتی ہے
میں سردی پیدا کر نیوالے

اسباب (یہ ہیں۔ ذہ اسباب جو انراط
سے گرمی پیدا کرتے ہیں کیونکہ ان اسباب
سے حرارت بدنی۔ روحیں اور بدن کی
رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے
سردی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً شدید
ریاضت۔ نہایت غصہ وغیرہ مگر ان سے
اول میں گرمی ہوتی ہے۔ اور انجام میں
سردی)۔ اخلاط و غذا کا کچا رہنا۔ سردی
غذاؤں کا اور سردی و داؤں کا اندرونی و
بیرونی طور پر استعمال کرنا +

مضرطیات درطوبت پیدا کر نیوالے
اسباب (ترغذاؤں کا اور تروداؤں کا
اندرونی یا بیرونی طور پر استعمال کرنا۔
ترحام کرنا رگس میں ٹیگرم باقی بکثرت
استعمال کیا جاتا ہے) آرام و راحت
غذا کی کثرت تحلیل کرنے والے اسباب
مثلاً ریاضت وغیرہ) سے پرہیز کرنا بیشکی
پیدا کرنے والی قلع کا بدن سے خارج کرنا
(مثلاً سودا کا سہل دینا) +

والطبر دات کل ما یصلح
اذا اضطرر والفقاجۃ و ہستال
المبردات ادویۃ و اغذیۃ
داخلۃ او خارجۃ +

والمرطبات استعمال مرطب
اغذیۃ و ادویۃ من داخل
او خارج و الحمام المرطب
والداعۃ و کثرت الغلظۃ
واجتناب المحللات و استفرغ
الغلط المجفف +

المجففات كلما يعطى تحليله
داخلا او خارجا وحبس
الغذاء عن العضو واستعمال
المجففات فهذا اسباب
امراض الاخرجة المفردة
عن تركيبها يعرف اسباب
امراض الاخرجة المركبة

محققا وثنائي پیدا کرنے کے اسباب
تمام وہ اسباب جو اندرونی یا بیرونی
طور پر ہستال کرنے سے باقراط تحلیل
کرتے ہیں مثلاً شدید حرارت اور سخت
گرم اشیا کئی عورتوں سے غذا کو روک دیتا
شکل پیدا کرنے والے اسباب کا بیرونی
یا اندرونی طور پر استعمال کرنا

یہ ذکر رہ بالا اسباب سورمزاج مغرب
حرارت - برودت - رطوبت - و برص
کے اسباب ہیں انہیں اسباب کے
طائفے سے سورمزاج مرکب (حرارت و برص)
حرارت و رطوبت، برودت و رطوبت،
برودت و برص، کے اسباب معلوم
ہو سکتے ہیں۔

مفسدات الشكل قد تكون
من اصل الخلقة لخلل في القوة
المصورة او عصبان المادة
او عند الانفصال من الرحم
لرعاة هياة الانفصال
اولس داءة اخلا القابلة
او عند التقسيط او لسرعة
الحركة قبل وقتها او لاسباب
يادية او مرضية كالجذام

مفسدات الشكل قد تكون
من اصل الخلقة لخلل في القوة
المصورة او عصبان المادة
او عند الانفصال من الرحم
لرعاة هياة الانفصال
اولس داءة اخلا القابلة
او عند التقسيط او لسرعة
الحركة قبل وقتها او لاسباب
يادية او مرضية كالجذام

خارج ہونے کے پاؤں کی طرف سے خارج ہوں اور مثلاً بچہ کے لئے دائی کی گرفت ابھی بند جس سے مثلاً بچہ کے ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے ہیں، یا اگر اسباب تقیید کے وقت یعنی پیدائش کے بعد بچہ کو سر سے پاؤں تک کپڑے میں لپیٹنے کے وقت پیدا ہوتے ہیں مثلاً بچہ بڑے طور پر پھیلا گیا ہو جس سے اس کے اعصاب ٹیڑھے ہو گئے ہوں، یا شکل اس وجہ سے بگڑ جاتی ہے کہ بچہ قبل از وقت (یعنی اعصاب کے سخت ہونے سے پہلے) چلنے پھرنے اور حرکت کرنے لگتا ہے۔ یا شکل کسی بیرونی سبب سے یا کسی مرض کی وجہ سے مثلاً جذام سے بگڑ جاتی ہے۔

دوسرے امراض ترکیب مثلاً امراض وضعیہ امراض مدو وغیرہ وغیرہ کے اسباب کے مطابقت سے کہ وہ جزئی (خاص) امراض میں گنائے جائیں (یعنی معالجات میں سبب امراض اور ان کے اسباب) جائیں گے۔

جز چہام بیان علامت

جز علمی کے چاروں اجزاء میں سے چوتھے جز میں علامات کا بیان ہو گا۔

علامت اور حالت کا نام ہی جس سے صحت یا مرض کا پتہ چلتا ہو

و اسباب باقی الامراض
الترکیبۃ الاءلی بھا
تعد فی الکلام الجزئی +

الجزء الرابع
من اجزاء النظری
فی العلاجات +

العلامة قد تكون حالة على
 امر ما من فينتفع به الطبيب
 وحده اذا قد يستدل بالادوية
 لها على فضيلته وقد تكون
 على امر حاضر فينتفع به
 المريض وحده اذا قد يحصل
 بذلك الوقت على حقيقة
 مرضه وقد تكون على امر
 مستقبل فينتفعهما معا +

علامات - حكا ہے گذشتہ حالتوں کو
 بتاتی ہیں جس سے فقط طبیب کو فائدہ
 پہونچتا ہے۔ کیونکہ گذشتہ احوال کے
 معلوم کر لینے سے طبیب کی قابلیت بھی
 جاتی ہے۔ اور نگاہ سے موجودہ حالتوں کو
 بتاتی ہے۔ جس سے صرف مرین کو فائدہ
 پہونچتا ہے۔ کیونکہ اس سے مرض کی حقیقت
 و ماہیت پر دتوت و علم ہو جاتا ہے۔
 اور نگاہ سے پیدا ہونے والی حالتوں کو بتاتی
 ہے۔ جس سے طبیب اور مرین دونوں
 کو فائدہ پہونچتا ہے +

طبیب کو اس دہ سے فائدہ پہونچتا ہے کہ وہ پیدا ہونے والے
 و امراض مطلع کر دیتا ہے۔ جن سے اس کی دہانت بھی جاتی ہے اور دہانت
 اس سے فائدہ پہونچتا ہے کہ وہ قبل از وقت اس کی روک تھام کر سکتا ہے اور مزاج

ہو علامات منجہ ما یدل علی الاخر جہا علامتی و دہانتیں ہیں۔ وہ جو بدن کے خرابی کو بتاتے ہیں +
 و منها ما یدل علی التریب و علامات وہ جو بدن کی ترکیب (ساخت اور بافت) کو بتاتے ہیں
 الاخر جہا عشرۃ اجناس مزاج کی ملائمت و جس بدن کا مزاج معلوم ہوگا، اس کے

احدھا الملمس

اول لمس (پہونچنا) مقام شاد بدن (پنا پنشن
 بدن) زارت و زردت و دیگر کے کھانا سی اگر معتدل
 شخص کے بل پر ہو یعنی چھوئیے تا گری معلوم ہو سکتا ہے
 تو اگر معتدل سمجھا جائے اور اگر معتدل شخص کو غلاف
 تو سمجھنا چاہئے کہ بدن اس کیفیت کے حامل ہے
 غیر معتدل ہو جس سے معتدل شخص متاثر ہوگا +

فالمساوی للمعتدل المزاج
 معتدل والمخالف له مخالف
 فی الجهة التي انفع منها +

غرض پہونے والا شخص معتدل ہونا چاہیئے۔ ورنہ اگر اس کا ہاتھ شاد گرم
 ہے تو وہ گرمی سے متاثر ہوگا۔ یعنی نہ اگر اس کا ہاتھ سرخ ہے تو وہ سردی

سے متاثر نہ ہوگا۔ مثلاً انسان اگر کسی کے بدن کو چھو کر نہ گرمی اور سردی محسوس کرے تو سمجھنا چاہئے کہ وہ بدن نہ گرم ہے اور نہ سرد بلکہ متدل ہے۔ اور اگر گرمی یا سردی محسوس کرے تو سمجھنا چاہئے کہ بدن گرم ہے یا سرد۔ مترجم +

ثانیہا اللحم السمين ودم گوشت سمين

والشحم فكثرة ذلك للرطوبة وعند ما للبرودة وكثرة اللحم للرطوبة والحار اسارة كثره السمين والشحم للبرودة والرطوبة +
ان سب چیزوں کی کثرت رطوبت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور ان سب کی کمی خشکی کی وجہ سے۔ گوشت کی کثرت رطوبت و حرارت کی وجہ سے ہوتی ہے اور سمين و شحم کی کثرت سردی و تری کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ثالثها الشعر نكثرت وغلظته وجعوده وسواده للحار والبرودة فاصنداد ذلك للبرودة والرطوبة
سليم بال ارشاد ہونے کی کثرت۔ انکا سوا۔ اگرچہ گرم اور سرد ہونا ہونے کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

رابعها لون البدن فالبياض للبرودة وغلبة البياض للحار اسارة وعلى الدم وذلك ليهما للاعتدال والحرارة والبرودة والصفرية للحار اسارة كثره السمين والشحم للبرودة والرطوبة +
چہارم بدن کی رنگت بدن کی سفیدی سردی کی وجہ سے ہوتی ہے اور غلبہ سفیدی سردی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً انسان اگر سردی محسوس کرے تو سمجھنا چاہئے کہ وہ بدن سرد ہے اور نہ گرم بلکہ متدل ہے۔ اور اگر گرمی یا سردی محسوس کرے تو سمجھنا چاہئے کہ بدن گرم ہے یا سرد۔ مترجم +

خامسها حياة بنية الاعضاء بنجم اعضا و سائر اجزاء جسم الانسان
چنانچہ

قوة الصلابة والعروية
وظهورها وعظمها المنبسط
والأطراف وظهورها المفاصل
للحرارة وأصل ذلك لا يرد

سادسہا کیفیۃ الانفعال

قوة الانفعال من اى کیفیۃ
كانت دليل على غلبتها *

اور اگر کوں کا فراخ اندامی جرم ہوتا۔ بعض اوقات
ماتھ پاؤں کا بڑا ہونا۔ جوڑوں کا اٹھنا جرم ہونا
حرارت کی وجہ سے ہوتا ہے اور ان کے
برعکس سردی کی وجہ سے۔

ششم کیفیۃ انفعال

یعنی بدن
کا سردی سے متاثر ہوتا۔ بنا پچہ میں کیفیت سے
بدن جلد متاثر ہوا۔ وہی کیفیت کے غلبہ کی
دلیل ہے مثلاً بعض لوگ سرد ہوا۔ سرد
سوسم اور سرد چیزوں سے زیادہ متاثر
ہوتے اور ضرر پاتے ہیں۔ بعض لوگ
گرم سے۔ ماس سے سمجھا جاتا ہے کہ مری
سے ضرر پانے والے سرد ہیں اور گرمی سے
ضرر پانے والے گرم ہیں *

ہفتم بدن کلبی فعال

کامل اور پورے طور پر بدن کو اعتدال
کی دلیل ہے۔ اور اگر بدن کے افعال
ناقص اور باطل ہوں تو سردی کی علامات
ہیں۔ اور اگر بدن کے افعال پریشان
ہیں۔ مثلاً ہوں تو حرارت کی دلیل ہے۔
اگر افعال تیز ہوں تو گرمی کی اور سست
ہوں تو سردی کی دلیل ہے *

احوال کے ناقص ہونے اور پریشان ہونے میں فرق ہے۔ کیونکہ نقصان
کی صورت میں حرکت کم ہوتی ہے۔ اور افعال کے پریشان ہونے کی

سابعہا الافعال الطبيعية

فانكاملة للاعتدال والناقصة
والباطلة للبرودة والمشوشة
للحرارة وسرعتها للحرارة
بطونتها للبرودة *

حالت میں حرکت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ مگر وہ باقاعدہ نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ بے ترتیب اور بے قاعدہ اور حرارت سے حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے افعال کا پریشان ہونا حرارت کی دلیل ہے اور نقصان برودت کی۔ مترجم ۵

مثلاً پیشاب
و پسینہ وغیرہ
چنانچہ اگر یہ
فصول تیز ہو

**ہشتم بدن خارج
ہونیوالے فصول**

اور سخت رنگین ہوں تو حرارت کی دلیل ہیں
اور اس کے برعکس سردی کی ۵

چنانچہ نیند کی
کثرت سردی

نہم نیند بیداری

و تری کی وجہ سے اور بیداری کی کثرت
گرمی و خشکی کی وجہ سے اور اعتدال کی
اور نہ میانی حالت پر ہونا اعتدال کی
وجہ سے ہوتا ہے ۵

مثلاً غم
غصہ

و ہم الانفعالات نفسانیہ

خوشی وغیرہ۔ جنکو پہلے حرکات نفسانی کہا
گیا تھا چنانچہ انکا قوی اور سخت ہونا
مثلاً سخت غصہ ہونا، انکا تیز ہونا مثلاً
جلد غصہ کا آنا اور انکی کثرت مثلاً باوریاں
غصہ کا آنا، حرارت کی وجہ سے ہوتا ہے
اور ان کا سست ہونا مثلاً غصہ کا کم
آنا یا شکل سے خوشی کا پیدا ہونا شری

ثامنہا الفضول المتدفقة
فما ذا الراتحة وقوى الصبغ
للحار اسرعة واصدا للبارد
للبارودة ۵

تاسعها النوم واليقظة
فكثرة النوم للبرودة والرطوبة
وكثرة اليقظة للحار اسرعة
واليبس والمعتدل منهما
للاعتدال ۵

عاشرها الانفعالات النفسانية
قوتها وسرعتها وكثرتها
للحار اسرعة وتبليدها للبرودة
وتأثيرها لليبوسة وسرعة
والها للرطوبة والجحش
ليل البرد وضعف القلب

والفحة والطيش والجحوة
والجلدة وكثرة الكلام
وسرعته واتصاله للحرارة
وكثرة الحياء والوحشة
للبرد دة -

لی وہم سے جوتا ہے اور انجانیت - سنا
دشلا غصہ کا قیام دینا اور جلد نہ جاتا ہونگی
کی وجہ سے اور انہ جلد نہ اعل ہو جائیگا
کی وجہ سے ہوتا ہے، سردی اور تاروی
سردی اور شفت قلب کی دلیل ہے۔
بخیالی دماغی اور عارضی اثرات
وہم سے ہوتا ہے، سخت غصہ دہرنا گفتگو
اور باتوں کی کثرت گفتگو میں تیزی اور
تیز گفتگو کا مسلسل اور متصل ہونا حرارت
کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور تر بادہ حیا و قناعت
برودت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ذکرہ علامات مزاج مغر کے علامات ہیں جس میں نقصان بھی

کیفیت ہے۔ باقی صفت مزاج

واما علامات الا مزجة المركبة
فهي تعرف من تركيب علامات
المزجة -

لیکن مزاج مرکب کے علامات میں
کیفیتیں زیادہ پید ہوتی ہیں انہیں
ذکرہ بالا مزاج مطلقہ کی علامتوں کے
علامتوں سے معلوم ہو سکتی ہیں۔

فهذه علامات الا مزجة
الجميلة واما الا مزجة العارضة
فان تكون هذه العلامات
عارضة وان تكون مستلثة
الا مزجة العارضة عارضة -

یہ ذکرہ بالا علامتوں کی دو قسمیں
تھیں۔ پید ہونے والی اور اصلی مزاجوں کی
تھیں۔ مگر ماضی حالتوں میں یہی ذکرہ
بالا علامتیں ماضی طور پر پیدا ہو جاتی
تھیں۔ یعنی یہ انھی مزاجوں کی طرح ہمیشہ
ہمیشہ ہوتی ہیں، نیز یہ ماضی مزاج
سے انحصار رکھتے ہیں۔ غرض کہ طبیعت وہ ہوتا
ہے کہ علامات انہیں پیدا ہوتی ہیں انہیں

تخص کے لئے مضر نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ
کوئی شخص خلقت گرم مزاج پیدا کیا گیا ہو
چنانچہ اگر ماضی مزاج مادی ہوا یعنی
اوس کے ساتھ کوئی مادہ اور خلط ہو تو
صفراوی مزاج کی ملاستیں مندرجہ
ذیل ہوں گی۔ (خثر سوئی کی سی پھین)
خثر (کسی سوئی نئے کی پھین) بدن میں
قد سے بوجھ +

فان كان المزاج العاشر من
ماديا دل على الصفراوى
الوخرا والنفس وقيل ثقل +

خثر اور خثر میں فرق ہے کہ اول میں سوئی کی سی پھین معلوم ہوتی
ہے۔ اور خثر میں انگلی یا کلاہ کی سی پھین۔ مترجم +

اور دوسری مزاج (یعنی خونی مزاج)
کی علامت ہے کہ بدن میں بوجھ شریخی
اور تھ (دھناؤ) نیز بدن پھولا ہوا (مرٹا)
ہوتا ہے +

وعلى الدوى الثقل والحسرة
والتمدد وانفخا البدان +

اور یعنی مزاج میں بدن کا رنگت
سفید ہوتا ہے۔ پیش کم گنتی ہے۔ تھ کش
آنگہ و پنک کی کثرت ہوتی ہے۔ بدن میں
بوجھ زائد ہوتا ہے +

وعلى البلى البياض وحلة
العطش وكثرة السبوت
والنعاس واشتغال الزائد +

اور سوداوی مزاج کی علامت ہے
ہے کہ بدن میں ثقل و تشنگی ہوتا ہے۔ نیند
کم آتی ہے۔ بدن میں بوجھ ہوتا ہے مگر کم
خواب (یعنی قسم کے خواب بھی بدن
کے مراد کی نوعیت بتاتے ہیں کہ بدن
میں فلاں قسم کا مادہ ہے) چنانچہ خواب
میں زرد شکلوں کا آگ اور شعلہ بکھا دیکھنا

وعلى السوداءى الثقل والسهر
وثقل اقل

والاحلام ايضا متدل
على نوع المادة فان مروية
الخيالات الصفراء والنيون
والشعل متدل على الصفراء

ورویۃ الاشیاء الخمر تدل
 علی الدم ورویۃ المیاء واللحم
 والبراد تدل علی البلغم
 ورویۃ الاشیاء السواد
 والادخنة والمخاوت تدل
 علی السواد +

مقدار کی دلیل ہے۔ اور سرخ کا دیکھنا
 خون کی علامت ہے۔ اور پانی اور لہو
 اور مبادل کی کڑک کا دیکھنا بلغم کی علامت
 ہے۔ اور سیاہ چیزوں کا دیکھنا دھبوں
 کا دیکھنا اور خوشاک اور ڈوراؤ نے خواب
 دیکھنا سواد کی علامت ہے +

وقد يدل علی کل ذلك السن
 والبلد والعادة والفصل
 والتدبیر المتقدم +

ہر ایک خط کے غلبہ پر لگا ہے انسان
 کی عمر اور کاشتہ اس کی عادتیں اور
 موسم اور اس کے پچھلے تدبیر کا ناما پسینا
 وغیرہ ایسی دلائل کرتے ہیں +

مذکورہ بالا تمام مباحث مزاج سے تعلق رکھتی ہیں +

واما علامات احوال ترکیب
 نگوہر من ترکیب کے علامات کی قسمیں
 تین ہیں +

فما جویہ کالاستدلال من
 المخلقة

(۱) علامات جو ہر یہ جسمی وہ علامات
 جو اعضا کے جوہر اور جسم سے تعلق رکھتے
 ہیں۔ ان کے حالات اور حوالہ من سے تعلق
 نہیں رکھتے ہیں، مثلاً وہ علامات جو اعضا
 کی خلقت (شکل وغیرہ) سے تعلق رکھتے ہیں +

(۲) علامات عرضیہ جسمی وہ علامات
 جو اعضا کے حوالہ من سے تعلق رکھتے ہیں
 اور ان کے جوہر اور ان کے افعال سے تعلق
 رکھتے ہیں، مثلاً وہ علامات جو اعضا کے
 جال وغیرہ من سے تعلق رکھتے ہیں +

ومنها عرضیۃ کالاستدلال
 من الجبال +

(۳) علامات تسامیہ (یعنی وہ
 علامات جو اعضا کے افعال سے

ومنها نامیۃ کالاستدلال
 من الافعال +

تعلق رکھتے ہیں، مثلاً وہ علامات جو ہفتہ
کے افعال سے سمجھے جاتے ہیں۔ چنانچہ
افعال اگر باقاعدہ ہوتے ہیں تو ہفتہ
پا سنے کہ پوری صحت ہے۔ اور اگر ان
یا باطل ہوں تو مریض کی۔ یا اعضا
کی ساخت کے خراب ہو جانے کی دلیل
ہے۔ اور اگر افعال پریشان ہوں
علامت کی ساتویں قسم میں بیان کر چکے
ہیں، تو حرارت کی علامت ہے۔

و کلا افعال ان کانت سلیمة
خالصة تامة وان نقصت
او بطلت دلت علی المرض
او علی سوء المزاج کیسب
وان تشوبت فظہر امرہ

جمال (جو بصورتی) کی دو قسمیں ہیں، جمال کسی (مشرقی) اور جمال
جو فراء جزاء کے کان میں مثلاً مردہ سے پسنے سے بکھلی کرے۔ بال بھار
مساہون مثلاً، یہ فاء و کھانہ سے حاصل ہوتا ہے۔ جمال حقیقی
و اصلی تو بصورتی (جس کے سینے میں کو تمام اعضا کی ہیئت
اور مزاج نہایت بہت حالت میں ہو۔ تمام اعضا کی جگہ نہایت
باقاعدہ اور ڈھل ڈھل پوری سجاوٹ پر ہو۔ مترجم۔

والعلاجة اما ان تبدل علی نفس الحالة کعلامات
الورم او علی سببها کالعلامات
المالة علی کون الیوس مر
ومویا او علی ایہنا کذلک
اقرطاسا منشیة انبض
ذات الجنب علی ان الیوس
جباری۔

علامتیں لگاتے ہیں کسی خاص حالت (صحت یا
مرض) کو بتلاتی ہیں۔ مثلاً ورم کے
علامات اور لگاتے ہیں ورم کو نہیں بتاتی
اوس حالت کے سبب کو بتاتی
ہیں۔ مثلاً وہ علامتیں جن سے معلوم ہو جائے
ہے کہ یہ ورم خون کے سبب سے پیدا ہوا ہے
اور لگاتے ہیں اوس حالت کی جگہ اور اوس کا
سنام بتاتی ہیں۔ مثلاً ورم ذات الجنب

ذات الجنب یا پھر ورم اس میں ورم کھانہ اوس جلی میں ہوتا ہے جلیوں کے اندر
لگی ہوئی ہیں اور لگاتے ہیں پیلوں کے گوشت میں اور لگاتے ہیں حجاب عاجز ہوتا ہے۔

میں بعض کا زیادہ مشارعی ہونا یعنی آراء کے دندانوں کے مانند ہونا اس امر کو بتاتا ہے کہ وہ دم کا مقام "حجاب عاجز" ہے یعنی دم کا مقام وہ پردہ ہے جو سینہ اور شکم کے مابین واقع ہے اور جو تنفس کے لئے پیپڑے کو حرکت دیتا ہے اور گائے علامات اس حالت کے وقت کو بتاتی ہے کہ مرض ابتدائی حالت میں ہے یا انتہائی میں مثلاً وہ علامات جن سے پتہ چل جاتا ہے کہ میں اپنے انتہا کے وقت میں ہے اور گائے علاماتیں ان حالتوں کو بتاتی ہیں جو کسی مرض میں لازمی طور پر ہوتی ہیں مثلاً وہ علاماتیں جن سے معلوم ہو جاتا ہے کہ مرض اپنے بحران کی حالت میں ہے +

بحران اس وقت کہنے ہیں جبکہ مرض اور طبیعت کے درمیان اوجہ ہم دشمن ہیں سخت مقابلہ ہوتا ہے اس وقت میں کسی مرضی حالت ہوتی ہے۔ بدن میں مفہم نشان تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ گویا بحران جنگ بڑا دن ہوتا ہے۔ ترجمہ +

اور گائے علاماتیں انہیں مذکورہ بالا لازمی حالتوں کی خصوصیت بتاتی ہیں مثلاً وہ علامات جن سے معلوم ہو جاتا ہے کہ بحران اور طبیعت کے ساتھ اسہالی ہے یعنی بحران مرض کے مواد کو دستوں کی راہ خارج کر دے گا +

او علی وقتها كالعلامات الدالة على المنتهى ادخل الاحوال اللازمة لها كالعلامات الدالة على البصران +

او علی تخصیص تلك الاحوال كالعلامات الدالة على البصران اسمائی +

ولان النبض والبول والبراز
من العلقات الكلية الدالة
على احوال البدنية فلفعل
فيها +

اور جو کہ نبض - قارور - اور براز و پاخانہ
صحت و مرض کے عام علامات ہیں سے ہیں
یعنی کسی خاص مرض اور کسی خاص حالت
کی علامات نہیں ہیں۔ بلکہ عام علامات ہیں
اس لئے انکا بیان بھی اس مقام میں
جہاں کلی اور عام بیانات کئے جا رہے
ہیں، ضروری ہے +

القول في النبض

بیان نبض

وهو حركة وضعية للشرائطين
قبيضا وبطل التعديل الروح
بالنسيب واخراج فصلاته +

نبض شریانوں کی ایک خاص حرکت
کا نام ہے۔ جس میں شریانوں کی وضع بدلتی
رہتی ہے۔ یعنی وہ چلتی اور سکتی رہتی ہیں
اس حرکت کو "حرکت وضعیہ" کہتے ہیں
شریانوں کی ان حرکات کی غرض روح کو
سرد ہوا کے ذریعہ ٹھنڈک پہنچانا اور
گرم ہوا اور روح کے گرم بخارات کو باہر نکالنا

حرکت وضعیہ اس حرکت کو کہتے ہیں جس سے حرکت کر نیوالے
جسم کی وضع بدلتی رہے۔ مگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہے اور اس کے مقام میں
کوئی تغیر نہ ہو۔ مثلاً جگہ کا چکر گھمانا اور آسمان کا گھومنا اور حرکت ایسی
ریا حرکت مکانی اس حرکت کو کہتے ہیں جس سے حرکت کر نیوالے جسم
مکان بدلتا رہے۔ خواہ وہ ایک مکان سے منتقل ہو کر دوسرے مکان
میں آ جائے۔ یا وہ اپنے ہی مقام میں قائم رہے مگر مکان کی بنیاد
بدل جائے۔ پہلی مثال چھٹے پیرے کی حرکت ہے اور دوسری مثال
مکان کا تنگ ہو جانا اور قراخ ہو جانا ہے +

واجناس اذلتہ عشر ۴ +

احداها المقل اس

واقسامہ تسعة طویل قصیر

معتدل عرض ضیق معتدل

مشرق منخفض معتدل +

نبض کی دس چیزیں صحت و مرض کی
دلیل و علامت بنتی ہیں۔ یعنی نبض میں
دس چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ اور انہیں دس
سود کا لحاظ کیا جاتا ہے، +

(۱) مقدار (۲) یعنی نبض کی لمبائی چوڑائی

(۳) اور گہرائی یا بلند کی چنانچہ نبض کی مقدار

کے لحاظ سے نبض کی نوعیتیں ہیں (۱) طویل

رہی۔ جو طبی حالت سے زیادہ لمبی ہوتی ہے

(۲) قصیر (چھوٹی)۔ جو طبی حالت سے

چھوٹی ہوتی ہے (۳) معتدل (درمیانی

جوزہ زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ و زیادہ چھوٹی)

(۴) عرض (چوڑی)۔ جو طبی حالت سے

زیادہ چوڑی ہوتی ہے (۵) ضیق (تنگ

جو طبی حالت سے زیادہ تنگ ہوتی ہے)

(۶) معتدل (درمیانی)۔ جو نہ زیادہ چوڑی

اور نہ زیادہ تنگ ہوتی ہے (۷) مشرق

(بلند)۔ جو طبی حالت سے زیادہ بلند اور

اچھری ہوتی ہوتی ہے (۸) منخفض

(پست)۔ جو کم بلند ہوتی ہے (۹)

معتدل (درمیانی)۔ جو نہ زیادہ بلند اور

نہ زیادہ پست ہوتی ہے +

اگر انہی مذکورہ بالا نو قسموں کو مرکب

کیا جاوے تو اسکی ستائیس قسمیں بنیں گی

فاذا اس کیت ہذا کا انت

تسبعة و عشرون نوعا +

یعنی مہائی چوٹائی اور بلند کی ہر ایک کا تین قسم ہیں اگر انہیں سے ایک
ایک ایک لیکر مرکب کیا جائے تو ستائیس قسمیں بن جائیں گی کیونکہ ساری قسمیں نو

ہیں اور دو کو تین میں ضرب دینے سے ستائیس ہوتے ہیں۔ یہ کہہ کر مشرق
 لمبی نبض یا چوڑی ہوگی۔ یا درستی حالت میں ہوگی
 تین تیس نہیں۔ انہیں سے ہر ایک یا بلند ہوگی۔ یا پست ہوگی۔ یا درستی
 حالت میں ہوگی۔ اس طور پر صرف یہی نبض کی نو تیس بنتی ہیں۔ اسی طریق
 چھوٹی نبض اور معتدل نبض کو بھی قیاس کر لے جس سے ہر ایک کی
 نو۔ نو تیس بنیں گی۔ اور دو کو تین میں ضرب کرے ستائیس بن جاویں گی۔ +

جدل قسام نبض مرکب (۲۷) بلحاظ مقدار

طویل	طویل	طویل	طویل	طویل	طویل	طویل	طویل	طویل
عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض
مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت
قصیر	قصیر	قصیر	قصیر	قصیر	قصیر	قصیر	قصیر	قصیر
عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض
مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت
مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت
عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض
مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت	مشرقت

انہی ستائیس قسموں میں سے ایک نبض
 خاص قسم کی ہوگی جس میں بیانی چمڑائی اور
 بندھنوں زیادہ ہوگی یعنی طویل عریض
 مشرق، اس قسم کا نام خاص ہے جسے
 نبض عظیم کہتے ہیں۔ اور آرتھروں

لکن ان اثلثی کا لفظاں ثلاثۃ
 هو العظیم و الناقص فیہا
 هو الصغیر +

مقدار میں کم ہو یعنی قصیر نبض (موقوف ہوا)
 تو اسے نبض ضعیف (چھوٹی) کہتے ہیں +
 (۲) کیفیت قرع کی حالت یعنی دھڑکی

ثانیہا کیفیۃ قرع الحركۃ و
 ثلاث اما قوی او ضعیف او
 متوسط +

قسم میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ نبض کی ٹھوکر انگلی
 میں کیسی لگتی ہے، اس لحاظ سے نبض کی تین
 قسمیں ہیں ۱۔ نبض قوی (جس میں نبض
 انگلی میں زور سے ٹھوکرارتی ہے) (۲)
 نبض ضعیف (جس میں واکنہ و رٹھوکر
 لگاتی ہے) (۳) نبض معتدل (جس میں
 درمیانی حالت کی ٹھوکر لگاتی ہے) +

(۳) زمانہ حرکت | اس تیسری قسم میں
 زمانہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا ایک حرکت دیر میں
 ختم ہوتی ہے یا جلد ہی (زمانہ حرکت کے
 لحاظ سے) نبض کی تین قسمیں ہیں ۱۔ صریح
 رتیر میں نبض جلد حرکت کرتی ہے (۲)
 بطی (رست) جس میں نبض دیر میں حرکت
 ختم کرتی ہے (۳) متوسط (درمیانی) +

ثالثا زمان الحركۃ و
 هو اما سریع او بطی او متوسط +

(۴) قوام آل | یعنی نبض کی سختی و نرمی
 اس لحاظ سے یعنی نبض
 کی تین قسمیں ہیں ۱۔ محلب و سخت جیسے
 نبض انگلی کے نیچے سخت معلوم ہوتی ہے (۲)
 لین (نرم) (۳) متوسط (درمیانی) +
 (۵) زمانہ سکون | اس پانچویں قسم

رابعہا قوام الالة
 وهو اما صلب او لين او
 متوسط +

خامسہا زمان السكون و

هو اما متوا تزا ومتقا ومت
اد متوسط +

میں نبض کا رد سکون دیکھا جاتا ہے جو دو
حرکتوں کے درمیان نبض کے ٹھہر اؤ کے
وقت معلوم ہوتا ہے (۱) اس کا نظ سے بھی
نبض کی تین قسمیں ہیں (۱) متوا تزا و پے پے
چلتے والی نبض جس میں نبض سکون کم کرتی
یا کم ٹھہرتی ہے اور جلد اس کی حرکت شروع
ہو جاتی ہے (۲) متقا ومت (ٹھہر نیوالی)
جس میں نبض زیادہ ٹھہرتی اور زیادہ سکون
کرتی ہے (۳) معتدل (درمیانی) +

(۴) شریان کی کیفیت

پیشی قسم میں نبض کی گرمی و سردی دیکھی جاتی
ہے (۱) اس کا نظ سے بھی نبض کی تین قسمیں ہیں
(۱) حار و گرم (۲) بار و سرد (۳) متوا
(درمیانی) +

سادسہا ملس الالة
وهو اما حار او بار او
متوسط +

(۵) نبض کی رطوبت

قسم میں نبض
کے اندر کی رطوبت دیکھی جاتی ہے (۱) اس
کا نظ سے بھی نبض کی تین قسمیں ہیں (۱) غلیظ
و بھری ہوئی جس میں نبض کے اندر رگوں
زیادہ ہوتی ہے (۲) خالی و جس میں
نبض کے اندر یا بالکل رطوبت نہیں ہوتی
یا کم ہوتی ہے (۳) متوسط (درمیانی) +

سابعها مقلد رافيه من الرطوبة
وهو اما معتدل او خال او
متوسط +

ثامتها الاستواء في حواله
واختلافه فيها فهو امام مستو
او مختلف +

دس
آئیں
قسم
میں
نہیں
ہم
نہض
کے
حالات
کا
درست
رہنمایا
مختلف
ہونا

کے حالات دیکھے جاتے ہیں۔ کہ آیا یہ ایک
حالت پر رہتے ہیں یا چلتے رہتے ہیں، چنانچہ
اس کا نام ہے نبض کی دو قسمیں ہیں (۱) مستوی
و جس میں نبض ایک حالت پر چلتی رہتی ہے
(۲) مختلف و جس میں نبض کی حالتیں مختلف
ہوتی رہتی اور بدلتی رہتی ہیں +

دس
آئیں
قسم
میں
نہیں
ہم
نہض
کے
مختلف
ہونے
کی
صورت
میں
و
اس
کا
نظم
کا
قائم
رہنمایا
ہونا

تاسمها الانتظام في الاختلاف
وعدمها الانتظام فيه وهو
اما مختلف منتظم او غير
منتظم

یہ دیکھا جاتا ہے کہ اگر نبض مختلف ہے تو
ایسا اس کا اختلافات باقاعدہ طور پر اور نظم
میں پر ہے یا اس کا اختلافات بھی بقاعدہ
طور پر ہے (۱) اس کا مطلب ہے نبض کی دو
قسمیں ہیں (۱) نبض مختلف منتظم
و جس میں نبض کے حالات سرور بدلتے
رہتے ہیں۔ مگر باقاعدہ طور پر اور ایک
انتظام کے ساتھ۔ مثلاً ایک نبض ہے
میں کی ہر ایک پہلی تھوڑی نرم اور دوسری تھوڑی
تخت ہوتی ہے اور اول سے آخر تک یہی نظام قائم رہتا ہے

۷۶: بعض مختلف غیر مستطیل زمینیں
بعض کے حالات بلا کسی خاص نظام کے
پائے رہتے ہیں۔ مثلاً ایک زمین ہے جسکی
کبھی تیسری ٹھوکر سخت ہو جاتی ہے کبھی
دوسری کبھی اس ٹھوکروں کے بعد ایک
ٹھوکر سخت ہو جاتی ہے۔

تنبیہ۔ گرامس نوں کا ایک ملحدہ اور
مستقل قسم شمار کرنا غلطی ہے۔ بلکہ نوں قسم
در اصل آٹھوں قسم مختلف ہیں اور اخل
ہے اس لئے جو پہلے کہا گیا ہے کہ بعض
کی اس چیز میں سختی زمین کی دلیل بنتی
ہیں: بجائے اسکے تو کہنا صحیح ہے +

(۱) وزن | اس دسویں قسم میں زمین
کا "وزن" دیکھا جاتا ہے
یعنی بعض کے حرکات و سکون کا باہمی مقابلہ
کیا جاتا ہے مثلاً انبساط کا مقابلہ انقباض
سے یا حرکات کا مقابلہ سکون سے فرض
وزن سے مراد یہاں "بوجھ" نہیں ہے
بلکہ باہمی مقابلہ کرنا مراد ہے، وزن
کے لحاظ سے بعض کی دو قسمیں ہیں (۱)
حسن الوزن (۲) راجحہ وزن کی زمین ہے جو
عمر وغیرہ کے لحاظ سے بالکل درست ہوتی ہے
(۳) سخی الوزن (۴) دیری وزن کی زمین کا
وزن عمر وغیرہ کے لحاظ سے غیر طبعی اور
خراب ہوتا ہے +

۷۷: هذه النجس داخل تحت
المختلف فلهذا يجب ان يكون
الاجناس قسمة

عما شها الوزن وهو
اما جيد الوزن حسنه او
غير جيد الوزن سيئه +

واضافہ ثلثہ +

حجاء وزا الوزن کا نصیبی یکن
لہ وزن نبض الشیان +

او مبائن الوزن کا نصیبی
یکون لہ وزن نبض الشیوخ

ادخارج الوزن دھوان کا
یشبہ وزنہ وزن سن
المبتہ وھوردی +

و لنقل فی اسباب النبض +

الحاجۃ الی النبض ہی قردیج
الحاجۃ الخریزی خان مزاد
الحاجۃ الیہ لز یادۃ فی الحراجۃ
وکانت کلالۃ مطاوعۃ بلیغہا
والقوۃ مساعداً علی تکرار النبض

نبض کسی وزن کی پھر تین نہیں ہیں
راحتی وزا الوزن جس میں کسی عمر کی
نبض کسی قریب عمر کی نبض کے مانند
ہو جائے، مثلاً بچوں کی نبض جوانوں کی
طرح چلنے لگنے دیا جوانوں کی نبض بوڑھوں
کی طرح چلنے لگے۔ (۲) مبائن الوزن
جس میں کسی عمر کی نبض دور کی عمر کے
نبض کی طرح ہو جائے، مثلاً بچوں کی نبض
بوڑھوں کی نبض کے مانند ہو جائے۔ یا
بوڑھوں کی نبض کے مانند ہو جائے +

(۳) خارج الوزن - جس میں نبض
اس قدر بدل جاتی ہے۔ جو کسی عمر کی نبض
کے ساتھ مشابہ نہیں رہتی ہے۔ چنانچہ یہ تری
قسم سب سے زیادہ ردی اور بُری ہوتی ہے
اکہنکہ اس میں طبی حالت سے نبض بہت
زیادہ دور ہو جاتی ہے +

نبض کی قسموں کی تفصیل کے بعد مناسبت
معلوم ہوتا ہے کہ ان قسموں کے اسباب
بیان کئے جائیں کہ یہ قسمیں کس وقت کس
وجہ سے پائی جاتی ہیں +

یہ سب کو معلوم ہے کہ نبض کی مندرجہ
افتردست و حاجت کیا ہے + حرارت
شریری (اور روح کو ٹھنڈک پہونچانا اور)
تعدیل کرنا ہے۔ اس لئے جب گرمی بڑھ
جاتی ہے۔ اور گرمی کے بڑھنے سے نبض

عظیما +

کی ضرورت برآمد جاتی ہے تو اس وقت نبض کی لمبائی، چوڑائی وغیرہ زیادہ ہو جاتی ہے اور نبض عظیم (بڑی) چلنے لگتی ہے (مگر نبض کے عظیم ہونے میں یہ شرط ہے کہ شرط سخت نہ ہو۔ بلکہ نرم ہو اور نرم ہونے کی وجہ سے وہ خوب چیل سکے۔ نیز قوت بھی قوی ہو اور شریان میں حرکت پیدا کرتی ہے) +

اگر گرمی کی اس وجہ شدت ہو کہ نبض کے عظیم ہو جانے کے باوجود بھی نبض کی حاجت (تعمیل) پوری نہ ہو تو نبض عظیم ہو جانے کے باوجود سریع (تیز رفتار) ہو جاتی ہے۔ اگر اس سے بھی حاجت زیادہ ہو تو "عظیم اور سریع" ہونے کے باوجود متواتر ہو جاتی ہے۔ یعنی سکون کم کرنے لگتی ہے۔ اور اگر شریان سخت ہو۔ اور سختی کی وجہ سے زیادہ نہ چیل سکے۔ تو اس صورت میں نبض عظیم نہیں ہو سکتی ہے بلکہ سریع (تیز) ہوگی اور تیزی کے ساتھ صغیر (چھوٹی) ہوگی۔ اگر اس سے کام نہ چل سکیگا تو نبض "متواتر" بھی ہو جائے گی +

اور اگر قوت کمزور ہو تو نبض عظیم ہو سکتی ہے اور نہ سریع۔ بلکہ متواتر ہو جاتی ہے۔ یعنی اپنا سکون کم کر دیتی ہے، نیز اس حالت میں صغیر (چھوٹی) ہوتی ہے۔ اور اس حالت سے زیادہ چھوٹی ہوتی ہے۔

فان كانت الحاجة ازید
من ذلك كان اسرع وان
اخرطت فواشروا ما ان كانت
الالة عاصية لصلابتها كان
اسرع مع صغر شحها وان

وان كانت القوة ضعيفة
تواتر مع صغرها زید من
صغرها الصلابة +

جو شریان کے سخت ہونے کی حالتیں ہوتی ہیں

یا دیکھو کہ نبض سرخ (تیز) اور متواتر میں بہت کچھ اختلاف ہے۔ سرخ میں صرف حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ اور متواتر میں خواہ حرکت تیز ہو یا سست سکون کا زمانہ جو وہ حرکت کے درمیان ہوتا ہے۔ ضرور اہر جانا ہی چنی حرکت کے بعد بعض مثنیٰ دہ کے لئے رکتی اور آرام کرتی ہے۔ متواتر ہونے کی حالت میں کم رکتی ہے۔ + مترجم +

وقد يصفى النبض بالاضغاط
المقوۃ تحت المادۃ الغداۃ
اول الخلطية كما في اول النبوة
وان كانت القوة في اصلها
قوية +

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ باوجود قوت کے قوی ہونے کے نبض صغیر ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قوت (جو نبض پیدا کرتی ہے) غذا کی کثرت یا بدنی مواد کی کثرت سے دب جاتی ہے۔ اگرچہ فی حقیقت وہ قوی ہوتی ہے۔ جیسا کہ کسی مرض کی قوت (باری) کے شروع اور آمادہ کے وقت نبض صغیر ہو جاتی ہے (اور جیسا کہ کھانا کھانے کے بعد بعض صغیر ہو جاتی ہے) رطوبت کی وجہ سے نبض لیٹن (رغم) ہوتی ہے۔ اور خشکی کی وجہ سے صلب (تخت) ہوتی ہے +

ولين النبض للراطوبۃ
وصلاۃ للیوسۃ +

بعض قسم کے بحران میں بھی نبض ٹکا ہوا سخت ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بحران کی حالت میں (مرض کے مواد کسی راستے سے خارج ہو چکے ہوں) اس طرف دفع ہو رہے ہیں۔ جس سے شریان اسی طرف کو کھینچ جاتی ہے۔ اور اس تناؤ سے نبض سخت ہو جاتی ہے +

وقد یصلب فی البھارین
للتمدد بسبب اندفاع
المادۃ الی جھۃ +

و اختلافه لثقل مادة ۱ و
شدت وضعف و المفرط من
ذلك يبطل النظام و
حسن الوزن +

نبض کے مختلف ہونے کی وجہ متوازن
کا بوجہ ہوتا ہے جس سے قوت و دب
جاتی ہے اور باقاعدہ حرکت نہیں دے سکتی
اسکی یا اسکی وجہ نہایت کمزوری ہوتی ہے
جس سے اسکی باقاعدگی جاتی رہتی ہے
اگر وہ دونوں اسباب نہایت شدید ہوں
تو نبض کے اختلافات کا نظم بھی جاتا رہتا ہے
اور نبض کا وزن بھی خواب ہو جاتا ہے ردش
نبض اگرچہ مختلف ہوتی ہے مگر مختلف منظم
رہا نظم ہوتی ہے +

وهنا انواع من النبض
ذات اسماء يجب ان
تشار اليها وقد ذكرنا العظيم
والصغير +

نبض کی چار قسموں کے خاص نام ہیں
جنکی طرف اشارہ کرتا ہیں سورج غری ہے ان
نام والی نبضوں میں سے نبض عظیم اور
نبض صغیر بھی ہے جنہیں ہم نوکر کہتے ہیں
(آرہ کے دناؤں)

نبض منشاری

وہ تیز تر اور سخت نبض ہے جس کے
اجزاء مختلف ہوتے ہیں کچھ اجزاء بلند اور
کچھ پست بعض اجزاء پہلے حرکت کرتے ہیں
اور بعض پیچھے بعض اجزاء سخت ہوتے
ہیں اور بعض نرم +

نبض موجی

روریا کی موج کے مانند
نبض منشاری کے
مانند ہوتی ہے مگر موجی اسکی نسبت
زیادہ نرم ہوتی ہے +

النبض المنشاری
نبض سریع متواتر صلب
مختلف الاجزاء في الشهور
والقووس والتقدم والتأخر
والصلابة واللين +

الموجی يشبه الا انه اللين +

الدودی يشبه المدحی
لكنه صغیر

تبض دودی
(بکریہ کے مانند)

مانند ہوتی ہے مگر دودی صغیر و چھوٹی ہوتی ہے۔

تبض ثلی
(از پیونگی کے مانند) ثلی تبض

دودی کے مانند ہوتی ہے۔
لیکن ثلی زیادہ پیونگی زیادہ متواتر و زیادہ
ضعیف ہوتی ہے۔

والثلی يشبه الدودی
لكنه اصغر و اشد متواتر
و ضعفاء

تبض ذنب الفار
(اوپر سے کی دم)

تبض ہے جو چھوٹی مقدار سے بڑی مقدار
کی طرف جاتی ہے۔ یا بڑی مقدار سے
چھوٹی مقدار کی طرف آتی ہے۔ اور پھر
پہلی مقدار کی طرف یا پہلی حالت کی طرف
و رٹ آتی ہے۔ اور گاہے ایسا ہوتا ہے
کہ پہلی مقدار تک نہیں پہنچتی ہے بلکہ اس
مقدار تک پہنچنے سے پہلے ختم ہو جاتی
ہے۔ اور یہ دودی ہے۔ کیونکہ اس سے
ترت کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔

ذنب الفار تبض یاخذ
من مقدار الی اعظم منه
او اصغر ثم یوجع الی
مقدار الاول و قد یقطع
دونه و ذلک سادی

شکل تبض ذنب الفار



تبض و تھتے ہوئے سب تک رک گئی ہے۔

نبض مطرقی

(توڑہ کی ٹھوکر کے مانند)

المطرقی نبض یقیناً ع

الاصبع وفلا یلکفی فیہ

بالاخری

وہ نبض ہے جو اٹھلی میں
ٹھوکر مارتی ہے اور قبل اس کے کہ ٹھوکر
مار کر پورے طور پر لوٹے کہ ایک دہری
ٹھوکر اور مارتی ہے۔

جس طرح اگر بڑھوترہ ہو ہے پر مارتے ہیں۔ تو خود بخود ٹھوکر ہے
پر ایک۔ اور ٹھوکر لگاتا ہے جو پہلی ٹھوکر سے کمزور ہوتی ہے۔ اسی
وجہ سے اس نبض کا نام ہوا کہ نام سے مراد ہوا ہے۔ حرم

نبض ذو الفقارہ

(ٹھوکر نیوانی نبض)

ذوالفقارہ هو الی

یتوقم فیہ حیرکۃ غبکون

سکون

وہ نبض ہے کہ
جس جگہ حرکت اور ٹھوکر کی اُسید اور توجہ
ہوتی ہے۔ وہاں نبض غیر معمولی طور پر
رک جاتی ہے۔

مثلاً انگلیوں کے نیچے نبض قوی اور بڑی میر کے بعد ترتیب وار حرکت
کرتی ہوتی محسوس ہوا کرتی ہے۔ پھر اس خاص قسم میں یہ ترتیب بدل
جاتی ہے۔ چنانچہ حرکت کے بجائے ایک لمحے کے لئے نبض رک کر
پھر عین لگتی ہے۔ مترجم

نبض واقع فی الوسط

(بیچ میں حرکت
کرنیوالی نبض)

الواقعی فی الوسط هو الی

یتوقم فیہ سکون فیہ حیرکۃ

وہ نبض ہے کہ اس میں جہاں پر سکون
کا اُسید اور توجہ ہوتی ہے وہاں حرکت
ہو جاتی ہے۔

یعنی نبض کی باقاعدگی اور ترتیب یہ ہے کہ حرکت کے بعد کسی قدر ترقی
ہے۔ یہ ثابت کرتی ہے۔ یعنی دو حرکتوں کے درمیان سکون ہوتا ہے
گراں نبض واقع فی الوسط یہ ہوتا ہے کہ سکون کے وقت ایک

غیر معمولی حرکت ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام بقی میں حرکت
کرنی والی رکھا گیا ہے۔ فرق یعنی مطرقی و دقاق فی الوسط میں
فرق ہے کہ مطرقی میں دو سری تھوکر پہلی تھوکر کے مکمل اور ختم ہونے
سے پہلے ہوتی ہے۔ اور دقاق فی الوسط میں مکمل ہونیکے بعد مترجم

القول فی البول | بیان قاورہ (بول)

بول یعنی پیاش و درقین فسد ہے جو گردوں سے مترشح ہو کر دو
نالیوں کے نزدیک سے خارج ہوتا ہے۔ اور مثانہ سے پیاش کی نالی کی
داخلہ خارج ہوتا ہے۔ گویا جب خون پر پختہ ہے تو خون سے پختہ
گردوں کے اور مثانہ



مرقق ہوا اور امدانیت و خون پانی، کو جذب کر کے غلظہ کر دیتے ہیں اور نشانہ کی طرف دوا کر دیتے ہیں۔ ایک تمندست جراثیم میں ۲۴ گھنٹہ کے بعد یا ۱۰ سلا پونے دو سیر پیشاب بتا جو رحم

قارورہ کے اجناس

اجناس اولہ

اور زمین وہ باتیں جو

قارورہ میں دیکھی جاتی ہیں۔ اور جن سے

حالات بدن معلوم ہوتے ہیں، اسات ہیں

رنگت۔ قوام۔ صفائی و کدورت۔ بزرگ جہالت

رکت۔ رشوب و میل۔ مقدار و

درا رنگ۔ رنگ کے پانچ اصول

رہیں، ہیں۔ ندرت۔ شرح۔ جہیز۔ سیاہ۔ سفید۔

والف (زرد)۔ (اصفر)۔ زرد و قارورہ

کی چند قسمیں ہیں۔ یعنی دسویں کے رنگ

کا۔ مینی اگر جو سا پانی میں جگوا یا جائے

تو جو رنگ پانی کا ہوگا۔ وہی رنگ یعنی

قارورہ کا ہوگا، ایسا قارورہ سردی

کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اتر چنی نام ترجم

یا ترخ کے رنگ کا، ایسا قارورہ، عتدال

اور صحت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اشقر

د اشقر و قارورہ ہے جس میں زردی اور

قدر سے سرخی ہوتی ہے، نارنجی (نارنجی

کے رنگ کا قارورہ، نارنجی رنگ کے

رنگ کا قارورہ، آختر نام صر رشوب یا

زعفرانی سرخی والا قارورہ، و سب کے

اجناس اولتہ سبعة

الاول اللون و اصوله خمسة

احلھا الاصفر فمتہ تبني

للأرد و ا قرحي للاعتدال

و اشقر و نارنجي و تارسي

و احمر ناصم کلھا للحس اس ت

على مرآتها

ہیں یعنی اشقر میں حرارت کم۔ اس سے زیادہ نارنجی ہیں۔ اس سے زیادہ نارنگی ہیں اور اس سے زیادہ احمر ناصع ہیں ہوتے ہیں۔

(حب) سُرخ (امرا سُرخ) قارورہ کی چند قسمیں ہیں۔ اَصْطَب (روہ قارورہ) جس میں تھوڑی سی سُرخ سیفی مائل ہوتی ہے، وِزْجِی (گلابی قارورہ) اَخْمَرِ قَانِ (روہ قارورہ جو نہایت بُریش اور قدرے سیاہی مائل ہو) اَخْمَرِ اقْمَر (روہ سُرخ قارورہ جو زیادہ سیاہی مائل ہو) یہ سب اقسام غلبہ خون اور زیادتی حرارت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اور گلابی سردی کے ساتھ ہی قارورہ سُرخ ہوتا ہے۔ جیسا کہ مرغل فاجی میں اور مرغل سُورِ القنیہ میں جس میں جگر کمزور ہوتا ہے۔ اور وہ استسقاء کا مقدمہ سمجھا جاتا ہے۔ قارورہ سُرخ ہو جاتا ہے (ان مرضوں میں قارورہ اس وجہ سے سُرخ ہوتا ہے کہ پانی سے خون کم جدا ہو جاتا ہے یعنی پانی سے خون جدا کرنے والی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ خون پانی کے ساتھ ملا ہوا پیشاب کے ساتھ خارج ہو کر قارورہ کو سُرخ بنا دیتا ہے) یا قارورہ کبھی کسی ایسے درد کی وجہ سے جو پیشاب

ثانیہا الاحمر فمنا اصعب وودى واحمرقان واحتقر وكلها لعلية الدم والحمر اسرقة وقد يكون البول احمر مع البرکما فی الغالب وسواء القنية لعلية تمیز الدم عن الماء الا جل وجع مقارن کما فی القول

کے اعضا، گردہ، مثانہ کے آس پاس ہونا ہے۔ سُرخ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مرہن تو بخ میں اس وجہ سے قارورہ سُرخ ہو جاتا ہے کہ تو بخ میں آنٹوں کے اندر کی حرارت طبیعت متوجہ اور مشغول ہوتی ہے۔ جس سے اس مقام میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے اور اسی کے پاس گردہ جوتے ہیں جو پیشاب بنایا کرتے ہیں۔ اس گرمی سے صفراء، خون وغیرہ کھینچ کر آتے ہیں جو پیشاب میں لکڑا سے سُرخ کر دیتے ہیں۔ +

ناری بول یعنی آگ کے رنگ کا قارورہ سُرخ کی نسبت زیادہ حرارت کو بتلاتا ہے کیونکہ ناری قارورہ صفراء کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور سُرخ قارورہ خون کی وجہ سے اور صفراء، خون کی نسبت زیادہ گرم ہوتا ہے۔ +

(ج) سیتر اخضر: سیتر قارورہ کی چند قسمیں ہیں۔ سیتر زیت کے رنگ کا سیتر زیت (سبز رنگ کا)۔ دونوں سردی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ جو مراد کو برا دینے والی ہے +

اور سی و دونوں مذکور بالا قسمیں بچوں میں نارج یا شیش پیدا ہونے کی خبر دیتی ہیں۔ نارج یا شیش کے رنگ کا قارورہ

والناری اذل علی الحراۃ
من الاحمر لان الصفرۃ اشد
حرارۃ من الدم

ثالثها الاخضر کا لفسقی
والنیلجی واما للبرد الحمد

وبینک ران فی الصبیان
بقالجر و تشیع
وکان شجاری والکراۃ واما

لا فراط الحمر اسرة المحرقة

ہو سیدی انکل سبز ہوتا ہے کھڑائی
رنگ نہا کے رنگ کا قارورہ جو گندنا کے
مانند سبز ہوتا ہے یہ دونوں قسم کے
قارورہ ہوتے ہیں تیز حرارت کی وجہ سے
جو غلط کوجلا دیتی ہے پیدا ہوتے ہیں یہ

سرا بھا الاسود وقد يكون
اما لظط الا حترق الن
كان معه صفرة و تقدمه
قوة الراشحة او لمجمودان
كان مع كمودة و علم الراشحة
او لحرقة مادة سوداوية
كما في البهران او لتناول صابون
كالشرايب الاسود و المری

(۵) سیاہ داسود۔ قارورہ
گھاسے رنگہ حرارت اور ہوا کے جل
جانے سے سیاہ ہو جاتا ہے اور گھاسے
رنگہ سری اور مواد کے جمل جانے سے
ہو جاتا ہے جیسا کہ قارورہ کی سبزی میں
گزر چکا ہے پہلی صورت میں سیاہی
کے ساتھ زردی ہوتی ہے اور قارورہ
کے سیاہ ہونے سے پہلے قارورہ میں
بوتیز ہوتی ہے اور دوسری صورت
میں سیاہی کے ساتھ نیلا پن ہوتا ہے
اور گوبال کل شیش ہوتی یا کسی سوداوی
مادہ کی رجو کہ سیاہ ہوتا ہے حرکت اور
بس کے خارج ہونے کی وجہ سے قارورہ
سیاہ ہو جاتا ہے جیسا کہ بھران کی
حالت میں رگا ہے سوداوی امراض
کے مراد قارورہ کی راہ خارج ہو کر اوتے
سیاہ کر دیتے ہیں یا کئی ایسی چیز کے
کھانے کی وجہ سے قارورہ سیاہ ہو جاتا ہے
جو قارورہ کو سیاہ رنگ سے زمین سر دینا
ہے۔ مثلاً شرايب سیاہ اور کابخی +

خاصہا الا بیض فممنه
حقیقی کلون اللبن ویدل
علی غلبۃ بلغم وبرد او
دوبان شعرا و سین او
اعضاء اصلية كما في
اخرا الدق

(۷) سفید (بیمین) سفید قارورہ
کی دو قسمیں ہیں اول، ابیض حقیقی (سچا)
اور واقعی سفید، جس کا رنگ دو درجہ کے
مانند سفید ہوتا ہے۔ ایسا قارورہ غلبہ
بلغم اور غلبہ سردی پر دلالت کرتا ہے
یا اس پر دلالت کرتا ہے کہ غم (دروٹی) چربی
یا سین و پتلی چربی (پچھل) رہی ہے یا فاسلی
(یعنی سنی کے) اعضاء پچھل کر خارج ہو رہے
ہیں۔ جیسا کہ تپ و دق کے آخر میں ہوتا ہے
دو درجہ کے سب اعضاء سفید رنگ کے ہوتے
ہیں۔ اس لئے قارورہ بھی سفید ہو جاتا ہے

دو، ابیض مشتبہ (شکاف قارورہ)
میں میں کوئی رنگ نہیں ہوتا ہے۔ یہ حقیقت
میں سفید نہیں ہوتا ہے، بلکہ اسے مجازاً
کے طور پر سفید کہہ دیتے ہیں ایسا قارورہ
اس امر کو بتلاتا ہے کہ پانی میں (یعنی
پیشاب میں یا اس پانی میں جسے اس
شخص نے پیا ہے) بالکل کوئی تصرف
و عمل نہیں ہوا ہے ایسا قارورہ پتہ
ہوتا ہے اور نفق سے (یعنی مراد کے
کچھ سے) نا امید کر دیتا ہے۔ یا اس قسم
کا شکاف اور بے رنگ قارورہ سرد و ٹھنکی
علامت ہوتا ہے (یعنی) بتلاتا ہے کہ
پیشاب کی نالیاں اور اس کے راستے

ومنه مشتبہ ویقال له الابيض
عما زاد ویدل اما علی عدم
التصرف فی الماء البسته
و هو ردی موید عن النقیض
او علی سد و تمنع نمو
الصایغ لها

لہ کوئی مشتبہ نہ کہ اصل سنوں میں ہوا ہے۔ ترو سے حقیقت کہتی ہیں ورنہ حجاز و ترقم

بند ہیں) جہاں مواد در اجزاء کو نفوذ کرنے سے روک دیتے ہیں، جو پیشاب کو رنگ دیتے ہیں۔

(۱۲) **قوام** | قارورہ کا گاڑھا پن یا پتلا پن، چنانچہ رقیق ریتلا، قارورہ یا غلیظ کے نہ ہونے کی وجہ سے (یعنی مواد نہ پکنے کی وجہ سے) ہوتا ہی انحصار میں پختہ قارورہ نفعی ہونے ہی کی وجہ سے ہوتا ہے اور یوں میں ایسا قارورہ زیادہ ہوتا ہے کیونکہ کچھ نکال بھی پیشاب نہ یا غلیظ ہوتا ہے یا قارورہ سببوں کی وجہ سے رقیق ہوتا ہے (جہاں ستر کو بند کر کے غلیظ اجزاء کو نفوذ نہیں کرنے دیتا ہے) یا زیادہ پانی پینے سے ہوتا ہے اور غلیظ قارورہ یا نفعی نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے (جس سے غلیظ مواد پکنے اور مستحل القوام ہونے کے بغیر قارورہ کے ساتھ خارج ہو جاتے ہیں) یا کسی ایسے مواد کے پکنے کی وجہ سے قارورہ غلیظ ہو جاتا ہے۔ جہاں بہت غلیظ ہوتے ہیں اور ایسے غلیظ مواد پکنے اور نفعی پانے کے بعد بھی زیادہ رقیق اور مستحل القوام نہیں ہو سکتے ہیں۔ بلکہ غلیظ ہی رہتے ہیں۔ جو قارورہ کے ساتھ خارج ہو کر اسے غلیظ کر دیتے ہیں)۔

ثانیہا القوام فالسرقیق
اما لعدم النضج وخصوصا
فی الصبیان وهو فیہم
اسد لان بولہما الطبعی
اغظ اولسداد او کثرة شرب
الماء

والغلیظ اما لعدم النضج
اولنہج خلط فی غایۃ الغلظ

ویفرق بینہما بما تقدم
من احوال الغلظ

فرق - غلیظ قارورہ کی ان دونوں قسموں میں (یعنی اس غلیظ قارورہ میں

جو نفخ نہ ہونے سے اور اس میں جو غلیظ
مواد کے نفخ سے ہوتا ہے) فرق یہ ہے
کہ اس سے پہلی حالت دیکھیں۔ اگر اس سے
پہلے قادرہ نہایت غلیظ ہو تو پھر چاہئے
کہ نفخ مواد غلیظ کی وجہ سے ہے اور نہ
عدم نفخ کی وجہ سے، اور معتدل لقوام
قادرہ نفخ مواد کی وجہ سے ہوتا ہے۔

المعتدل القوام للنضج

نفخ مواد کا پکنا، اصطلاح میں مواد کے پکنے کو کہتے ہیں۔
جس سے مواد اگر رقیق ہیں۔ تو غلیظ۔ اور اگر غلیظ ہیں۔ تو رقیق
ہو جاتے ہیں نیز نہ کہ نفخ سے مواد باسانی خارج ہو جانے کے
قابل ہو جاتے ہیں منہزم۔

در پیشاب
کامات

(۳) صفائی و کدورت

یا گدلا ہونا۔ صاف پیشاب نفخ
کی اور مواد کے سکون و شرمائی کی وجہ سے
ہوتا ہے۔ اور گدلا پیشاب نفخ کے
نہ ہونے اور مواد کی حرکت کی وجہ سے
ہوتا ہے۔ کیونکہ نفخ سے قادرہ کا تمام
برابر اور ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اور گدلا ہے
گدلا پیشاب قوتوں کے زائل ہو جانے
سے یا اندرونی درم کی وجہ سے ہوتا ہے
اور گدلا مشہور معنی وہ گدلا پیشاب ہے کہ
کہ راجزہ تمام قادرہ میں پھیلے ہوں
اس امر کی خبر دیتا ہے کہ درم موجود ہے
یا قریب ہی ہونے والا ہے ورنہ گدلا

ثالثها الصفاء والكدر

فالصافي للنضج وسكون
الاخلاط

والكدر لعدم النضج وحرارة

الاخلاط لان النضج يتبعه

استواء القوام وقد يكون

اسقوط القوة او درم باطنی

والكدر المنشور يستند

بصداع كائن او مطلق

قارورہ مواد کے جوش سے ہوتا ہے
جس سے بخارات سرسبز چڑھ کر دور و سر
پیدا کر دیتے ہیں)۔

فرق گھاڑ سے اور گدھے قارورہ
میں فرق یہ ہے کہ گھاڑ سے قارورہ کا
قوام بالکل ٹھیک اور برابر ہوتا ہے (اور
گدھے میں قوام مختلف ہوتا ہے) نیز غلیظ
قارورہ گاڑے سفیدی پیدا کئے مانتے
صاف گھاڑ کا ہوتا ہے۔ (گدھا نہیں ہوتا)
(۴) قارورہ کی پورا رائحہ (سخت برہ)

دارپیشاب مواد کے زیادہ شرائط و صفات
کی وجہ سے یا پیشاب کے راستوں کے
گندہ زخموں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گندہ
زخموں کی وجہ سے بدبو اسی وقت ہوتی
ہے۔ جبکہ قارورہ میں نفیج پر رہی قارورہ
کے اجزاء معتدل القوام ہوں جس سے
نفیج بھا جاتا ہے، اور قارورہ میں ہر یک
بالکل نہ ہونا مواد کے جھے پونے ہوتے
اور کچے ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے یہ
دونوں باتیں سردی سے ہوتی ہیں، لگاتار
پیشاب سے بھوکا بالکل نہ ہونا قوتوں کے
نامل ہونے کو بتلاتا ہے اور بھوکا نہ ہونا
حالت پر ہونا نفیج اور مواد کے پکنے کی وجہ
سے ہوتا ہے۔

والغلیظ یفارق السکر
بأستواء قوامہ وقل یكون
غلیظا صافیا کبیا ض البیض

س البعھا الرائحة فالمستنة
جدا لا فراط القوة او
قروح عفنة فی مجاری بول
ان کان معه نفیج وعلام
الرائحة البتة لجمود و
فحاجة و سبما دل على
سقوط القوة و المعتدل
للنضج

خامسها التریب وکثرتہ

(۵) قارورہ کا چھال

دکیرہ و بطورہ الفقائہ حیدل
علماء و غلیظۃ لرجۃ فلذلک
هو فی امراض الکلی سدی و
یمنذر بطول المرض

میں جھاگ کا زیاہ ہونا۔ اٹکا بڑا بڑا ہونا انکا
دیر میں ٹوٹنا غلیظ اور لیسار مواد کے
موجودگی کی علامت ہے۔ اسکی وجہ سے
گردوں کے امراض میں یہ بڑا ہے۔ اور
مرض کے دماز ہونے کی خبر دیتا ہے کہ رنگ
غلیظ اور لیسار مواد دیر میں نشی پاتے ہیں
اور دیر میں انکے امراض زائل ہوتے ہیں

ساد سہا الرسوب فالذال
منہ علی کمال النضو هو
الاملس الابیع المستوی
البحریم

(۶) قارورہ کا رسوب قارورہ
کے وہ اجزاء جو پانی سے متاثر اور جدا نظر
آتے ہیں رسوب کہلاتے ہیں خواہ قارورہ
کی تہ میں ہوں یا در حیان میں یا اوپر تیرتے
والراسب من المحمود احمد
ثم المعلق الذی یری فی وسط
القارورۃ شعرا انعام و هو
یری فی اعلاھا

والراسب من المحمود احمد
ثم المعلق الذی یری فی وسط
القارورۃ شعرا انعام و هو
یری فی اعلاھا

رسوب روئی (بجے قسم کے رسوب)
سند جہ ذیل میں اس قدر قدرے سرخی مال
زرد رنگ کا رسوب گہرا زرد رنگ کا

اما الرسوب الروئی کالاشق
والکحل والاسود والتمالی
والقشوری والخا علی والنصاغی

رسوب۔ اسٹود (سیاہ رنگ کا) شخالی
 دھبہ سیڑا (ماتند) قشوری (چھلکے نکلے) ماتند
 خراطی (بڑھتی) کے رندے کے کھراو کے
 ماتند (صفائی) چوٹے چوٹے کا تھکے
 حکروں کے ماتند +

پہلے تین قسم کے رسوب غلطوں سے اور پچھلے چار قسم کے رسوب
 اعصاب کے چل جانے اور ان کے اجزاء کے غلط ہونے سے
 پیدا ہوتے ہیں۔ اصلی اعصاب کے جدا شدہ اجزاء کو رسوب خراطی
 کہتے ہیں۔ اگر یہی چوٹے ہوں تو عفائی اور نہ قشوری کہتے ہیں۔ ستریم +

ذکورہ بالا چار قسم کے رسوب میں
 سب سے زیادہ رسوب ہے جو قارورہ کی تہ
 میں بیٹھا ہوا ہو۔ پھر وہ جو معلق (لٹکا ہوا) ہو
 پھر غام (جو سطح قارورہ پر تیر رہا ہو) ہاں
 اگر یہی رسوب روی ریاست کی وجہ سے تیر
 رہا ہو یا معلق ہو تو وہ بھی نہ نشین۔ رسوب
 کے ماتند پر ابھی سمجھا جاوے گا +

فاردھا الس اسب ثم المعلق
 ثم الغمام الا ان میکوت
 تعلقه لریج

اور پہلے قسم کے رسوب میں سب سے بہتر وہی تھا۔ جو نہ نشین
 ہو پھر معلق۔ پھر غام۔ ستریم +

وعدم الرسوب اما لعدم
 النضج او لسداد او لقلة مادة
 على ان الرسوب يعتل
 في الاصحاء والمهن والسین
 خصوصاً المر تاضین ویکثر
 فی المر ضیء السمان المتدین
 لان الصبح حار یخلو عن
 اور قارورہ میں رسوب کا یا نکل نہ ہونا
 نضج کے نہ ہونے یا شدوں کے ہونے
 یا سواد کے کم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے
 علاوہ یہیں تند رستوں۔ لاغروں اور
 خصوصاً مر تاضین ویکثر
 میں رسوب کم اور ریشوں اور آرام پسند مرقوں
 میں زیادہ۔ کیونکہ تند رست لوگ علی العموم

مادة تتدفق مع البول
بالنظير

والرسوب المدي يخالط
البلغم الخام بالنتن وتقدم
الورم وسهولة الاجماع
والنظر

سابعها مقدار البول
فكثرته لكثرة شرب الماء
اولئ وبان اولئ يستفراغ
الفصول كما في البحران ان
كان معه قوة واعقبه لراحة

والبول الردي اسلمه اغفر

وقلته يدل على شرط تحليل و
خفاء رطوبة او مسدد او
اسهال

وقلة البول جدا مع قلة التحلل
تندكبا لاستفقاء

ایسے مواد سے خالی ہوتے ہیں جو نسخ پاک
خارج ہوں +

فرق - رسوب مادی پیپ دار
- رسوب یعنی قارورہ کی پیپ (اور بلغم خام
میں فرق ہے کہ پیپ میں بدبو ہوتی ہے
اسکے خارج ہونے سے پہلے رکھیں، ڈرم
ہوتا ہے۔ پیپ آسانی سے اکٹھی ہو سکتی
اور سبیل مکتی ہے +

(۲) مقدار بول | ایشاب کی مقدار
ایشاب کے مقدار کی زیادتی زیادہ
پانی پینے سے یا رطوبت وغیرہ کے اچھلنے
سے یا مواد کے خارج ہونے سے ہوتی
ہے۔ جیسا کہ بحران میں ہوتا ہے بشرطیکہ
اس کے ساتھ ہی قوتیں قوی ہوں۔ اور
اس کے بعد راحت قائم آئے +

اگر قارورہ بُرا اور رسی ہو تو اسکے
لئے بشوی ہے کہ زیادہ مقدار میں خارج
ہو۔ یعنی بدن سے تقریباً بائکل نکل جائے
میں سے معلوم ہوگا کہ قوت کمزور نہیں ہے +
قارورہ کی مقدار کی کمی اس امر کو
بتاتی ہے کہ بدن کی رطوبتیں ایسے وغیرہ کی
لئے زیادہ تحلیل ہو گئی ہیں یا زیادہ فنا اور معدوم
ہو گئی ہیں یا پیشاب کے لئے بند ہیں۔ یا دشت جاری ہیں
پیشاب کی مقدار کم ہو گئی یا دجو
تحلیل کے کم ہو گئے یعنی یا دجو زیادہ

پسینہ آتے۔ اور باندھ دیا وہ حرکت
وغیرہ نہ کرنے اور زیادہ گرم نہ ہو سیکے
مرض مستقار کی خبر دیتی ہے جس میں
ساراپانی پیٹ میں جمع ہوا کرتا ہے۔ یا
تمام بدن میں پھیل کر تمام اعضا رکھ
چھلا دیتا ہے، +

القول فی البراز بیان براز پانچ خانہ

براز پانچ خانہ وہ خلیفہ فطری ہے جو معدہ اور آنتوں کے جملہ کے
بعد سہار مستقیم کی راہ خارج ہوتا ہے۔ جو غذا جم کھاتے ہیں، اس کے
غذائی اجزاء معدہ اور آنتوں سے جذب ہو کر بدن میں چلے جاتے
ہیں۔ اور فضلات بتدریج نیچے اترتے چلے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے
کہ میں قدر نیچے اترتے جاتے ہیں اسی قدر خلیفہ ہوتے جاتے
ہیں اور بالآخر سہار مستقیم میں چوتھو تقریباً خشک ہو جاتے ہیں، پانچ
سہار مستقیم میں غیر معین مدت تک رہتا ہے۔ جو مستقیم فضلات سکم
کے ٹکڑے سے خارج ہوتا ہے۔ شنب و روز میں ایک مستقیم
جوان کے اندر پانچ خانہ تقریباً پندرہ میں تولد تک رہتا ہے جس میں غذا
کے اختلاف سے کمی و بیشی ہوا کرتی ہے۔ پانچ خانہ کے اندر غذا کے
غیر مستقیم باقیانہ اجزاء اور آنتوں کے فضلات۔ یعنی رطوبت
اور صفراء ہوتے ہیں + زردی مام طور پر صفراء کی وجہ سے ہوتی
ہے جو اثناعشری پر گزرتا ہے۔ ترجمہ +

البراز بدل بلونہ رنگ پانچ خانہ کی رنگت سے بھی بدن
کے حالات معلوم ہوتے ہیں پستانچہ
فالطبیعی منہ خفیف الذاریہ رنگ کے پانچ خانہ سے طبی پانچ خانہ وہ ہے

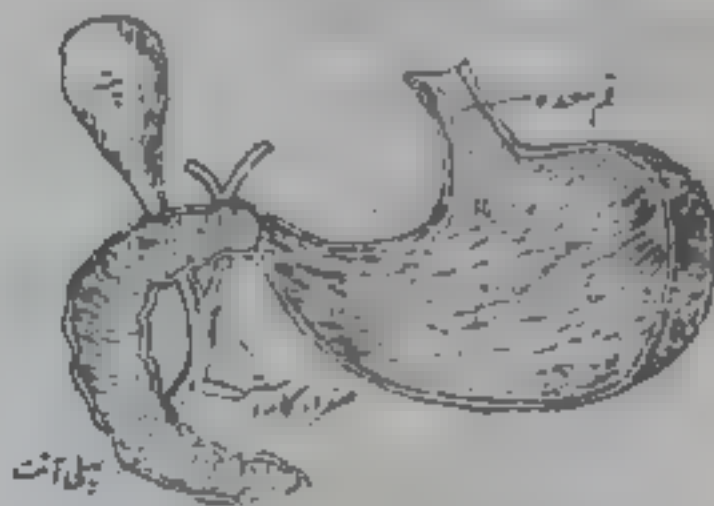
میں میں ہلکی سی ناریت ہو رہی تھی اس میں
 آگ کے مانند شور مچا رہی تھی اور وہی ہو
 اگر ناریت زردی زیادہ ہو تو وہ گرمی
 اور غلبہ صفرا کی وجہ سے ہوتی ہے اور
 اگر کم ہو تو وہ غذا کے کچا رہنے اور سردی
 کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پانچواں کاسفید ہونا
 غلبہ بلغم کی وجہ سے یا پتہ کے راستہ میں
 سستہ پیدا ہونا اور رہندہ ہونے ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ
 مرض قویخ اور یتقان کی خبر دیتا ہے۔

فان اشتداد فتلح اس سے
 ولغلبہ مر اس
 وان نقصت فتلح جہ و
 برد و بياضه لغلبہ بلغم
 اولسد في مجرى المر اس سے
 فیندرا دلت بالقسو لجم
 والیرقان

معدہ و امعاء



صغرا مگر میں پیدا ہو کر پتر میں مشر رہتا ہے۔ اور پھر پتر سے اتھوڑ پر
 گزرتا رہتا ہے جس سے پانچا کی حاجت ہوتی ہے۔ بلغم اور پانچا نہ
 آتوں سے نکل کر صاف ہو جاتے ہیں۔ پانچا کی زردی اسی صغرا
 سے آتی ہے۔ جب صغرا آتو نہیں گرتا ہے تو بلغم اور پانچا میں
 بند ہو جاتے ہیں اور زرد تو نچ پیدا ہو جاتا ہے۔
 نیز صغرا قدام بدن میں پھیل کر اسے ندر کر دیتا ہے اور عرض
 یرقان کی پیدا نش ہوتی ہے۔ مترجم۔



والحدیء النقیصی لا یفجاس
 ذبیلة وکثیرا ما یجلس منج
 التارک للریاضة شیثا
 شبیحا یا یقیم فیمنقه ویزول
 بہ فوہله الحادوث لہ
 لفرط المدیة

وہ پانچا میں کے ساتھ میٹھا لسان
 ریم اور نیچے دیلی خون آبریم ہوتی ہے
 وہ کسی زردی کی چوڑے کے پھوٹنے کی
 وجہ سے آتا ہے۔ بسا اوقات اس اتفاق
 پڑتا ہے کہ آرام طلب ہو گیا وقت
 پہنچا رہتا ہے۔ قیچہ لہ پیپ، عیسا پانچا
 پھرتے ہیں جس سے انہیں قمع ہو جاتا ہے
 اور ان کے بدن کا ترپل رڈ سیلا میں
 شامل ہو جاتا ہے جو زیادہ آرام طلبی اور

ریاضت نہ کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے +

یہ پیپ جیسی تھوٹے مقبضت میں پیپ نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ فی الحقیقت

بغیر ہوتا ہے جو ریاضت جبراً دینے سے تبدیل نہیں ہوتا ہے بلکہ

ابستنی جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور پھر کہ عرصہ بعد طبیعت اسے پانخانہ

کے ساتھ خارج کر دیتی ہے۔ سترجم +

سیاہ پانخانہ سیاہ قارورہ کے

ماتند سے دینی جس طرح سیاہ قارورہ

خلطوں کے جملہ یا سواد کے جم جانے یا

سودا کے خارج ہونے یا کسی رنگین تھ

کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح

سیاہ پانخانہ بھی انیس وجوہ سے پیدا

ہوتا ہے + سبز پانخانہ اگر زخامی اور

حمزائی کے مانند استرق و جملہ کی وجہ سے

نہ پیدا ہوا ہو تو وہ سواد کے نہایت منجر

ہونے و جم جانے کی وجہ سے +

والبراء الاسود کالبول

الاسود

والا خضرون لمریکن عن

احتراف النجاری والکرانی

دل علی قراط جمود

زنجاری پانخانہ زنجار کے مانند سفیدی مائل سبز ہوتا ہے اور کثافت

پانخانہ گندہ نام کے مانند سبز ہوتا ہے۔ اس قسم کے رنگ کے پانخانے

اعلاط اور مواد کے ہل جانے سے پیدا ہوتے ہیں جو حرارت کی اول

سے سبز ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ سترجم +

ویدل بمقدارہ فقلته

مقدارہ پانخانہ کی مقدار سے بھی بدن

کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ چہنا نجر

پانخانہ کے مقدار کی کمی غذا میں فضلات

کے کم ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے یا

غذا کے فضلات کے (آخر میں) بند

ہو جانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو مرض

نقلہ و معمول الغذائیه

اولا احتیاسا خفیند

بالقولیو و قد یکون لضعف

الدافعه و کثرتہ لاضداد

دلائل

قرنی کی خبر دیتا ہے۔ اور چاہے اس کی
کی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ آنتوں کی
وقت یا قند و جراثیم کو باہر دفع کرتی ہے
کمزور ہو جاتی ہے۔ اور پانچاں کی زیادتی
کے وجہ ذکرہ وجہ کے برعکس ہونے

ہیں۔

قواہم پانچاں کے قواہم سے بھی بدن کے
حالات معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ پانچاں
کا رقیق ہونا (پستلا ہونا) قوت یا سندہ کی
کمزوری سے ہوتا ہے۔ یا اس سبب ہوتا ہے کہ
معدہ اور دیگر کے درمیان کی باریک رگیں
جیسا کہ بند ہو جانے سے ہوتا ہے کہ دیگر
اون کے بند ہونے سے نذر کی رطوبتیں
جگر تک نہیں پہنچتی ہیں۔ اس سبب وہ
پانچاں کے ساتھ خارج ہو کر پانچاں کو رقیق
کر دیتی ہیں، یا پانچاں آتش وجہ سے پستلا
ہوتا ہے کہ اس سبب قوت یا قند و جراثیم
نذر کی رطوبتوں کو جذب کرتی ہے کمزور
ہو جاتی ہے۔ یا پانچاں نذر کی وجہ سے
رقیق ہو جاتا ہے نذر کی رطوبتیں و باغ
سے معدہ اور آنتوں پر گر کر پانچاں کو
رقیق کر دیتی ہیں، یا پانچاں کسی ایسی غذا
کی وجہ سے رقیق ہو جاتا ہے جو غذا
کو سہل کر جذب خارج کر دیتی ہے اور
معدہ اور آنتوں میں اس قدر نہیں

ویدل بقوامہ فرقتہ
اما لضعف البضاع و لضعف
فی العاسار یقا و لضعف
جذب یقا و لفرقة او لضعف
حزق

دیتی کہ اس طریقہ کی باریک رگیں غذا کی
رطوبتوں کو چوس لیں +

لیسدار پانچا نہ میسدار غذا کھا سقے یا
نیمسدار غلط کئے خارج ہونے یا اعضا
اور سوراخ کے گچھنے کی وجہ سے ہوتا ہے
اس آخری صورت دگچھنے ایس پانچا میں
بہتر ہوتی ہے۔ اور ترمیں سا قبا ہر جاتی
ہیں +

جھاگ دار پانچا نہ ریا ح کی دآ میزش
کی وجہ سے یا جوش کی وجہ سے ہوتا ہے
دیکھو کہ جوش اور آبالی سے لازمی طور پر
جھاگ پیدا ہو جاتے ہیں +

خشک پانچا نہ یا اش وجہ سے آتا ہے
کہ ریاضت وغیرہ کرنے سے بدن کی
رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں وجہ متعددہ
اور آنتوں سے کھچکرتی ہیں ایسا پانچا نہ کی
خشکی حرارت کی زیادتی سے ہوتی ہے
علی الخصوص اگر گردے اور جگر میں حرارت
زیادہ ہو دیکھو کہ جب یہ زیادہ گرم ہو جا
ہیں تو سحدہ اور آنتوں سے تمام رطوبتیں
جذب کر لیتے ہیں اور پانچا نہ خشک رہ
جاتا ہے، یا پانچا نہ کی خشکی خشک غذاؤں
کے استعمال سے یا نہ یا آہ پشیا ب جاری
ہونے سے ہوتی ہے زیادہ پشیا ب
جب ہی ہوتا ہے کہ سحدہ اور آنتوں کی

واللہ اعلم
المنہ ج اولہ دیان ان کان معہ
من وسقوط قوۃ

والنہ بدی لریاح اوغلیان

والیابن اما لفرط تحلیل
سبب تعب اولفرط حرارۃ
وخصوصا فی الکلی والکبد
اولقلة شرب ماء اذ یبیس
اغذیۃ او کثرة یول

تمام رطوبتیں جذب ہو کر گروے اور
مشائے میں جلی جائیں، +

بہترین پانچواں دن زیادہ صبح اور معتدل
پانچواں دن سے جو پانچواں دن خارجی ہو اس کے
جزا ایک جیسے ہوں گے جیسے کہ
جزا دومین اور کچھ غلیظ ہوں، اس میں
کئی سی قدری ہو اس کا قوام معتدل ہو
دن زیادہ سخت اور دن زیادہ رقیق ہو، اس کی
قدر بھی مناسب ہو نہ بہت زیادہ اور
بہت ہی کم، مناسب اور معتدل وقت
میں ہو (غذا بھنم ہونے کے بعد آئے
یہ کہ غذا کھاتے ہی گل پڑے یا ایک
جس کے بعد خارجی ہو، اس کی برہمی معتدل
ہو نہ بہت زیادہ ہو اور نہ بہت ہی کم
رہے ہوتے وقت نہ پیٹ میں سردی
رہے نہ گرمی ہو اور نہ باہر کوئی آواز
قائمت ہو اور نہ یا کھانا میں جھاگ ہو

”قلزم“ پیٹ کی گڑگڑاہٹ کو کہتے ہیں۔ جو ریاں سے پیدا ہوتی ہے۔
”انتہا بقا“ اس آواز کو کہتے ہیں۔ جو پانچواں کے غار سے ہونے لگتا ہے۔
پیدا ہوتی ہے۔ مترجم۔

پانخانہ کی نہایت بڑی بود و نہایت بڑا
 رنگ موت کی خبر دیتا ہے ۔
 طب کا حصہ ملی یاں تک ختم ہو گیا ۔

افضل الميراث ما كان سهل
الخروج ومتشابها خفيفة
النارية معتدل القوام
والقدر والوقت والراحة
غير ذي يقابق وحترار
وغير ذي زبدية .

والسراجه المنكره والون
المنكر بيد الان على الموت
تما الحزن المنظرى من القطب

الجملة الثانية

جملہ دوم حصہ علی

فی قواعد الجزء العلی من
الطب بقول کلی والجزء العلی
ینقسم الی علم حفظ الصحة
والی علم العلاج ولست بدئی
بحفظ الصحة

جملہ دوم میں علم طب کے حصہ علی کے
اصول و قواعد کا عام بیان کیا جاتا ہے۔
اور کسی خاص مرض کے ساتھ خصوصیت
نہیں رکھتا ہے، (حصہ علی کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) علم حفظ صحت (جس پر صحت
کے قوانین و اصول معلوم ہوتے ہیں)۔
(۲) علم علاج جس میں مرضوں کا
طریق بتایا جاتا ہے) ہم پہلے پہل حفظان
صحت کے اصول بتاتے ہیں۔

طیب کے فرائض میں یہ داخل ہیں
ہے کہ وہ جراحی اور قوتوں کو راجع
حال پر قائم رکھے اور نہ اس کے فرائض
میں سے یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو سب سے
بڑی عمر و اجل و طول جو تقریباً ایک سو
بیس برس ہیں تاکہ پہنچا سکے چوبائیکہ
وہ مدت کو روک سکے جراحی اور قوتوں
کو طیب کیوں قائم نہیں رکھ سکتا؟ اسلئے
کہ بدن کی پیداوار ایک ایسی طبیعت کو
ہوتی ہے جس کے ساتھ حرارت ہوتی ہے
یہ ناگہن ہے کہ ایسی طبیعت و حرارت
کے بغیر بدن کی پیداوار ہو۔ یہ حرارت
اس طبیعت کو بگاتی ہے۔ اس کو نفاذاتی

والطیب لایل ما ابتداء
الشباب والنقوة ولا ان
یبلغ کل شخص الاجل المآطول
فصل عن ان یمنع الموت
وذلك لان البدن لا یمکن
تكونه الا من رطوبة مقارنة
بحرارة تضجها وتغل وھا
ومندقم فصلانھا وھا
احالة تفعل فی الرطوبة وتغلھا

یعنی اس میں اضافہ کرتی ہے) اس کے
 مفصلات کو دفع کرتی ہے۔ غرض یہ حرارت
 اس رطوبت میں اپنا اثر اور اپنا عمل منور
 کرتی ہے۔ اور اس لئے ہاہستہ کی اسے
 تحلیل و فنا کرتی رہتی ہے۔ اور یہ اصول
 قطع سے ہے کہ جب ایک موثر ایک
 عرصہ تک کسی ایک شے پر اثر میں اثر
 کرتا رہتا ہے۔ نہ ہر وقت اس کی تاثیر پڑتی
 جاتی ہے اس لئے یہ رطوبت وہ نہ ہر دور
 زیادہ تحلیل و فنا ہوتی جائے گی) اور
 جب یہ رطوبت زیادہ تحلیل ہو جائے گی
 تو اس رطوبت کے فنا ہونے سے جو کہ
 حرارت غریزی کا ماحول یعنی محل اور
 ساری ہے (اور حرارت اسی رطوبت
 کے ساتھ ہوتی ہے) حرارت غریزی بھی
 ضعیف ہو جائے گی۔ اور باہر بھی کمزور
 ہو جائے گا۔ جو بدن میں غذائیں پہنچاتا
 رہتا ہے) اور بدن کے تحلیل شدہ
 حصوں کا قائم مقام اور بدل (مبادل)
 مایہ تحلیل یا غذا (بھی گھٹ جائیگا۔ جسکے
 بغیر بدن پیدا ہونے تک ہی قائم نہیں
 رہ سکتا تھا) یعنی یہی نا ممکن تھا کہ غذا کے
 بغیر وہ ایک بچہ شکم (اور میں رہے اور
 پھر وہ پیدا ہو) چہ جائیکہ وہ غذا کے بغیر
 کابل ہو سکے (یعنی بڑا نہ کر جان ہو سکے)

فاذا دام المؤثر الواحد
 في المتأثر الواحد اشتد
 تأثيره في كل وقت

بواذا كثرت التحلل ضعفت الحرارة
 الغريزية لفقار مادتها و
 ضعفت البصر وفتل
 ما يمد البديل الذي لو كان
 لم يبق البدن مدة متكونه
 فضلا عن استكماله

ولا یزال کذلک حتی تفضی
الراطوبۃ وتنطق الحراۃ
وذلك هو الموت الطبیعی
المقدر اجله لكل شخص
بحسب حاجه وقوته
غریبی جس سے حیات و زندگی سے
بالکل بچہ جاتی ہے۔ اسی کا نام طبعی موت
ہے۔ جس کی دت ہر ایک شخص کے مزاج
اور قوت کے موافق سین ہے۔

غرض بندہ پا پا اور موت ضروری ہے کہ نہ کہ بدن کی رطوبتیں جتنے بدن
زندگی اور پیدائش ممکن ہے۔ اور جس کے ساتھ حرارت غریبی کا تعلق
ہوتا ہے حرارت کے مل سے فنا ہوتی رہتی ہے۔ اور حرارت کے
فنا سے جسم بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے غلیل شدہ رطوبت کا قائم مقام
بھی کم ہوتا جاتا ہے۔ اور بالآخر یہ رطوبت بالکل ختم ہو جاتی ہے اور
اس کا قائم مقام بھی جس رت سے جس سے حرارت غریبی بچہ جاتی
ہے اور بدن کے سارے کام بند ہو جاتے ہیں جس کا نام موت

طبیعی ہے۔ مترجم۔

فحایۃ سعی فعل الطیب
ان سبیلہ کل شخص بحسب
حزاجہ وقوتہ منتهی الاجل
ان لم یوفق له مصلد خاریجی
وان یحفظ صحۃ کل سن علی
ما یلیق به
وذلك بحایۃ الرطوبۃ

اس لئے طیب کے فرائض میں سے
صرف اس قدر ہے کہ ہر ایک شخص کو
اپنے مزاج اور اسکی قوت کے موافق اپنی
غریب پر پہنچا دے۔ بشرطیکہ عارضی اور
خارجی طور پر کوئی نسا و خرابی اتفاقات
پیدا ہو جائے۔ اور یہ کہ ہر ایک عمر کی
منا سب طور پر حفاظت کرے۔ اور
اس کی صورت صرف یہ ہے کہ ذکر و

عن العقوبة المبتة - حوائط پر فی رطوبت کو گتہ (رشتن) ہونے سے
عن القطل الزائد علی الجری بچائے۔ اور طبی مقدار سے زائد نہ تحلیل
الطبیع ہونے دے (جیسا کہ بخاروں میں رطوبت

مذکورہ میں گندگی و مضرانہ آجاتی ہے) اور
جیسا کہ تپ و ق میں طبی مقدار سے زیادہ
تحلیل ہو جاتی ہے) ان دونوں مذکورہ بالا
تقدیل الاسباب الستة صورتوں کا دار و دار صرت اس میں ہے
الضروریۃ کہ مذکورہ چھ ضروری اسباب میں اعتدال
پرتا جائے (یعنی مذکورہ اسباب کے

تدابیر مناسب طور پر کئے جاویں) چنانچہ
وقد بینا ذلك بما هو ان چھ ضروری اسباب کو ہم پہلے ہی
الافضل من الاھویۃ بیان کر چکے ہیں۔ اور یہی بیان کر چکے ہیں
کہ مرضی ہوا افضل اور بہتر ہوتی ہے
رہائی رہے دوسرے اسباب ان کے
تدابیر درج ذیل ہیں) +

تدابیر الماکول

غذاء کے تدابیر | اور تدبیر الماکول
جس صحت کو اپنے

کمال صحت اور ادا نافع طریقہ علی
حالہ اور دنا علیہ الشبیہ
فی الکلیفۃ فان اردنا نقطعاً
الی ما هو افضل منها اور دنا
علیہ الفضل

مال پر قائم کھنا چاہیں۔ (یعنی جو صحت
کامل ہو، تو اس میں ایسی غذا میں کھلانی
چاہئیں جن کی کیفیتیں اس صحت کے موافق
ہوں۔ اور اگر اس صحت کو اس سے بہتر
حالت پر لانا چاہیں (یعنی وہ صحت کامل نہ ہو
تو اس میں ایسی غذا میں دینی چاہئیں
جن کی کیفیتیں اس کے برعکس اور مخالف
ہوں) +

۱۔ لیقتصر من الغذاء علی الخبز المتقی من الشوائب السردیة کالشیلہ

شنا سب ہے کہ غذاؤں میں صرف متدرجہ ذیل غذا میں استعمال کیجا دیں (۱) صاف رنگوں کی روٹی جس میں برہمی قسم کی کوئی آمیزش نہ ہو مثلاً اس میں "شیلہ" (کالا دانہ) ہو۔ شیلہ کو ہندی میں "کالا دانہ" کہتے ہیں، جو کاسے رنگ کی گیسوں میں گول دانہ ہوتا ہے۔ اور نشہ لانا

واللحم المھوی من الصنات والنجول والاجدیة والدجاج والبقیع والطھوج والخلو الملائعہ

۲۔ سال بھر کے پیڑ کا گوشت ۳۔ گوسالہ کا گوشت ۴۔ بکری کے پھول ۵۔ مرغیوں کا ۶۔ کبک کا گوشت ۷۔ تھوکا گوشت ۸۔ اچھو کی قسم سے ہوتا ہے، اور ۹۔ شناسب قسم کے حلوت

۲۔ لیقتصر من الفواكه علی التین والعنب والمراطب فی البلاد المعتادہ فیھا اكلہ

اور میوؤں میں سے صرف انجیر، انگور اور کھجوریں استعمال کرنی چاہئیں۔ اور یہی ادن شہروں میں جہاں ادن کے کھانے کی عادت ہو، یہ سب تقریباً خالص غذا شمار کی جاتی ہیں۔ ان میں دوایت اور کوئی نہ اند کیفیت نہیں سمجھی

۳۔ اما الاغذیة الدوامیة کلھا فلا یلتفت الیھا الا عند الحاجة او ما کول

جاتی ہے، لیکن دوائی غذا میں دامن میں دوایت اور کوئی نہ اند کیفیت گرمی و سردی ہوتی ہے، ان میں سے کسی ایک کی طرف بھی ترجیح نہ ہوتا چاہیے۔ ہاں اگر کسی علاج کو یا کسی کھانے کو معتدل کرنے کی اور اس کی کوئی کیفیت ٹوڑنے کی ضرورت ہو

تو دوائی غذا کا استعمال جائز ہے ورنہ
اگر کوئی شخص گرم ہے۔ تو اس کی گرمی کو
نہ مل کرنے کے لئے یا اگر کوئی کھانا زیادہ
گرم ہے تو اس کی گرمی توڑنے کے لئے
کوئی ایسی دوائی غذا استعمال کی جاسکتی
ہے۔ جو سرد ہونے کی وجہ سے انکی گرمی
زائل کر دے۔

ولا یوکل بلا شهوة صادقة سچی بھوک کے بغیر کھانا نہ کھانا چاہئے
ولا تدافع الشهوة الهائجة اور زخمت بھوک کی حالت میں بھوکا نہ
ولیوکل فی الصیف البارد چاہئے۔ موسم گرما میں گرم گرم غذا
بالفعل فی الشتاء الحار کھانی چاہئیں۔ بلکہ بار بار بالفعل و سرد
بالفعل کھانی چاہئیں۔ اور موسم سرما میں بار
بالفعل رگرم رگرم۔

بار بار بالفعل وہ سرد چیزیں جو چھوٹے سے سرد موسم چوتی ہیں۔
اور بار بار بالفعل وہ پیڑیں جو پھولے سے گرم معلوم ہوتی ہیں خواہ
انکا اثر فی حقیقت کیسا ہی ہو۔ مترجم۔

وادخال الطعام علی آخر پہلے کھانے کے بعد چھوٹے سے پہلے
ما لم یتھضم الاول سردی دوسرا کھانا اس کے اوپر کھانا براہ
ودونہ اطالة زمان الاکل اور زیادہ عرصہ کھاتے رہنا بھی برا ہے
لما یختلف المضموم مگر اس سے کم۔ اس کے برعکس ہونے کی

وجہ یہ ہے کہ غذا کا ہضم مختلف ہو جاتا ہے
یعنی پہلی کھانی جلدی غذا پہلے ہضم جاتی
ہے۔ اور آخر میں کھانی جلدی غذا کچی رہتی
ہے۔ مرقع ایک ساتھ ہضم نہیں ہوتا ہے۔

وتکثیر الالوان محیر للطبیعة مختلف اقسام کی غذاؤں کا (ایک وقت)

واللذین احسن لولا کھانا طبیعت کو مستحضر پریشان کر دیتا ہے +
الاکثار منه لذیذ غذا، اچھی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ زیادہ
دکھائی جائے +

ملازمة الشهوة وتکسل ملازمة الشهوة ہمیشہ چسکی غذاؤں کا استعمال بہرہ
اور دیتا ہے۔ اور بدن میں کالہی پیدا کر دیتا

ہے (کیونکہ ایسی غذا ہے بغیر پیدا ہو تا
ہے جو جوہر اور بدن کی چستی زائل کر دیتا
ترش غذا میں جلد بڑھاپا لاتی ہیں۔

والجفاف یسرع الهمم ويخفف ويضرب العصب والخلویدرخی خشکی پیدا کرتی ہیں۔ اور پتھروں میں نقصان
الشهوة ويحیی البدن والمالم پونچھاتی ہیں۔ شیر میں غذا میں جوہر کمزور

یخفف البدن ويهزلہ کر دیتی ہیں۔ اور بدن میں گرمی پیدا کر دیتی
فلشد فمضرة المحلو بالماء میں نیکین غذا میں خشکی اور لاغری پیدا

ومضرة المحامض بالخلو وعضو کر دیتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ شیر میں
التفه بالمالح والمصلیف و غذاؤں کی معضروں کو ترش غذا سے

مما به چسکی غذاؤں کی معضروں کو نیکین یا تیز غذا
سے۔ اور نیکین اور تیز غذا کی معضروں کو

چسکی غذاؤں سے دفع کرنا چاہئے (یعنی
ان دونوں کو باہم ملا کر کھانا چاہئے۔ تاکہ

دونوں ملکر اعتدال پیدا کریں) + کسی قدر جوہر موجود ہو کہ کھانا اچھڑا دینا

بیشہ شهوة وملازمة چاہئے۔ ہمیشہ پرہیز کرنا جس طرح مرضوں
الحصية تنحل البدن وتقرله میں کیا جاتا ہے، بدن کو ضعیف و لاغر

بل ہی فی الصحة کا تخلیط کر دیتا ہے۔ بلکہ صحت کی حالت میں پرہیز
ایسا ہے۔ جیسا کہ مریض کی حالت میں
فی المرض

پرہیز کریں +

ومن اعاد العادة في الوجبات
وغیرھا واجبہ +

نظار کے متعلق ہر قسم کی عادتوں کی رعایت
کرنی ضروری ہے۔ مثلاً دن رات میں جتنے
مربہ روکھا ہے راتے ہی دفعہ اسے کھانا
پا چئے، وہی نذر دیگر عادات +

من اعاد ان يستسحق
الاغذية الردية فلا يغفر عادی ہو۔ اسے اس امر پر سفور نہ ہونا
یہا فتوٰ لد علی طول الايام پا چئے رکھیں سب ایٹھ و پتھر مہم کر جانا
امراضا فلیثرت بتدريج ہوں کیونکہ یہی ایک عرصہ کے بعد مختلف
اسراض پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے اسے
آہستگی بھڑو دینا چاہئے (یہی ردی غذا تیار
رکھانی چاہئیں) +

والصغریٰ اوی غذا مذہ مبرہ
مرطب والد موی مبرہ وتر خونی مزاج انسان کی غذا سرد
قاسم والبغی مخن منطہ حرش کوڑھنے والی۔ یعنی مزاج کی نذر
والسوداوی مرطب مخن گرم اور بنم کو طبیعت بنانے والی اور
سوداوی مزاج کی غذا تری اور گرمی
پیدا کرنے والی ہونی چاہئے +

قد نسی البحر یون عن الجسم
بین اغذیة یسر علیہا کرنے سے منع کیا ہے۔ مگر ان میں سے
اثباتہ فی کثیر من ذلک اکثر باتوں کو دلیل سے ثابت کرنا چاہئے
بالقیاس لئے دشوار ہے۔ (رکھیں یہ غذا میں ساتھ
کھاتے سے ایسا اثر رکھتی ہیں۔ ہاں تجربہ
سے یہ قطعی ستر ثابت ہوئی ہیں)

قالوا لا یجمع بین السعک
واللبن فیولد ان امراضا کیونکہ اس سے جذام کوڑھ اور فاج

من منة كالجذام والفاالجود (اور عزیز گنہ گہے مانند چند گنہ گزین (دو پر پاں)
 لا لبن مع حامض حتى فحوا (دراخت پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور نہ دودھ
 عن الجمع بين المصيرة كوترش شے کے ساتھ کھانا چاہئے۔ حتیٰ
 والا جاصية کراغوں نے مضمیرہ اور اچا رصیتہ کو
 بھی ساتھ کھانے سے منع کیا ہے۔

مضمیرہ "وہ غذا ہے جس میں سخت ترش دودھ (دبی) جوش
 دیا جاتا ہے۔" اچا رصية "آلو بخارا کی غذا پہلی غذا ہیں دودھ اور
 دوسری غذا ہیں آلو بخارا کی ترشی ہوتی ہے۔ شرمیم۔"

ولا السويق على الاس زبال لبن اور نہ سسترا اور دودھ چاول ساتھ
 ولا العنب على الس و سب کھانا چاہئے۔ اور نہ جانوروں کی سری کے
 المشوية ولا الرمان على اور پر انگور اور نہ ہریسہ (طعم) کے اور پر
 الهريسة ولا الخمل مع الارز انا۔ اور نہ چاول کے اور پر سرکہ کھانا
 چاہئے۔

هريسة وہ غذا ہے جس میں بڑے ٹیوں، گوشت، گھی، اور دیگر
 مساکو جوش دیئے جاتے ہیں۔ شرمیم۔

تدابیر المشرب پانی وغیرہ کے تدبیر معمول

"مشروب" پینے کی شے۔ خواہ پانی ہو یا
 شراب و شربت وغیرہ۔

قالوا لا يجمع بين ماء البير كوتیں اور نہ کرا پانی تا وقتیکہ ان میں
 والنهر ماء لم يخلد احدهما ایک ہی جگہ نہ ہو جائے۔ دونوں کو ساتھ نہ
 وفضل المياه مياہ الانهار کرنا چاہئے۔ سب سے بہتر نہر کا پانی
 وخصوصا الجارية على قرية ہوتا ہے۔ علی انحصار آن نہروں کا جو
 نقية فيفضل الماء من الشو صاف نہر میں پرستی ہوں۔ ایسی نہروں کا
 السدية او على حجارة فيكون پانی بڑی قسم کی آمیزشوں سے پاک

ابعد عن قبول العفونة ہوتا ہے۔ زیادہ پتھر دیا کنگر پر بہتی ہوں
 جینکا پانی شرفے اور گندہ ہونے سے
 بہت بعید (دور) ہوتا ہے۔ اور علی انھیں
 وخصوصا الجارية الى الشمال من نهر کا پانی جو (شمال) یا یورپ
 اوالمشرق وخصوصا المنحل کی طرف بہتی ہوں۔ اور خصوصاً کن نهر کا
 پانی جو زیادہ پستی کی طرف بہتی ہوں (اور
 الى اسفل

اس وجہ سے اون کی رفتار تیز ہو گئی ہوتی ہے
 وخصوصاً اذا بعد المنبع: قصراً اگر وہ نهریں اپنے منبع سے (یعنی
 سرچشمہ سے جہاں سے وہ نکلتی ہیں) دور
 وان كان الماء مع هذا اخف ہوتی ہوں۔ اور اگر ان صفات کے ساتھ
 الوزن بخيل مثا دہ امنه حلو پانی کا وزن ہلکا ہو پینے والا اسے شیریں
 ولا يجتمل الشراب منه ہا خیال کرے اور شراب میں اگر تیزی
 قليل فذلك هو الباعذ خصوصاً کم کرنے کے لئے ملایا جاوے تو وہ
 اذا كان غمرا شديداً الجوية زیادہ پانی برداشت نہ کر سکے۔ تو وہ پانی
 نہایت ہی عمدہ ہے۔ علی انھیں اگر وہ
 نہایت گرا اور تیز بہتا ہوا ہو +

شراب کی گرمی اور تیزی کم کرنے کے لئے پانی ملائے ہیں۔ اگر پانی
 اچھا ہوتا ہے تو تھوڑا پانی کافی ہو سکتا ہے۔ اور اسکی تیزی ٹوٹ جاتی
 ہے۔ ورنہ زیادہ پانی ملا کر پرتا ہے۔ مترجم +

وماء النيل قد جمع اكثر وريانه نيل (جو مصر میں ہے) میں
 هذا الحماد

وماء العين لا يخلو عن غلط چشمہ کا پانی کسی قدر ضرر دہلیخا (سبزی) میں
 ہوتا ہے (کیونکہ اس میں سنی کے اجزاء
 ضرر دہنجاتے ہیں۔ مگر اسکا پانی اگر جاری
 ہو جائے تو وہ لطیف (ہلکا) ہو جاتا ہے)

و اس ماء الغنی

چشموں کے پانی سے زیادہ مہراقی رکازینہ

کا پانی ہے +

فقیر۔ وہ مصنوعی مٹی یا پانی کا تار ہے۔ جسے کاشتکار اور باغبان

اپنی خاص ترکیب سے زمین کے اندر رکھ دیتے ہیں کہ اس پر اسکا

پانی ملے آتے ہیں اور کاشت و باغ وغیرہ کی سیرابی کرتے ہیں۔ مترجم +

ثم ماء البیرو ماء النزارح

اور فقیر کے پانی سے زیادہ بھرا کنوئیں

منہ

کا پانی۔ اور اس سے بھرا نذر لٹاک زمین

”فقیر“ اس زمین کو کہتے ہیں جس میں گڑ بکھوٹنے سے پانی میں ہوتا

ہے۔ مترجم +

وانما یبغی ان یستعمل الماء

پانی اس وقت پینا چاہیے۔ جبکہ غذا

بعد شروع الغذا فی البضم

کا بضم شروع ہو چکے (تقریباً گھٹنے آدھ

ہو) ماء عقبہ فی فقرہ

حاصلہ گھٹنے کے بعد) کھانا کھانے کے بعد وغیرہ

اس ماء علی ان من الناس من

جس میں پانی پینا غذا کو کچا کر دیتا ہے اور بضم

یستفم بئذ لك وهو حار الطعم

بنار دیتا ہے اور کھانے کے وسط میں پینا

ومن الناس من یکون شہوتہ

نایت بڑا ہے۔ علاوہ ازیں بعض ایسے

للغذا ۱۰ ضعیفۃ فاذا شرب

لوگ بھی ہوتے ہیں جو کھانے کے وسط

الماء قویۃ شہوتہ و ذلک

میں پانی پینے سے فائدہ پاتے ہیں۔ یہ لوگ

لتعدیل حرارۃ الطعمۃ

گرمی سے روک رکھتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے

بھی ہوتے ہیں جنہیں غذا کی خواہش

دھوکہ لکڑ ہو جاتی ہے اور جب پانی

پیتی ہیں تو ان کی خواہش بڑھ جاتی

ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پانی

انکے معدے کی گرمی زائل ہو جاتی ہے +

ایسے لوگ گرمی سے روک رکھتے ہیں جس کی گرمی جو کھانا کھانے کی وجہ سے

پانی پیتے ہیں تو یہ گرمی دور ہو جاتی ہے۔ اور اونکی جوبک جاگ مٹتی ہو بہتر
 واما الشراب علی السریة و انما شربہ ریاضت و حرکت کے بعد
 عقیب الحركة خصوصاً الجماع خاصکر حرکت جماع کے بعد۔ سخت مہل
 و عقیب المہل القوی و المہل اوسط اور دوا اور حاتم کرنے کے بعد
 و علی الفاکهة و خصوصاً علی اثودن پیادری انھوں میں تربوز و تربوزہ
 البطیخ و دیجد اما کان کھانے کے بعد کوئی شے پینا نہایت برا ہے
 المشروب و شرابا فان لم خوار پانی ہو۔ یا شراب ہو۔ اور اگر پے بغیر
 لیکن بدافقلیل من کو چارہ ہو یعنی پیاس شدہ ہو (اگر بخورہ
 ضیق السراس امتصاصاً کے تنگ سر سے دیا جلی ٹوٹتی ہے جس میں
 کہ تھوڑا سا پینا چاہئے +

و کثیر اما یكون العطش من اور اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ (سعدہ
 بلغم لزج او مالحو و کلمہ کے لیسید یا ٹیکن بلغم سے پیاس مٹتی ہے۔
 و می بالشراب ازدا معطشا جتنے بھون پیاس نکلتے ہیں ایسی حالت
 فان صبر علیہ انضجت الطبیعة میں ہر قدر پانی زیادہ پیا جاتا ہے۔ ہیقت
 المادۃ المعطشۃ و اذا بیتھا پیاس بڑھتی جاتی ہے (کیونکہ پانی سے
 فنکن من ذاتہ و لہذا کثیرا بلغم اور بھی چپک کر جم جاتا ہے) اور اگر
 ما لیکن بالاشیاء المحارۃ صبر سے کام لیا جائے (اور پانی نہ پیا گیا)
 کا فصل تو طبیعت اس پیاس لگانے والے مادہ

و بلغم کر چکا کر گلا دیتی ہے۔ اور پیاس خود
 بخود مٹ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اکثر اوقات
 شہد کے اتھ گرم چیزوں سے بھی پیاس
 مٹ جاتا کرتی ہے (کیونکہ یہ گرم اشیاء
 بلغم کو جمدا کر خارج کر دیتی ہیں) +

الشراب

و خیر الشراب و خیر الطعم و عطر تہر ثقتہ مزہ چھا ہو خوشبودار ہو۔ رنگ صاف

وصفی لونه واعتدل قوامه اور قوام مستدل ہو نہ گاڑھی ہو نہ پستلی
والعلامة الجيدة للشراب عده اور کموش سے خالی شراب کی عده مٹا
الجيد الخالي عن الغش انه یہ ہے کہ اگر سکی تھوڑی مقدار ایک عرصہ
اذا شربك المقلد اسرا القليل کچھ چھوڑ دی جاوے تو وہ شراب نہ ہو اور
منه مدة طويلة لعرضه جس قدر زیادہ عرصہ تک شراب خراب
بقدر طول المدة يعبر وجودہ نہ ہو اسی قدر اس کی خالی سمجھی جاتی ہے
والرقيق الطعم واسرع پتلی شراب زیادہ لطیف ہوتی
اسکارا وتخللا ہے۔ جلد نشہ لاتی اور جلد ہی
اس کا نشہ دور ہو جاتا ہے۔

والغليظ الباطا اسکارا وتخللا گاڑھی شراب دیر میں نشہ لاتی اور دیر ہی
والدوم خمارا لکنه يسمون و میں اس کا نشہ دیر ہوتا ہے۔ اور ایک
خصوصا الخلو وليكن شاربہ عرصہ تک اس کا "خار" قائم رہتا ہے۔
من تسليد على هذا لیکن شراب اور خصوصاً شراب شیریں
فریبی لاتی ہے۔ مگر چاہئے کہ پیئے والا
سکون سے ڈنکار ہے کہیونکہ گاڑھی شراب
بعض رنگوں کو بند کر دیتی ہے۔

تھا (کے معنی ہیں کہ شراب بہنم نہ۔ اور اس کے فعلات معدہ
میں موجود ہیں جس سے خاری حالت باقی رہتی ہے یعنی آنکھیں
چڑھی رہتی ہیں سر میں بوجھ اور عواس میں کدورت رہتی ہے۔ ترجمہ

ويختار للشبان والمحموسين جوانوں اور گرم مزاجوں کے لئے سفید
الابيض العمزوج قبل شراب اختیار کی جاوے۔ جس کے پیئے
شربہ بمدية الكثير الماء سے کچھ عرصہ پیشتر بہت زیادہ پانی پلایا جاوے
والعشا شربا لاصفر القليل اور پڑھوں کے لئے نہ و شراب اختیار
المن جر کی جاوے جس میں تھوڑا سا پانی ملا گیا

فان اس را دوا التغذیة ولتین
فلا حرج و دمع الشیم و مسا
احتمله و جنبه الصبیان
و عدله فی الشبان

اور اگر چاہیں کہ شراب سے غذا ایست
پونچے اور فریبی آئے تو مضر شراب
اختیار کی جائے۔ بڑے جتنی شراب پیئیں
پینے دو۔ مگر بچوں کو اس سے بچاؤ اور
بوجھوں میں معتدل مقدار میں استعمال
کر ورنہ زیادہ دوا دینا بالکل بدکام۔

و انما یستعمل الشراب عند
المحل اس الغذاء من المعدة
و اما فی خلل الاکل او عقیبة
فصار جلد التنفید «الغذاء»
علی فحاجته علی ان المعتاد
به قد یتنفع باستعمال
ما یعین علی المضغ لا بمقدار
ما یقوی علی التنفید

شراب اس وقت استعمال کرنی چاہیے
جبکہ غذا (یعنی ہورک) معدہ سے مخرج ہونے
لگے (یعنی معدہ میں ہضم ہو کر آنتوں کی طرف
جانے لگے جو تقریباً کھانے کے تین گھنٹے
کے بعد ہوتا ہے) کھانے کے درمیان
یا کھانے کے بعد فوراً شراب کا استعمال
مضر ہے۔ کیونکہ اس صورت میں شراب
غذا کے کچے ہی ہونے کی حالت میں (رگوں
میں) نفوذ کرادیتی ہے (جس سے دگیں بند
ہو جاتی ہیں) علاوہ ازیں بعض مادی لوگوں کو
دکھانے کے ساتھ یا اس کے بعد اس قدر
تھوڑی شراب پینے سے فائدہ ہوتا ہے
جو صرف غذا کے ہضم میں امداد کرے۔ بہت
زیادہ ہو کر کچی غذا کو رگوں میں نفوذ کرانے کے

و ما دام السرور و مریترا ید
واللون یحسن و البشرة تلمین
والجلد یربو و الحركات نشیطه
والذهن سلیم فلا تحف
من افراطه فان اخل النعمان

شراب پینے کی حالت میں جب تک
سرور و خوشی اڑھتا جائے۔ رنگ نکرتا
جائے۔ بشر و بدن کی جلد نرم ہوتا جائے
جلد پھرتی جائے۔ بدن کے حرکات درست
ہوں (ان میں سستی و کاہلی نہ لگتی ہو)

اَجْلِبِ وَالْغَثِيَانِ يَقْوَى
وَالْبِدَنَ وَالِدَّمَاعَ يَفْتَلِ
الذَّنَّ يَتَشَوَّشُ وَالْحَرَكَهَ
تَسْتَرْخِي فَقَدْ وَجِبَ الْقَرِثُ
وَجِبَ الْغَثِ وَالْغَثِ عَطِ
الْقَلِيلَ مِنْهُ شَرَى لَآئِهَ يَنْصَبُ
مِنَ الْبِدَنِ مَا يَنْفَعُهُ

اور جوش و خروش بجا ہوں، تو شراب کی
کثرت سے نہ ڈرنا چاہئے۔ اور جب اونگھ
و پنک کا غلبہ ہوئے گئے۔ ستلی بڑھنے لگے۔
بدن اور دماغ بوجھل ہوئے لگیں۔ جوش و
خروش پریشان ہوئے لگیں۔ اور بدن کی
حرکتیں مست ہو جائیں تو اس وقت
شراب کو چھوڑ دینا ضروری اور بے کرانا
واجب ہے۔ مگر تھوڑی شراب پیکرے تھے
کرنا بڑا ہے۔ کیونکہ تھوڑی شراب پرے
کرنا بدن کی فائدہ مند چیزوں کو بدن سے
بچین لیتا ہے۔ یعنی بدن سے اچھی دلوں
اور عمدہ کی غذائیں خارج ہو جاتی ہیں۔

چھوٹی پیالیوں میں شراب پینا بڑی
پیالیوں سے بہتر ہے۔ اور پیالیوں کے
درمیان اتنا فاصلہ ڈالنا کہ دوسری
پیالی پینے سے پہلے پہلی پیالی کی شراب
مبغض ہو جائے نہایت اچھا ہے۔ (معرض
شراب رک رک کر پینی چاہئے۔ ایک دم
پنی لینی چاہئے۔)

وَالشَّرِبَ بِالْاِقْدَامِ الصَّغَارِ
خَيْرٌ مِنَ الْكِبَارِ وَالتَّبْعِيدُ بَيْنَ
الْاِقْدَامِ احْسَنُ مِنْ اَوَّلِ قَبْلِ
وَرَوَدُ الشَّائِ اَفْضَلُ

وینیخی ان محفل شرب
یا المنظر اللذین من الاذہار
والمحبوبین من المناس
والا سرائح اللذین کا والسماع
المطرب وقدر فم کل ما یفهم
ویقطن النفس کا سو سیر

مناسب ہے کہ شراب کی محفل عمدہ
تعدادوں سے آراستہ کی گئی ہو۔ وہاں
کلیاں اور چھول (یعنی گلہ سے لگے ہوں)
محبوب و مستحق ہوں۔ لذیذ اور عمدہ قسم کی
خوشبوئیں ہوں۔ مسرت بخش راگ اور
نغمہ پیداکر نیوالی اور نفس میں

والصنات واللباس المقدس
والكمند وبعد غسل البدن
والاطراف ولبس المشرق
من الثياب وتسريح الخبيث
والراس وتقليم الاظفار

وسبكن المجلس عشر فافيهما
بقرب المياہ الحارۃ مع الظن
من الاصدقاء

وذالك لان الشراب يحرث
قوى النفس ويثير كل الشهوات
فاذا لم يجد كل قوة معطوبها
تأذت والقبضت فلا تقبل
النفس على الشراب مكل
الاقبال ولا تنصرف فيه
كل التصرف الواجب فيقبل
نفعه وسر بما قد فكان شراب
اكثر من نفعه

انقباض پیدا کرنے والی اکڑ جانے اور
پریشان کر نیوانی، تمام باتیں مثلاً میلایں
بغل کی گندگی گندہ اور سیاہ پوشاک دُور
کر دینی چاہئیں۔ نیز شراب کا استعمال پُر
اور باتو پاؤں دھونے، چکار کپڑے پہننے
ڈاڑھی اور سر کے بالوں میں گنگائی کرنے
اور ناخنوں کو تراشتے کے بعد کرنا چاہئے۔
یہی مناسب ہے کہ شراب کی محفل ریزم
موشن، فراخ اور کشادہ اور رہتے
ہوئے پانی و مثلاً نہریا دریا کے قریب
ہوتی چاہئے۔ اور ساتھ میں خوش طبع اور
با ذاق و دست ہوں +

شراب کے لئے اتنے سامان اور
آرائش کی ضرورت اس لئے ہے کہ شراب
نفس کی تمام قوتوں کو متحرک کر دیتی اور
ساری خواہشوں کو بھر کا دیتی ہے۔ اسلئے
ہر ایک قوت اگر اپنے مقصد و خواہش کی غم
کو نہ پاسے تو وہ قوت تکلیف پاتی اور گھٹتی
ہے جس طرح مثلاً پیاس کے وقت اگر
پانی نہ لے اور بھوک میں اگر کھانا نہ لے تو
دل گشتا ہے، اس لئے نفس شراب کی
طرف پوری توجہ نہیں کرتا اور نہ اس میں
قابل طور پر اپنا اثر و عمل کرتا ہے جس سے
شراب کا نفع کم ہو جاتا ہے۔ بلکہ اکثر شراب
ناسر و خراب ہو جاتی ہے جس سے اس کی

منافع الشراب

منہا نفسانیۃ و منہا بدنیۃ

برائی اس کے نفع سے بڑھ جاتی ہے۔

شراب کے فائدے

فوائد نفسانیۃ (یعنی وہ فائدے جو جان اور نفس سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً سرور، ازالہ غم، ازالہ بخل، جرات و ہمت وغیرہ) و فوائد بدنیۃ (یعنی وہ فائدے جنکا تعلق بدن سے ہوتا ہے۔ مثلاً رنگ بھارتا، سہلے اور مسامحت کھونا وغیرہ)۔

نفس سے تعلق رکھنے والے فائدے

اسخہ ہیں کہ شراب کے بابرہ ان فوائد میں کسی دوسری شے کا ہونا ممکن ہے۔ اور وہ فوائد ہیں کہ سرور (خوشی) لاتی ہے۔ نفس میں انبساط (فرحت) پیدا کرتی ہے۔ نفس کو طاقت دیتی اور اسکی امیدوں اور تمناؤں کو وسیع کر دیتی ہے۔ نفس کو شجاع و جاد و بنا تی ہے۔ بخل، غم، اور بری قسم کے تفکرات زائل کرتی ہے۔ نیز الخمر دنیا کے لئے شراب مفید ترین اشیاء میں سے ہے۔ کیونکہ اس سے فرحت و خوشی پیدا ہوتی ہے جو اس و عشرت کے معنادار مخالفت ہے جو اس مرض میں سودا سے پیدا ہوتی ہے۔ نیز شراب گمان کو اچھا کرتی ہے (یعنی بدگمانیوں کو داغ سے زائل کر دیتی ہے) اشتیاق

اما النفسانیۃ فلا یکن ان یساویہ فیہا غیرہ و ذلک کالسور و بسط النفس و تقویتہا و تفسیر املہا و تشجیعہا و ازالة البخل و الغم و الفکر الفاسد

و هو انعم الاشیاء للماضولیا لتفریحہ المضاہکلا یحاش السوداء و یحسن البطن و یخلق و یقوی قوی الدماغ لان دماغہ لا ینفعل عن ابخرۃ الشراب المسکک بل عن حرۃ اللطیف فیصفو دھنہ

صفاء لا یصفو مثله بغیرہ۔ قوی الدماغ شخاص
فلذلک قوی الدماغ لا یسکر و لوگوں کے دماغ کو قوی کرتی ہے کیونکہ قوی الدماغ
بسرعة و بيسرة السكر و بخرات سے کوئی اثر نہیں پہنچتا ہے۔ بلکہ
یعلو ثم یعلم قوۃ الدماغ و اون کے دماغ شراب کی لطیف اور ہلکی
ضعفه حارمت سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے

ان لوگوں کا ذہن شراب سے ایسا صاف
راور تیز ہو جاتا ہے کہ کسی دوسری شے
سے اتنا ہرگز صاف نہیں ہوتا رہا وہ پر
کہا گیا ہے کہ قوی الدماغ لوگوں کے
دماغ میں شراب کے نشہ لانے والے
بخرات سے کوئی اثر نہیں پہنچتا۔ اسی
وجہ سے قوی الدماغ لوگوں کو جلد نشہ نہیں
آتا۔ اور (اسی سے یعنی) نشہ جلد یاد پر
میں آسنے سے دماغ کی ثوبت اور اوسکا
ضعف معلوم ہو جاتا ہے (یعنی قوی الدماغ
کو نشہ دیر میں اور ضعیف الدماغ کو نشہ جلد
آتا ہے) +

واما الیلدنية فانها وان
امکن ان یستفاد بغیرہ من

بدنی فوائد

شراب کے وہ نادرے
جو بدن سے تعلق رکھتے

المعاجین والمرکیات فلذلک
یعبر وذلک کتحسین اللون
وانارتہ وتبریقہ واشراقہ
وتقویۃ المحراسرۃ الغریزۃ
وانعاشها بجملة اللطیف انضج
میں وہ اگرچہ دوسری چیزوں اور دوسری
مرکب ووازیں سے حاصل کرنے ممکن ہیں
مگر یہ پھر بھی مشکل ہے۔ وہ فوائد ہیں
و تقویۃ المحراسرۃ الغریزۃ اگر شراب بدن کی
رنگت نکھارتی ہے۔
وانعاشها بجملة اللطیف انضج اسے روشن۔ براق۔ اور چمکدار بناتی

میں وہ اگرچہ دوسری چیزوں اور دوسری
مرکب ووازیں سے حاصل کرنے ممکن ہیں
مگر یہ پھر بھی مشکل ہے۔ وہ فوائد ہیں
و تقویۃ المحراسرۃ الغریزۃ اگر شراب بدن کی
رنگت نکھارتی ہے۔
وانعاشها بجملة اللطیف انضج اسے روشن۔ براق۔ اور چمکدار بناتی

السطویات وتلطیفها واکلافها ہے۔ اپنی لطیف اور ہلکی حرارت سے
وتفتيح المجاری وازالة سدھا حرارت خریزی کو قوی کرتی۔ اور اسے
وتفتيح المسام وتقوية العضم بیڑ کافی ہے۔ بدن کی رطوبتوں کو پکاتی
وتكثير الروح وتلطيفها ہے۔ انہیں پیسلاتی ہے زیادہ پیسلہ کر
وانارتها واناسخ الدم خارج کر دیتی ہے، رگوں اور دستوں کو
وتنقيته وانصاج البلغم کہوتی اور اون کے سددوں (بندشوں) کو
وتلطيفه وادراس المصفاء کو داخل کرتی ہے۔ قوت (اضر کو قوی کرتی
وتزطيفها وتعديل مزاج روح کو زیادہ اور لطیف و روشن بناتی
السوداء وفتح عاداتها ہے۔ خون کو روشن اور صاف کرتی ہے
واخراجها بلغم پکاتی اور اسے لطیف (رقیق) بناتی
ہے۔ صفراء کو پیشاب کے راستے بہاتی
اور اس کی خشکی زائل کرتی ہے۔ سوداء
کے مزاج کی تبدیل کرتی (یعنی سوداء
کی سردی و خشکی کم کر دیتی) اس کی مفر تو کم
کم کر دیتی اور اسے بدن سے نکال دیتی
ہے +

ونفعه يتعلق بالقوى الطبيعية والحيوانية اکثر من القوى
والنفسانية انسان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اس سے
ازیادہ ان کا تعلق قوت طبعی اور قوت
حیوانی سے ہے +

واذا صلبه قبل الذهن شراب کا بیشہ استعمال کرنا ذہن
ومتدخی العصب وتورم کند کرنا۔ بچوں کو ٹھیلہ کرنا اور مرض
الرعدة والتشنج وکثیر الموت رعشه بکبی، اور تشنج پیدا کرتا ہے۔ اور
المسکران یا سکتہ اکثر ایات نشے ہست۔ لوگ مرہل
سکتہ سے مر جاتے ہیں (یعنی کثرت شراب

سے سکتے پیدا ہو کر موت آتی ہے)

خاص شراب (جو پانی سے ملائی گئی ہو) خون
پر دیتی۔ دماغ اور جگر کے مڑا ہوئے کو شراب
کر دیتی ہے +

”شراب مسطور“ دینی وہ شراب جو
چوہا دھو سے کم کی ہو اسے مرض ذہن یا
کاخوت ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی شراب
درجہ کم دیر معتم ہوتی ہے۔ اس لئے نفع
دریاج پیدا کرتی اور دوست لاتی ہے +

”ذہن مسطور“ دستور کا مرض ہے۔ جس میں جگر سے مواد کو انٹوں

میں آتے ہیں اور وہ پاک خانہ کی راہ خارج ہوتے ہیں۔ مضر علم +

ستراتر یعنی بے درپے نشہ کا آنا دماغی
قوتوں اور پٹھوں کو کمزور کر دیتا ہے، مگر
ایک ماہ میں دوبارہ شراب کا استعمال
کوئی مضائقہ نہیں رکھتا ہے۔ کیونکہ اس
دماغی قوتوں کو راحت و آرام ملتا ہے +

سرور و مسم اور سرور ملک شراب کی کثرت
اور شراب کی تیزی کو برداشت کر لیتے
ہیں (یعنی ان میں تیز شراب کثرت سے
پیا جاسکتی ہے) +

جہاں تک ممکن ہو شراب کے ساتھ
”نقل“ استعمال نہ کرنا چاہئے +

”نقل“ اس لئے کہتے ہیں جو شراب کے ساتھ گھڑ کا مزد بدلتے

کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً کباب پورہ جاتا ہے۔ پینے پینے وغیرہ

مگر گاہے گرم مڑا جوں کو بھی مارا جیوش

والشراب الصراف محرق
للدم مفسد لمن اجم الدماغ
والکبد

والمسطار يخاف منه
ذو سنطاس یا النقیہ واسہالہ

والسكر المتواقد یوهن قوی
الدماغ والعصب ولا یاس
خیه فی المشهور منین لا یاحتہ
قوی الدماغ

والفصل والبلد الباریح ان
یحتسب لاکثر الشراب
دقوتہ

وہمما مکن ترون التقل فہو
اولی

”نقل“ اس لئے کہتے ہیں جو شراب کے ساتھ گھڑ کا مزد بدلتے

کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً کباب پورہ جاتا ہے۔ پینے پینے وغیرہ

مگر گاہے گرم مڑا جوں کو بھی مارا جیوش

لکن الخرا ورتد ینتفع

بالثقل بالسفرجل والرمضان
 المن والنفاح والكمثرى
 والنزع ورواقص اللیمو
 وسماض الاثری وشرابہ بل
 قد یحتاج الی الثقل باقرص
 الكافور كما یفعل بالمدقوقین اتی ہے
 سرد ہوتا ہے (جیسا کہ تپ دق دار کے
 ساتھ کیا جاتا ہے +

یعنی تپ دق داروں کو گھاسے شراب پڑھنے پر اور شراب کی گری
 نائل کرنے کے لئے "اقرص باقرص" کا وزن نقل کے طور پر کہہ تے ہیں جو نبات
 سرد ہوتا ہے + "اقرص کافور" ایک مرکب دوا ہے جس میں کافور پڑتا
 ہے، علیٰ ذہن "اقرص لیموں" میں لیموں، مترجم +

والمہر و دجوادش التفاح | اور سرد مزاجوں کو جو اثرش سیب
 والسفرجل والجلجلبین (جو ایک مرکب دوا ہے) بٹی ملاقتند
 والتمر والفسق | مہربا رسے اور پستے کے نقل سے فائدہ
 والمرطوب بالقصنامة | حاصل ہوتا ہے۔ اور تر مزاج والوں
 المشوی و ذیتون الماء | کو بچھتے ہوئے "قصنامہ" (چینیوں)
 والفسق واللوز المحلو حین | ازیتون، دار پانی کا زیتون، نکین پستہ
 اور نکین بادام کے نقل سے فائدہ
 پہنچتا ہے +

"قصنامہ" ان خشک چیزوں کو کہنے میں جو دانتوں کے کناروں پر
 کھائے جاتے ہیں جیسے بچھتے چنے "ذیتون الماء" یا پانی کا زیتون
 اس سے مراد وہ زیتون ہے جو تک اور پانی میں جگایا جاتا ہے مترجم +

والاشیاء التي شبطت | ان چیزوں میں سے جن سے شراب کا
 لہ زہر و ایک قسم کا سیب ہے +

یا السکر التقل بالوز وخصوصاً نشہ دیر میں آتا ہے۔ یادام اور علی بخشوں
 المرء و خمسون نونۃ یستعمل کر دے یادام کا نقل ہے۔ اگر چاس
 قبل الشراب فیمنع السکر یادام شراب سے پہلے استعمال کئے
 جاویں تو یہ نشہ کو بالکل روک دیتے ہیں
 وکن لك التقل بوز القبط اسی طرح تخم قنبیط کا نقل بھی جو نکین کیا گیا
 المملو واکل القبطیۃ ہر دیر میں نشہ لاتا ہے۔ علی ہذا شراب کی
 والکرنیۃ قبل الشراب پہلے "غذا قنبیطیۃ" کا کھانا جس میں
 قنبیط پڑتا ہے، اور "غذا کرنبیہ" کا کھانا

وکن لك استعمال المدرات وکن لك استعمل المدرات
 والشراب الدہنیۃ ان یعنی ان دواؤں کا استعمال جو پیشاب
 ابطات یا السکر لکنها متعذر جاری کرتے ہیں رہی دیر میں نشہ لاتا
 کثرۃ الشراب ہے) روغن دارادر چکن "شرید" یعنی
 شرابے میں چوری ہوئی روٹیاں اگرچہ
 نشہ میں دیری پیدا کر دیتی ہیں، مگر وہ
 زیادہ شراب پینے نہیں دیتی ہیں۔

والسکرات بسرعۃ کالتقل اور ان چیزوں میں سے بن سے
 بجوز الطیب ونقعہ فی الشراب شراب کا، نشہ جلد آتا ہے۔ یا نقل کا
 وکن لك العود الہندی نقل کرنا اور اسے شراب میں جلد لاتا ہے
 والشیل وورق القنبیط من عقل علی ہذا عود ہندی (اگر ہندی، شیلہ
 وکل هذا سیکر مفردۃ رکالا دانہ) برگ ہنگ اور زعفران
 ومجموعۃ ابھی اگر شراب کے ساتھ استعمال کئے
 جاویں تو نشہ جلد آتا ہے) یہ سب
 چیزیں تنہا بلا شراب کے، بھی نشہ

لہ قنبیط ایک قسم کا گرم کھڑا ہوتا ہے۔

واما البخج واللقاح والشوکران
والافیون فمضطوان صا
یستعمل لمن یزید ان یعالجہ
بمکالا یحتملہ فی الصحو

لائی ہیں۔ لیکن اجرائن خراسانی، لقاح
شوکران اور افیون نہایت سخت چیزیں
ہیں (ان سے سخت نشہ آتا ہے) اور
صرف اسی شخص کے لئے استعمال کیجاتی
ہیں جسکا کوئی ایسا علاج کرنا منظور خاطر
ہو جسے وہ ہوشیار رہی اور ہوش و
احاس کی سلامتی میں ہر داشت نگر کر سکتا

یعنی مثلاً جراحی وغیرہ کرنے پر ان دواؤں سے شراب کیساتھ مرین
کر ہوش کیا جاتا ہے۔ تاکہ جراحی کی سخت تکلیف وہ محسوس نہ کر سکے
”لقاح“ (بھنا بھنی) ایک بوٹی ہے۔ نہایت عذری یعنی شمن اور جس
کر بولی شے ہو شوکران بھی ایک عذری دمن کر بولی بوٹی ہے۔

ومعابین صبرا شحة الشراب
الکثر برة الیابسة والسر اسن
والدار صینی

ان چیزوں میں سے جن سے شراب کا
ہو جاتی ہے خشک پودینہ سمن اور دارچینی ہیں
ان چیزوں میں سے جو شراب کے ساتھ ملائی جاتی ہیں سب
سے بستر پانی ہے۔ اور گنا ہے شراب
کو عرق گناؤں کے ساتھ ملائے ہیں
میں سے شراب میں تفریح زیادہ آجاتی
ہے (یعنی اس سے زیادہ فرصت پیدا
ہوئی ہے) اور شراب اس عرق کی وجہ سے
نہایت سرور و غشی پیدا کرتی ہے اور

وافضل ما یمن جبه الشراب
الماء وقد یمن ج بهاء لسان
الشو رفیزداد تغریحه وهو
لین الفیسرور اعظیما

گنا ہے اسے گلاب کے ساتھ ملائے ہیں
جس سے معده اور قاعہ کو زیادہ قوت
ہو جاتی ہے۔ اور گنا ہے شراب کو ہونوں
یا گوشت کے شرابوں کے ساتھ ادن

وقد یمن ج بهاء الود دفیقوی
المعدة والقلب اکثر
وقد یمن ج باعراق الفریج
او اللحم لمن غشی علیہ او

ضعف و خیف ان لا تقول
الحدثة الى حيث تصل لمرقة
مفردة

شخصوں کے لئے ہاتھ میں جھین غشی
آگئی ہو۔ یا جو اس قدر ضعیف و ناتواں ہو کہ
ہوں کہ تنہا شور بہ بدن کے اندر ہو سچے
تک خوف ہو کہ وہ زندہ نہ رہ سکیں گے۔

گاہے غشی اور نہایت ناتوانی کی حالت میں ضرورت پڑتی ہے کہ کوئی
قوی غذا پہنچائی جائے۔ اس لئے شراب کیساتھ شراب واکر پڑھتے
ہیں۔ کیونکہ شراب اپنی تیزی کی وجہ سے شور بہ کہ جلد نفوذ کر دیتی ہے اور
اعضا تک غذا پہنچ جاتی ہے۔ اگر تنہا شور بہ دیا جائے تو وہ
دیر میں اعضا تک پہنچتا ہے۔ جب تک مرین کے پاک ہو چکا غذا
ہو تا ہے کیونکہ ناتوانی ایسی حد تک ہوتی ہے کہ وہ غذا زیادہ عرصہ
تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ مترجم۔

تدابیر الحركة والسكون البدنیین حرکت سکون بدنی کی تدابیر

بقاء البدن بدون الغذاء
محال وليس غذا اذ بصیر
بجملته جزء عضو بل لا بد ان
یبقى منه عند كل هضم اثر
ولطنة فاذا تركت على طول
الزمان اجتمع منها شئ له
قد ریاضی کیفیتہ بیان
تضمن البدن بنفسه او
بالغضن او یورد بنفسه او
یا طقاء الحرق اسراف الغریزیه
او یصور بکمیته یا ن یسدد

در ریاضت کے اصول و قواعد
ریاضت کی حاجت اس لئے
ہوتی ہے کہ غذا کے بغیر بدن کا قائم رہنا
محال ہے۔ اور کوئی بھی غذا ایسی نہیں ہے
کہ ساری کی ساری معصہ بدن پہنچا دے
اور اس سے کوئی فضل باقی نہ رہے بلکہ
یہ ضروری ہے کہ غذا کے ہر ایک ہضم
کے وقت اس کا کچھ اثر (اور بقیہ فضلہ)
بیچ جاتا ہے۔ چنانچہ اگر بدن میں ہی چھوڑ
دیا جائے اور ریاضت کے ذریعہ خارج
نکلیا جاوے، اور یا وہ عرصہ گزرنے پر
بدن میں اس کی کثرت ہو جائے تو بدن

و یثقل البدن ویوجب
امراضاً لا احتیاس

میں وہ اس قدر کٹھنی چڑھاتی ہے کہ وہ
اپنی کیفیت یا کیفیت (مقدار) سے بدن
میں ضرر پہنچانے لگتی ہے۔ کیفیت سے
ضرر پہنچانے کے یہ سبب ہیں کہ وہ بذات
خاص یا عفونت (دگندگی) پیدا کر کے بدن
میں گرمی پیدا کرتی ہے۔ یا بذات خاص
یا حرارت مغزی کو بچھا کر سردی پیدا کرتی
ہے۔ اور کیفیت (مقدار) سے ضرر پہنچانے
کی صورت یہ ہے کہ وہ رگوں میں سد سے
پیدا کرتی ہے۔ بدن بوجھل کر دیتی ہے
اور احتیاس کے امراض مثلاً دم ہستیا
وغیرہ پیدا کرتی ہے۔

وان استفرغت تاذی
البدن بالادویۃ لان فی
اکثرها سمية ولا ینحالا تخلو
من اخر اجز الخلط الصالح
المنتفع به فھذا الفضلات
صارۃ تلوک او استفرغت

اور (۲) اگر ان فضلات کو دواؤں
کے ذریعہ خارج کیا جائے تو دواؤں
سے بدن میں اذیت (تکلیف) پہنچتی ہے
کیونکہ اکثر دوائیں زہریلی ہوتی ہیں۔ نیز
یہ دوائیں بدن سے اچھے اخلاط کو جن سے
بدن کو نفع پہنچتا ہے۔ لازمی طور پر خارج
کر دیتی ہیں۔ فرض یہ فضلات جو کہ ہر ایک
ہضم میں پیدا ہوتے ہیں۔ اگر چھوڑ دینے
جائیں تو بھی ضرر پیدا کرتے ہیں۔ اور اگر
دواؤں سے خارج کئے جائیں۔ تو بھی

۱۔ اگر یہ فضلات خود سرد یا گرم ہوں تو بذات خاص سردی یا گرمی پیدا کرتے ہیں۔ دماغ
حرارت کو بچھا کر سردی اور عفونت پیدا کر کے گرمی پیدا کرتے ہیں۔ مترجم

۵۲ مراد رکھ جاتے کے امراض ۱۲

ضرر پہنچاتے ہیں اس لئے ریاضت کی حاجت ہے۔ جو ان فضلات کو بدن سے خارج بھی کر دیتی ہے۔ اور کوئی ضرر نہیں پہنچاتی ہے۔ چنانچہ معنت فرماتے ہیں)۔

اور حرکت و ریاضت چونکہ اعضاء کو گرم کرتی اور ان کے فضلات کو بہا کر خارج کر دیتی ہے۔ اس لئے ان فضلات کی پیدائش کو روکنے کے لئے ریاضت قوی ترین اسباب میں سے ہے۔ اور ایک عرصہ گزر جانے پر بھی یہ فضلات اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں +

علامہ ازہری ریاضت سے بدن ہلکا ہو جاتا ہے۔ بدن میں نشاط (سرور) پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ غذا قبول کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ جڑ سخت ہو جاتے ہیں۔ وتر و گشت کی نہیں) رباط و ہڈی کی بندشیں) اور پٹھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ نیز شام "مادی امراض" اور اکثر "مزاجی امراض" سے امن ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ ریاضت معتدل طور پر اور اپنے وقت پر استعمال کی جاوے اور باقی غذا وغیرہ کھانا تدا بیر درست ہوں +

والحرکۃ من اقوی الاسباب فی منع تولد ما یفسد فی الاعضاء و تسیل فضلاتھا فلا یجتمع منھا علی طول الزمان

وہی تعود البدن الخفة والنشاط و تجعله قابلاً للغذاء و تصلب المفاصل و تقوی الاوتار والرباطات۔ الاعصاب و تؤمن من جمیع الامراض الحادیة و اکثر المزاجیة اذا استعملت المعتدلة منھا فی وقتھا و کان باقی التدبیر صواباً

مادی امراض وہ ہیں جو مادہ اور خلطوں سے پیدا ہوتے ہیں اور مزاجی امراض وہ ہیں جو مزاج بگڑ جانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ مترجم

وقت الرياضة بعد الخلاء
والغسل (۲) وكمال عضفه
والرياضة المعتدلة هي التي
تتم فيها البشرية وحبوب
تبتدئ العرق واما التي
يكثفها سيلان العرق
فمفرطة

دای عضو کثرت
رياضته قوی وخصوصا على
نوع تلك الرياضة بل كل
قوة من اشانها
فان من استكثر من الحفظ
قويت حافظته وكن لك
المستكثر من الفكر والقيل
وكل عضو رياضة مخصوصه
فالمصدر القرآني وليست تدق
فيها من الحفوة الى الجهرية
بالتدريج
والسمع يرتاض بسماع الانعام
اللانينة
والبصر يرتاض بمرآة الخط الدقيق
احيانا وبالنظر الى الاشياء

رياضت کا وقت معده سے غذا
کرنے اور کابل طور پر ہضم ہونے کے
بعد ہے اور معتدل ریاضت وہ ہے
جس میں "بشرہ" بدن کی جلد سرخ ہو جائے
اور ٹھنڈی جائے اور پسینہ آنے لگے۔ اور
جس میں پسینہ بہت زیادہ ہے۔ وہ ریاضت
غیر معتدل یا ریاضت مفرطہ ہے۔
جس عضو کی ریاضت کی جائے۔ وہ

عضو قوی ہو جاتا ہے۔ مثلاً انخصوص
عضو اسی قسم کی ریاضت پر زیادہ قوی ہوتا
ہے۔ بلکہ ہر ایک قوت کی یہی حالت ہے
کہ وہ ریاضت کرنے سے بڑھ جاتی ہے۔
چنانچہ جو شخص زیادہ یاد کرتا ہے۔ اس کی
یاد قوت مانتہ بڑھ جاتی ہے۔ اور جو
تیارہ سوچتا (فکر کرتا) اور خیال کرتا ہے
اس کی سوچ و سمجھ (فکر) اور اس کا خیال
بڑھ جاتا ہے۔

اور ہر ایک عضو کے لئے ایک
خصوص ریاضت ہوتی ہے۔ چنانچہ
سننے کی ریاضت بڑھانا ہے۔ پڑھنا
سننا سب سے کہ پہلے ہلکی آواز سے
اور پھر آہستہ آواز سے۔ سننے کی قوت
کی ریاضت لذت اور عمدہ قسم کے رنگوں
کے دیکھنے سے ہوتی ہے۔ اور بینائی کی
ریاضت کبھی کبھی باریک خطوط اور

الجميلة

ورکوب الخيل باعتدال
رياضة للبدن كله ويحلل
اکثر ما یسغن ویبضم الناقین
مخلیل بقایا امراضهم وکلله
الفرح بالرفق

واما طرد الخيل فیصل کثیرا
ویسغن کثیرا

واللعب بالنصولجان رياضة
للبدن والنفس لما یلزمه
من الفرح بالغلبة والغضب
بالانقمار وکلله المسابقة
بالخيل

ورکوب السفن محسوس
للاخلط مثور لاجتماع

حروث کے پڑھنے اور خوبصورت اشیاء
کی طرف دیکھنے سے ہوتی ہے +
گھوڑے کی معتدل سواری سے رجوع
بہت زیادہ دیر تک جواڑے یا کل تھوڑی
جوانہ سواری کی ریاضت ہو جاتی ہے۔
بدن میں گرمی پیدا کرنے سے زیادہ بدن کی
رطوبتوں کو تحلیل کرتی ہے۔ اور من سے
اٹھے ہوئے رگوں کو اس سے فائدہ بخشی
ہے کہ اس کے بقیہ اعضاء کو تحلیل کر دینی ہو
یہی حال بکے بکے جوڑے جھولنے کا ہے +
گھوڑے دوڑانے سے بدن کی رطوبتیں
بھی زیادہ تحلیل ہوتی ہیں۔ اور گرمی بکھڑائی
پیدا ہوتی ہے +

اور صولجان کے ساتھ کیلے ہیں
یعنی تھمت بڑا، کیلے میں بدن اور نفس
دونوں کی ریاضت ہو جاتی ہے بدن کی
ریاضت کہ دوڑنے سے ہو جاتی ہے۔ اور
نفس کی ریاضت اس لئے ہو جاتی ہے کہ
کسیل میں غلبہ پانے اور جیتنے سے خوشی
حاصل ہوتی ہے اور پانے سے غمہ آتا جو
اور غمہ و خوشی نفس کے حالات اور
نفس کے تجربات میں آتے ہیں اور اسی حال
گھوڑے دوڑنے کے قابل کا بھی ہے +

کشتی اور جہازوں کی سواری اخلاط میں
حرکت و جوش پیدا کرتی۔ حمز میں روہ پام

اللا من ارض المن منة كالجدام
والاستسقاء لما يختلف على
النفس من خراج وغفر فرج
ويقوى المعدل والمعضم
خاء اهاج منه غثيان وق
نقم ياخر اجم الفضول فلا
شا درالى حبسه

مراض شدہ غذا اور استسقاء کو جڑ سے
او کیٹھڑ دیتی ہے۔ کیونکہ اس سے نفس کی
مالیتیں بدلتی رہتی ہیں۔ گھٹی رو یا سکے
منظر سے، خوشی ہوتی ہے۔ کبھی غم اور
پیدا ہو جاتا ہے۔ نیز سعد اور قوت
یا ضرر کو قوی کرتی ہے۔ اگر گشتی و ہمار کی
سواری سے متلی اور تھے آئے تو مراد کے
خارج ہونے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اسلئے

ومن جملة الریاضات
الدلك فتنه خشن اى

یا بید خشنہ فتنہ البوت و
ویخصب البدن ما لم یقع
منه اخر اطرقى التحلیل

دنگ کی چند قسمیں ہیں (۱) دنگ خشن
(۲) دنگ جن میں کھردرے ہاتھوں
سے مالش کی جاتی ہے۔ جس سے رنگت
شرع ہو جاتی ہے اور بدن موٹا ہو جاتا ہے
بشرطیکہ اتنی زیادہ مالش نہ کی جائے کہ
اس سے بہت زیادہ رطوبتیں تحلیل
ہو جائیں +

ومنہ صلب فیشد ویقوى
الاعضاء الضعيفة

(۲) دنگ صلب (تخت مالش)
جس میں خوب زور سے اور ہاتھوں کو ہاکر
مالش کی جاتی ہے جس سے کمزور اعضا
تخت اور مضبوط ہو جاتے ہیں +

ومنہ لین غیر خشی

(۳) دنگ لیتن نرم مالش جس میں
نرم ہاتھوں سے مالش کی جاتی ہے جس سے
اعضا نرم و دھیلے ہو جاتے ہیں +

۱۰۔ دلائل کشیدہ زرد یا زرد مائش جس
مائش دیر تک کی جاتی ہے، جس سے بدن
بغیر ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ دلائل معتدل زاد و ستورہ
کی مائش جس سے بدن فرہ ہو جاتا ہے۔
مناسب ہے کہ ایک مائش ریاضت
کرنے سے چٹے کرئی چاہئے تاکہ بدن میں
ریاضت کی استعداد و قابلیت پیدا ہو جائے
وہی وجہ ہے اسے دلائل معتدل زاد
کہتے ہیں، اور ایک مائش ریاضت کے
بعد کرئی چاہئے تاکہ موت و قناتی بدن
میں لوٹ آئے اور عضلات کی اور جلد
کے آس پاس کی رگوں میں جو ریاضت سے
تخیل ہو سکی ہیں، وہ تخیل ہو جائیں۔
مگر مناسب ہے کہ ریاضت کے بعد
کی مائش پتیرے یا تھوں سے ہو تاکہ بدن
کے مختلف حصوں پر بدن کے سر
ہونے سے چٹے اپنے ٹکیں اور نہ جب بدن
مرد ہو جائے۔ قزوین رگوں میں جم جاتی
ہیں، اور مائش سے کافی فائدہ نہیں پہنچتا
ہے۔ ریاضت کے بعد کی مائش کہ دلائل
استعداد کہتے ہیں۔

وہ معتدل و مختص

وہی مقدم علیٰ المریاضۃ
دلائل استعداد دینا

وہ بعد ہاد دلائل الاستعداد
القوة وتحلیل ما یقتضی المریاضۃ
فی الموضعی و قریب من الجلال

وہیکن یا قریب کشیدہ یختلف
مع افعال علیٰ بدن و افعال

تدبیر النوم والیقظة

افضل النوم هو العرق فی فصل

۱۲۔ تدبیر النوم و یقظہ
افضل النوم هو العرق فی فصل
تراعدہ بہتر نیند وہ سب جو گھڑی اور

المعتدل المقدار الحادث
بعد مضغ الغداء وشروعه
في الأكل وسكون ما يتبعه
من نفخة وقسا قسا

استعمل ہو یعنی درمیان میں نہ ٹوٹی ہو مقدار
کے لحاظ سے معتدل ہو یعنی نہ لمبی ہو اور نہ
بکھل ہو (ٹوٹی ہو) غذا کے مضغ ہونے کے
بعد اور اس کے اکلنے کے شروع کے
وقت آتی ہو یعنی جبکہ غذا کھا کر معدہ
سے اترنے لگی ہو اور مضغ کے وقت
غذا کے کچنے سے جو نفخ و قراقر پیدا ہو جاتا
ہے ان کے سکرن کے بعد یہ خیند پیدا
ہوتی ہو +

ومن استعان بالنوم على المضغ
فيسبغ ان يبتدي اولا على
اليمين قليلا ليتخذ من الغذاء
الى قعر المعدة طيلة الى اليمين
لسهولة جذب الكبد له
فرضا لك المضغ اقوى شعرا
على اليسار طويلا ليشغل الكبد
على المعدة فيسحقها

جو شخص مضغ غذا کی ادا دیند سے
حاصل کرنی چاہے۔ تو اس کے لئے سنا
ہے کہ وہ پہلے دائیں طرف ہتھوڑی دیر
تک سوئے تاکہ غذا معدہ کی گہرائی
(قعر معدہ) میں چلی جائے۔ کیونکہ جگر
پر تھوڑی دیر تک دائیں طرف واقع ہے۔ اس سے
معدہ کی گہرائی میں بھی دائیں طرف ہی داخل
کی گئی ہے تاکہ جگر آسانی غذا جذب
کر سکے۔ چنانچہ معدہ کی گہرائی میں قوت ہضم
تو ہی ہوتی ہے۔ پھر وہ شخص بائیں کر دھرت
دیر تک سوئے تاکہ جگر معدہ کو دائیں طرف
سے گھیر لے اور لیٹ جائے۔ جس سے
معدہ گرم ہو جائیگا اور مضغ اچھا ہوگا۔
جب غذا پورے طور پر مضغ ہو جائے
تو وہ پھر دائیں کر دھرت ہوٹ آئے تاکہ
معدہ سے جگر کی طرف غذا کے اترنے

فاذا اتم المضغ عاد الى اليمين
ليعين على الأكل اس ال
جهة الكليل

(جائے) میں اور حاصل ہوا کہ جبکہ
 دائیں طرف ہوتا ہے۔ جو معدہ سے خلاصہ
 غذا یا کیلوں جذب کر کے اخلاط بناتا ہے
 اس وجہ سے کہ نیند کی حالت میں
 طبیعت مادہ پر غلبہ پاتی ہے۔ بیداری
 سے زیادہ نیند کی حالت میں پسینہ آتا ہے
 اور اس وجہ سے کہ بیداری کی حالت
 میں بدن کی رطوبتیں جلد کے نیچے پتی ہیں
 بیداری میں زیادہ پسینہ آتا ہے +

والنوم اکثر تقریقا علی سبیل الاستیلاء من
 الطبيعة علی المادة والیقظة
 اکثر تقریقا علی سبیل الاستیلاء

نیند میں طبیعت کو مادہ پر کیوں غلبہ ہوتا ہے؟ اس وجہ سے کہ نیند کی
 حالت میں حرارت غریزی اندرون بدن میں اکٹھی ہوجاتی ہے اور دیگر
 مشاغل سے آزاد ہونے کے باعث حرارت خارج نہیں ہوتی ہے
 بلکہ وہ اکٹھی اور جمع رہتی ہے۔ اس لئے بدن کے اندر فی ٹوڈ کو حرارت غریزی
 پسینہ کی راہ قائم کر دیتی ہے + بیداری میں پسینہ کیوں قائم نہ ہوتا ہے؟
 کیوں مواد بکھر جاتے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیداری کی حالت میں چونکہ
 حرارت بیرونی اعضا کی طرف مائل رہتی ہے۔ نیز بیداری میں مادی ہجوم
 درست ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے بیرونی اعضا زیادہ گرم ہو جاتے ہیں
 اور ان اعضا کی رطوبتیں بہ کر پسینہ کی صورت میں خارج ہوتی ہیں نیز

ومن عرق فی نومہ کشید او لا
 سبب الہ ظاہر قبل نہ مثل
 اما من الغل اعدا والمخلط
 جس شخص کو نیند میں پسینہ زیادہ آئے
 اور بظاہر اس کا کوئی سبب نہ ہو تو بھت
 پائے کہ اس کا بدن غذا یا خلط سے بھرا
 ہوا ہے +

تدبیر الاستقراغ والاحتیاج
 استقراغ واحتیاج کو تدبیر

محب ان یعتنی بالطبیعة
 اصول و قواعد پانچواں کا خیال رکھنا ضروری

قتلین ان احتیت بمثل
 هرقة دهنیه اسفیل باجة
 کثیرة السلق او بالاسفاناخ
 او بالیونیه یا لقرطمد و اما
 التین یا لقرطمد و الملمین
 و خصوصاً المماخ

ہے۔ اگر قبض ہو تو تین درخت قبض کریں
 اور اس غرض کے لئے کوئی چکن اور مرغ
 اور شور بہ اسفیل باجہ جس میں حقن
 زیادہ پڑا ہوا ہو۔ اور اس کے مانند کوئی
 مدھنے دیں۔ یا پاک کے ذریعہ قبض
 کریں۔ یا کنز و قمرلم کے ساتھ غذا، میرہ
 کھلائیں جس میں یوٹہ (تاسہ) لیکن کنز
 و قمرلم کے ساتھ (خیر نہایت عمدہ ملین
 ہے۔ علی الخصوص بڑھوں کے لئے بہت
 مناسب ہے +

ملین وہ دوا ہے جس سے قبض رقیق ہو جاتا ہے ملین اور سہل
 میں فرق یہ ہے کہ سہل سارے بدن کے مواد کو مستحق کی راہ خارج
 کرتا ہے۔ اور ملین نقطہ سحرہ اور آنکھوں کے مواد۔ مترجم +

وبمثل القمل المسهلة والحقن
 اللینة ولاحقان بالمدھن یفقم
 الطشائخ بالتلیثین وشرطیہ الامعاء
 وتسفینہا

یا درست لانیو اسے شیاف دیجی یا فیل
 کے ذریعہ یا لکے مقنوں و بچکار یوں، کے
 ذریعہ رفع قبض کریں۔ و رغن کا مقصد
 رمل یا بچکار یا بڑھوں کو فائدہ مند
 ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے قبض رفع ہوتا
 ہے۔ تینیں تراور گرم ہو جاتی ہیں +

اور اگر پانچ نہ بہت زیادہ نرم ہو
 یعنی دست آسے ہوں (ترا سے ہڑیہ
 غذا، سماق کے رغن میں ساق پڑتا ہے
 بند کریں۔ یا بڑھوں "حصریہ" کے رغن
 حصرم یا کچا انگور پڑتا ہے) یا بڑھوں

و یجتمس الطبیعة اذا فرط
 لیثہا بمثل السعاقیة والحصریہ
 والنر شکیة والحماضیة
 والتفاحیة و لیقلل المدھن
 واللق

لے گوشت کا سادہ شورہ جس میں گرم مصالحہ وغیرہ ہوں +

”خداست در مشکیہ“ کے رجس میں در شک
 ہوتا ہے یا بذریعہ ”غذا“ کا ضیہ“ کے
 رجس میں ماحن یا چونکہ پڑتا ہے، یا بذریعہ
 ”غذا“ کا ضیہ کے رجس میں تغاث یا سبب
 پڑتا ہے، دست کو دو کیوں رکھو تھکے پیری
 غذا میں قابض ہیں۔ اور دستوں کو بند
 کرتی ہیں اور ایسی حالت میں مدفن اور
 چقندر کا استعمال کم کر دیں رکھو تھکے
 دونوں ملین ہیں +

چونکہ حمام اور جاث آن امور میں سے
 ہیں۔ جو حالت صحت میں مادت کے
 طور پر استفراغ کرتے ہیں۔ (چپٹا پنچہ
 حمام پسینہ اور بخارات کے ذریعہ اور
 جاث مٹی کے ذریعہ مواد خارج کرتا ہے
 اس لئے مناسب ہے کہ ہم دونوں کا
 بیان لکھیں +

بیان حمام بہترین حمام وہ ہے
 جو پیرا تا بنا ہوا ہو۔ اسکا
 پانی شیریں ہو۔ اور اس کی فضا کشادہ
 ہو۔ یعنی اس کے کمرے فرات ہوں اور
 اس کی گرمی او سط درجہ کی ہو۔ اسکا پانی
 تھکے یا پلا تھکے ہو تو۔ دوسرا کمرہ گرم
 اور تھکے کمرہ گرم نہ خشک ہو یعنی باستی
 جزیک کمرہ کی حرارت برستی جائے اور
 تیسرا کمرہ ہوا اتنی گرمی ہو کہ پسینہ خالی

ومن المستفرغات المعتادة
 فی حال الصحة الحمام والجوامع
 مانقل فیہما

القول فی الحمام

خير الحمام ما كان قديماً
 البناء عذب الماء واسم
 القضاء معتدل الحار اسفة
 والبيت الاول منه صبر
 مرطب والثاني مسخن مرطب
 والثالث مسخن مجفف

وَلَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ الْحَارَّ
الْأَبْتَدَرُ يَجْعَلُ الْخُرُوجَ
صَلَةً

و طول المقام فیہ یوجب لغش
والکرب والجفاف والتخفان

و یا بس المزاج یستعمل الماء
اکثر من الهواء

وقد یضطر الی دس البیت
بالماء و صبه علی ارض الحمام
لیکثر تبخیرہ کما للحد قوتین

و یرطوب المزاج یستعمل الهواء
اکثر من الماء

وقد یضطر الی اقرط العرق
قبل استعمال الماء کما یفعل
بالمستقین

کرنے کی وجہ سے بدن میں خشکی پیدا کرتے ہیں
ضروری ہے کہ کوئی شخص گرم کمرہ میں
رشتلاً قیسرے کمرہ میں انورڈانہ چلا جائے۔
بلکہ بتدریج اور باہستگی جائے (یعنی ہر ایک
کمرہ میں تھوڑا تھوڑا غرضہ ٹھہر کر قیسرے
گرم کمرے میں جائے) یہی حال باہر آنے
کا بھی ہے (یعنی گرم کمرہ سے فوراً باہر
نکل آنے۔ بلکہ ہر ایک درجہ میں ٹھہرا گئے)
حام کے گرم کمرہ میں زیادہ غرضہ تک
ٹھہرنا غشی (بیہوشی)، بھپنی، خشکی اور
تحقان (دل کی دھن) پیدا کرتا ہے۔
خشک مزاج اصحاب کو چاہئے کہ وہ
حام کے اندر ہوا سے زیادہ پانی استعمال
کریں اور لگا ہے اس امر کی حاجت
پڑتی ہے کہ حام کے کمرہ میں پانی چھڑک
دیا جائے۔ اور یہ پانی حام کی زمین پر
روک لیا جائے۔ تاکہ زمین کی گرمی کو
بخارات بہت زیادہ اٹھیں۔ جیسا کہ
تپ دق واووں کے ساتھ دریا دریا تری
پر چھاننے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور
مزاج والے پانی سے زیادہ ہوا استعمال
کریں۔

اور لگا ہے پانی استعمال کرنے سے
پلے بہت زیادہ پسینہ لانے کی ضرورت
پیش آتی ہے۔ جیسا کہ مرض استسقاء

واہوں کے ساتھ کیا جاتا ہے +

ہوا استعمال کر نیکی منے یہ ہیں کہ انسان عام کے گرم کمرہ میں ٹھہرے
اور پانی بدن پر نہ ڈھکے تاکہ عام کی گرم ہوا اس کے بدن میں اثر کرے
گری پیدا کرے اور پسینہ لگے۔ اور پانی استعمال کر نیکی منی یہ ہیں
کہ بدن پر پانی ڈالا جائے۔ مترجم +

وما دام الجلد یرجو فلا افراط
فاذا اخذ البیدن فی التضمین
والکرب فی التزاید فقد وقع
افراط

اور جب تک عام کے اندر بدن کی
جلد چھوٹی جائے تو سمجھنا چاہئے کہ ابھی کوئی
زیادتی اور افراط نہیں ہوئی ہے + اور جب
بدن اور گرم ہونے لگے اور بے مینی بڑھنے
لگے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اب عام کی افراط
اور زیادتی ہو گئی ہے +

ولیزد البدن بعد الحمام
لخصه صافی الشتاء لان البیدن
ینقل من هواء حار الی
ابرد منه ولانها یتشرب به
البیدن من ماء الحمام یرد الی
لغنه حار اریته العریضیة خیر
ویبرد البیدن

عام کرنے کے بعد بہت سے کپڑے
رحمات و چادر وغیرہ اوڑھ لینے چاہئیں
مٹی انحصار میں اگر سردی کا موسم ہو کیونکہ
عام کے بعد بدن عام کی گرم ہوا سے سر
ہوا میں آتا ہے اس لئے اگر بدن اٹکا
نہ جائے اور کپڑوں سے گرم نہ کیا جائے
تو سردی سے سخت خطر کا اندیشہ
ہوتا ہے اور کپڑوں کا اوڑھنا اس لئے
بھی ضروری ہے کہ عام کا پانی بدن میں
سرایت کر جائے اور پوست تیز جاتا ہے
اس پانی کی ماریٹی گرمی دور ہو جاتی ہے
اور سردی بدن میں سردی پونچھاتا ہے
اور کپڑوں کے اوڑھنے میں دودھ پانی جلد سے
ہر سکے گا۔ اور بدن میں سردی پونچھائی جائے

دلايد خل الحمام من به
ورم او تفرق اتصال اوجہ
عظية مالم تنضج مادتها
وقد يستعمل الحمام عقيب
الغن اوفيه من ولكن يخاف
منه السد فليحذر عنهما
يا السكبين الساذج اذ البزور
يحبس الامرجة
میں شخص کو درم۔ یا تفرق اتصال یا عقرب
کا بخار ہو۔ میں کا مادہ ایک نہ پکا ہو۔
تو اسے حمام میں داخل ہونا چاہئے۔
حمام غذا کے بعد کیا جاتا ہے۔
اس سے بدن فرہ ہوتا ہے مگر اس سے
رگوں کے بند ہونے کا خوف رہتا ہے۔
کیونکہ حمام کئی غذاؤں کو معدہ سے تمام
اعتنا کی طرف مبذول کر لیتا ہے، اس سے
بچنے کے لئے سکبین سادہ یا سکبین بزوری
مزاج کے سوانح پلائیں۔

سکبین و شربت ہے جس کا تمام سرکہ۔ قند یا سرکہ و شہد کیا
کیا جاتا ہے۔ اگر اس میں بزور تخم اثر لے جاتے ہیں تو سکبین بزوری
نام رکھا جاتا ہے۔ اور اگر سرکہ و بجای دھون اشیا ہوں تو سادہ شربت
وقد يفتنى عقيب الحمام
فيمن يا عند ال مع امن
من السد وكن لك استعمال
الحمام بعد الصم
گاہے حمام کر نیچے بعد غذا کھائی جاتی
ہے۔ میں سے ادسٹا ورجہ کی فرہ بھی پیدا
ہوتی ہے۔ اور رگوں کے بند ہونے کا
خوف بھی نہیں ہوتا ہے۔ یہی حال اس
حمام کا ہے جو غذا کے ہضم ہونے کے
بعد کیا جاتا ہے۔ یعنی اس سے بھی فرہ
آتی۔ اور رگیں بند نہیں ہوتی ہیں۔

وقد يستعمل على الخلا فيقول
ويحفظ
میں حمام کیا جاتا ہے۔ میں سے بدن میں
لا غریب اور خشکی آتی ہے۔

وقليل الرياضة يتبغى له ان
لہ جو غلطی کی گندگی اور شرانہ سے پیدا ہوتا ہے۔

میں حمام کیا جاتا ہے۔ میں سے بدن میں

يَسْتَكْفَرُ مِنَ الْحَمَامِ الْمَعْرُوقِ

وَالْاِغْتِسَالُ بِالْمَاءِ الْمُبَارَكِ
يَقْوِي الْقُوَى وَيَنْشِطُهَا وَتَجْمَعُ
الْقُوَى وَيَقْوِيهَا وَانْعَامًا يَتَمَلَّ
وَقْتُ الظُّهْرِ فِي زَمَانِ الصَّيْفِ
لَمَنْ هُوَ حَارٌّ الْمَرَا جِ مُصْتَدِلٌ
الْحَمْدُ شَابٌ وَيَمْنَعُ مِنْهُ النَّبِيُّ
وَالشَّيْخُ وَمَنْ بِهِ اسِهَالٌ أَوْ قَحْطَةٌ
أَوْ نَزْلَةٌ

وَالْاِغْتِسَالُ بِمَاءِ الْحَمَامِ
الْكَبِيرَةِ يَحُلِلُ الْفُضُولَ وَ
يَنْفَعُ مِنَ الْفَالِجِ وَالرَّعْشَةِ
وَالشَّيْخِ وَالرَّطْبِ وَيَنْزِلُ الْحَلَكَةَ
وَالْجَرَبَ وَيَنْفَعُ مِنْ عَرَقِ النِّسَاءِ
وَأَوْ جِلَاعِ الْبُرْكَ وَوَجَعِ
الْمَفَاصِلِ

الْقَوْلُ فِي الْجَمَاعِ

أَفْضَلُهُ مَا وَقَعَ بَعْدَ الْهَضْمِ

لَيْسَ سَنَاسِبٌ - هُوَ كَرَاهِيَةٌ مَعْرُوقِ
الرَّسْمِ لَانْتِزَاعِ الْحَمَامِ زِيَادَةً كَمَا كَرِهَ
سَرُودِ پَانِي سے غسل کرنا بدن کو قوی
کرتا اور خوش کرتا ہے۔ ساری قوتوں کو
اکٹھا کرتا اور طاقتور بناتا ہے۔ مگر سرود پانی
سے غسل ایسی شخص کے لئے جائز ہے۔ جو
گرم مزاج ہو، اس کے بدن میں خاصہ
کثرت ہو، یعنی لاغر نہ ہو۔ تیز وہ جو ان
ہمہ گرم گرام اور دوپہر کا وقت ہو، نیچے
پڑے اور وہ لوگ جنہیں دست آرہے
ہوں۔ یا بخار رہ سہمی کے دست دتے یا
نزلہ ہو۔ وہ ہرگز سرود پانی سے غسل نہ کریں
گندہ حاک کے پٹھوں کے پانی سے
غسل کرنا بدن کے فضلات (سودا) کو
تحلیل کرتا۔ قاح ریش اور "شخ رطب"
در شخ جو باہم سے پیدا ہوتا ہے، میں
فائدہ بخشا۔ خشک اور زخا ریش زائل
کرتا۔ درد "عرق النساء" میں رچ کر لینے
سے ران پنڈلی اور پاؤں کے نیچے تک
ٹانگ کے باہر کی طرف ہوتا ہے درد کے
کے درد اور جوڑوں کے درد میں نفع
پہنچاتا ہے۔

بیان جماع (صحبت) بہت جماع

جو غذا ہضم ہونے کے بعد کیا گیا ہو۔ اور

وعند اعتدال البیدات
فی حرۃ وبردۃ ویبوستہ
ووسطیہ وحرارۃ وامتلائہ
وان وقع خطاء فضرر
عند امتلاء البیدان وحرارۃ
ووسطیہ اسهل من ضرر
عند حرارۃ وبردۃ ویبوستہ
فانی ہونے دیا بھوکے ہونے اور بدن
کے سرد خشک ہونے کی حالت میں
ہوتا ہے +

وانما یبغی ان یجامع اذا
قویت الشهوة وحصل الامتناع
التام الذی لیس عن تکلف
ولا عن فکر مستحسن ولا نظر
الیہ وانما اھا جبراً کثرۃ المنی
وشدة الشبق وان یحصل
عقبہ الخفۃ والنشاط والنور
جماں ہوا ہی وقت کرنا چاہئے۔ جبکہ (۱)
شہوت یا خواہش جماں سخت ہو بلکہ بلا کسی
تکلف کے (نور و نور) پورا امتناع و غیر شہوت
پیدا ہوا ہو کسی حسین و خوبصورت کے
خیال سے اور اس کی طرف دیکھنے سے
نہ پیدا ہوا ہو۔ بلکہ شہوت کا جوش سخی کی
کثرت کی وجہ سے اور جماں کی سخت مرض
کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ اور جبکہ (۲)
جماں کے بعد بدن میں خفت یا ہلکا پن
اور سرور و خوشی حاصل ہوا کرتی ہو۔ اور
خفت آیا کرتی ہو +

والجماع المعتدل ینعش الحرارة
الغریزیۃ ویکفی البیدان
للاعتناء ولیقتصر
معتدل طور پر جماں کرنا یعنی اسکی کثرت
نہ کرنی حرارت طریقی کو بیکار نہ کر دیتی یعنی
قری کرتی ہے۔ بدن کو بیکار نہ کر دیتی اور نہ اس

و يحط المرء الغضب ويزيل الفكر
المردي والوسواس والخواص
وينفع من اكثر الامراض
السوداوية والبغمية

کے لئے آئندہ کرتی ہے قرمت و سرور
پیدا کرتی۔ غصہ کم کر دیتی۔ بہت تفکرات
ذائل کر دیتی۔ اور سوداوی و وسوسوں کو
یعنی سودا کے بڑے خیالات کو دور
کر دیتی ہے۔ اور اکثر سوداوی اور لمفی
امراض میں نفع پہنچاتی ہے۔

وربما وقع تارخ الجماع
في امراض مثل البدن
وظلمة البصر ونقل البدن
وورم الخصية والمخالب
وتقيد او عية المني فاذا
عاد اليه بدئ بسرعة

جو رنگ جماع چھوڑ دیتے ہیں وہ دوران
سرور پھر آنکھوں کی تاریکی۔ ثقل بدن
اور بدن کا بوجھ، خستیاں اور کنج ران کے
ورم، جیسے چند امراض میں اکثر مبتلا ہو جاتے
ہیں۔ اور جب جماع کرنے لگتے ہیں زون
امراض سے بہت جلد تندرست ہو جاتے
ہیں۔

ولا فراط في الجماع يسقط
انقوة ويضرب العصب
فيوقع في الرعشة والظالوج
والتشنج ويضعف البصو جلد
وجماع الغلمان اقل استقراغا
للمني فيكون اضعافه وضرره
اقل لكن يجوز الى حركات
متعبة لكونه استقراغا
غير طبيعي

کثرت جماع تو زون کو زائل کرتی۔ اور
بہنوں میں نقصان پہنچانے کی وجہ سے
رعشہ، فالج، اور تشنج میں مبتلا کرتی اور
مینائی کو نہایت کمزور کرتی ہے۔
لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنے میں
اگرچہ سخی کم خارج ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ
سے ضعف اور ضرر کم پیدا ہوتا ہے لیکن
سخی فاسخ کرنے کا یہ ذریعہ جو نیکو غیر طبعی
اس لئے اس فعل میں زیادہ سخت کرکے
کرتی پڑتی ہیں زیادہ دور لگانا اچھا ہے۔

اس نقصان کے علاوہ زانیہ خیریت ہے۔ لہذا سب پرعت اور اس عمل میں
جو ضرر نقصان سے متعلق ہو۔ ہر زمانہ کمال کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

سب اس کے لازمی نتائج ہیں۔ مترجم +

وليجتنس من جماع العجوز والصفير بڑھیا۔ نہایت چھوٹی لڑکی وہ عورت جسے
جلداً او الحائض والى لم تجامع اخرون میں سے جاری ہو جو سب ایک جہاں
من مدلة طويلة والمريض عورت کو پرانا جاری ہوا کرتا ہے۔ وہ
والقبیحة المنظر والبكر فكل عورت جسے ایک عرصے سے جماع کا اتفاق
ذالك يضعف الشهوة بالخاصة بڑا ہو۔ شریں اور بد صورت عورتیں بڑا
بکرۃ لڑکیاں جنکا پرودہ بکارت نہ ٹوٹا
ہو۔ جو بچپن سے اندام نہانی کے اندر
ہوتا ہے۔ اور پہلی مرتبہ جماع کرنے سے
ٹوٹ جاتا ہے، ان سب عورتوں سے
جماع نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان سے جماع
کرنا باغضیت ضرر پہنچاتا ہے +

وجماع المحبوب يسر ويقبل
اضعافه مع كثرة استغلائه
المنی

وارداً اشكال الجماع ان
تعلو المرأة الرجل وهو متعلق
لتصاخر وجزا المنی ورا بجا
بقی فی الذکر بقیة من المنی
فینعفن بل ربما سال الى الذکر
مرطوبات من الفرج

وافضل اشكاله ان تعلو الرجل
اور تمام شکلوں میں بہتر شکل یہ ہے کہ

محبوب و عشق کے ساتھ جماع
کرنا فرحت و سرور پیدا کرتا ہے۔ اور باوجود
اس امر کے کہ اس میں منی بکثرت خارج
ہوتی ہے مگر ضعف کم پیدا ہوتا ہے +
جماع کی تمام شکلوں میں یہی شکل
بہتر ہے کہ عورت مرد کے اوپر ہو۔ اور مرد
نیچے چست لیٹا ہوا ہو۔ کیونکہ ایسی صورت
میں منی شکل سے خارج ہوتی ہے۔ اور
کچھ حصہ مخصوص میں کچھ منی باقی رہ کر
سڑ جاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات عورت
کی اندام نہانی سے عضو مخصوص کی طرف
رطوبتیں بہ کر چلی جاتی ہیں +

المرأة سرافعا فحن يها بعد
الملاعبة النامة ودغدغة
المشدي والمجالب تمحك
الفرج ومسه بالذكر فاذا
تغيرت هياة عينيها وعظم
نفسها وطلبت التزام الرجل
والجرجل الذكر وصب
المني ليتعاضدا المنيان وذلك
هو المحبل

مرد عورت کے اوپر ہوتا اور باہم خرب
کھیل کر دوسری لذت کرنے۔ پستانوں
اور کچھ ران میں گڑ گڑائی کرنے کے بعد مرد
عورت کی دونوں رانوں کو اوپر اٹھا کر
پھر پیٹے عفتو خاص سے عورت کی اندام
نہانی کر گڑ گڑائے۔ جب عورت کی آنکھوں کی
حالت بدل جائے، اسکا سانس چڑھنے
لگے، اور مرد سے پاٹا جا رہے تو اسوقت
مرد داخل کر کے انزال کرے تاکہ عورت
دوسروں کی منی باہم ایک دوسرے
کی اماؤ کریں یعنی دونوں کا انزال تقریباً
ایک ہی وقت ہو، جماع کی یہی صورت
عمل قرار کرتی ہے +

ومما يعين على الجماع روية
الجماععة والتطري الى تساعد
الحيوانات وقرائة الكتب
المصنفة في الباه وحكايات
الاقوياء من الجماععين و
استماع الرقيق من اصوات
النساء

ان امور میں سے جن سے قوت جماع
کی امداد ہوتی ہے (یعنی جن سے باہ زیادہ
ہو جاتی ہے) مندرجہ ذیل امور ہیں: جماع
و صحبت کا دیکنا۔ جانوروں کی منی و صحبت
کی طرف نظر کرنا۔ اچھے کتابوں کا پڑھنا جو
قوت باہ کے متعلق بھی لکھی ہوں۔ نہایت
قریبی لوگوں کے جات کی کہانیاں دیکھنی
عورتوں کی باریک آوازیں سننی +

وخلق العانة يهيئ الشهوة

سیٹر و یا ذیرنات (کے بارنگ) سڑنا
شہوت کو بھڑکاتا ہے +

واطالة العهد يترك الجماع
مسية للنفس

تقریباً وہ عرصہ تک جماع کو چھوڑ دینا
نفس کو رجماع سے بھلا دیتا ہے جس سے

تو ایش کم ہو جاتی۔ مٹی کم پیدا ہونے لگتی۔ مٹی کہ گاہے باہ کی توت با نکل نازل ہو جاتی ہے)۔

با تھنوں سے مٹی خارج کرنا (جسے خلق کہتے ہیں) غم پیدا کرتا ہے۔ اور بعض کی تمدنی و خیرش اور شہوت کمزور کر دیتا ہے۔

موسموں کے تدابیر و حصول موسم بہار

یعنی موسمِ ربیعِ جزیریوں کے بعد اور گرمیوں سے پیش آتا ہے۔ اس کے آسمانی پلے نکل کر نار و زہون نکالتا، چاہئے اور قے کے ذریعہ بدن کے مواد کو خارج کرنا چاہئے۔ حرارت بھجانی والی چیزیں اور سرد چیزیں اور سرد کو ساکن کر نیوالی (یعنی ان کے جوش کو بٹھانی والی) چیزیں استعمال کرنی چاہئیں۔ گرمی پیدا کرنے والی تمام اشیاء سے سلاز زیادہ ریاضت و حرکت۔ تمام اور تیز شراب سے بچنا چاہئے۔ غذا کم کھانی چاہئے اور وہ شراب زیادہ پینی چاہئے۔ جہر میں پانی ملا یا گیا ہو۔ اس موسم میں پر شاگ کے طور پر شجاب اور ایسے کپڑے استعمال کرنے چاہئیں جن میں قدرتی سی روئی پھری ہو۔

والاستمناء بالیدایو جب الغم ویضعف الانتشار والشهوة

القول فی تدبیر الفصول

ویشلق الربیع بالقصص والاستفراغ بالنقی واستعمال المطفیات ومسکات المواد ویجتنب المسضات کلھا کالحركة المفرطة والحمام والشراب القوی

ویقفل الغدا ویكثر الشراب الحمر وجر الماء ویلین فیہ السجائب والمضربات الخفیفة

تصد ہا جسے ملک پندستان میں حوت کی انڈیوں میں اس قدر رکھی ہے کہ

اسکی ضرورت ہی پیش نہیں آتی اور قصہ کے بغیر حادوں کی کمی کی شکایت
عام ہے علی چائے کی بھی چندان ضرورت پیش نہیں آتی اور آج کا دور
پراسے ملک میں اسکا رواج نہیں ہے۔ سنجاب ایک بکڑا ہے جو ایک
جانور درجہ کا نام بھی سنجاب ہے اس کے دونوں سے تیار کیا جانا سہو مشہور

وینلزم فی الصیف الیصلو اور گرمیوں کے موسم میں آسان
واللغة والدالی والاغذیۃ اور راحت اختیار کرنی چاہئے اور صاف مینا
الباردة القاسمة للصفر ۶۱ دھنا چاہئے سرد و صوفیہ توڑنے والی
اللطيفة كالسرانية ويحجر كل دھواں کم کر دوالی اور مراد کو بھی دھواں
ما یسفن ویجفف ویبغص غذا میں دھنی سرد غذا میں کھانی چاہئیں
من الاغذیۃ ویكثر من الفاكهة مثلاً زفانیہ میں سال یا انار پڑنے
الرطوبة کالاجامس والحنیاس ہیں اور تمام دوجیزوں جو زردی چاہئیں
والبطيخ الزرقی ولبس فیہ جو گرمی و خشکی پیدا کرتی ہیں غذا میں کم اور
الکائنات المعتین ترمیو کے زیادہ استعمال کر کے چاہئیں
شلا آو بخارا کثیرا اور رتہ بڑا اور اس
موسم میں گناں کا پورا کپڑا پہنا جائے
اور اہل کے مانت نہایت بارگاہ اور دور
ہوتا ہے اور کتان یعنی دسی کی مینو کے
ریشوں سے بنایا تاکہ ۔

ویجتنب فی الخریف کل ما اور موسم خریف میں (جو گرمیوں کے
بعد اوسم دیوں سے ملتا ہے) سرد
ویجفف البدن وکثرة الجماع ہمارے ملک میں یہ بات ہوتی ہے ان
والاغتسال بالماء البارد تمام چیزوں سے بچنا چاہئے۔ چونکہ
وشربه وکشف الرأس خشکی پیدا کرتی ہیں۔ نبات کی کثرت اور سردی
والاستکثار من انفا کمة پانی سے غسل کر کے سے پرہیز کرنا چاہئے
الرطوبة واعمال القی فیہ اور سرد پانی پینا چاہئے اس موسم میں
فیجلب الحمی ویجتر من

ہر دالغداۃ وحر الظلمات سرگھولنے اور ترمیر ہونے کے زیادہ کھانے سے بچنا چاہئے۔ اس زمانہ میں بچے کو کرنا بخار دلاتا ہے۔ نیز اس موسم میں صبح کی سردی اور دوپہر کی گرمی سے بچہ ہیز کرنا چاہئے (دھن) صبح کو بدن میں سردی بچھنے دیں اور دوپہر کے وقت دھوپ وغیرہ میں چلیں۔

بچہ سے ملک میں چونکہ اس موسم میں بچہ خشکی کو بردھارتی ہوا اور ساقی ہوا چلتی ہو۔ اس لئے اس موسم میں ہم لوگ خشک چیزوں پر ہیز کرنا بچہ سے خشک چیزیں ہتھمال کر کے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس موسم میں علی السرم خشک غذائیں بچہ سے ملک میں بکثرت دی جاتی ہیں۔ مثلاً مین کی روٹیاں، کباب، مختلف بٹے جوڑے دینے شروع۔

وہیستقبل الشتاء بالذئثار
ولیس الغیب والنیفوق
واما الحواصل والذئق
فصراطان فی التخیین
یختارہما الا المبرو وخالمطوب
اور موسم سرما کا استقبال نہ خشک اور کھانوں سے کرنا چاہئے (یعنی روٹیاں) پھر سے اوڑھنے چاہئیں، اور غیب اور نیفوق کی پرستشیں پہنی چاہئے لیکن اصل اور ذئق کی پرستشیں نہایت گرمی پیدا کرتی ہیں۔ سرد اور ترمیر اور بچہ کے ملاوہ کوئی دوسرا برداشت نہیں کر سکتا

”غیب و شتاب کے مانند ایک باغ جسے ”قائم“ بھی کہتے ہیں اس کے بدن میں آدن ہوتا ہے جس کو کپڑے اور پرستشیں تیار کی جاتی ہیں۔ نیفوق و مری کی کھال یا پرستشیں کہتے ہیں۔ ”خواجه“ یا ”نور“ کے قسم کو ایک بڑا ہانہ سر میں اکثر ہوتا ہے، اسکی ڈال بھی کے تھپے ایک قبلی یا پڑا ہوتا جس میں چھلیاں نکار کر کے جمع کرتا ہے۔ یہ ساری چیزیں اسکا نام بھی ”اصل“ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ ”اصل“ بڑے کو کہتے ہیں۔ اس جانور کو پرستشیں تیار کرتے ہیں۔ ذئق“ بھی ایک جانور ہے جس سے پرستشیں بناتے ہیں۔ ہر موسم

اس موسم میں تری اور غلیظ غذا اس
مثلاً قہریشہ ریاحیم، کھانی چاہئیں۔
دیکھو کہ اس موسم میں یا صمد تری موافق
محروست کی کثرت کرنی چاہئے عذافت
پیدا کرنے والی دہنی، غلاط وغیرہ کو گرم
ورق بنانے والی (چیریں مثلاً، شاد
دالون یا دالی) اور گرم قسم کے تخم دہنی
گرم مصالحہ وغیرہ اور تیز شراب کا
استعمال کرنا چاہئے۔ اس موسم میں تے
کھانا اور تری لانا ہے۔ اور سخت حرکتیں
اور ریاضتیں اس موسم میں مفید ہیں۔

جزو دوم

علاج امراض

طب کے حصہ علی کے دونوں اجزاء
میں سے دو صورتیں جزو دوم میں اسرار
کے مسابجات کا عام بیان کی جاتا ہے
اور کسی خاص مرض سے خلق مذکر کے
بلکہ مسابجات امراض کے عام اصول
لکھے جاتے ہیں (علاج جنین امور سے
کامل ہوتا ہے۔ یعنی طلائین امور
سے کیا جاتا ہے) اور تیسرے دہنی

ولیم الاغذیة القویة
الغلیظة كالهریة والاسکنا
من اللحوم واستعمال الملطفات
كالرشاد والا با زیر الحارسة
والشراب القوی والقوی فیہ
یضعف والحركات القویة
العنفیة فیہ نافعة

الجزء الثاني

من

جن فی الجزء العلی

من الطب فی معالجات
المرضی بقول کلی

العلاج یتیم باجن اءثلة التدریج
والادویة واعمال الید

سہ ہر ایک کھانا ہے جس میں گوشت اور دوسرے شے کا بچا ہے۔ یہ منہم۔

اسباب ستہ ضروری یا چھ ضروری اسباب
کھانا، پینا، ہوا، ریاضت وغیرہ میں
تغیر و تبدل اور ایہ پیر کرنے کے (۲) سے
دواؤں سے (۳) اتھال یا دسنگاری
ستہ +

مثل میں غمکہ و چھ ضروری اسباب
میں تعرت اور ایہ پیر کرنے کو کہتے ہیں ان
نصرت کا حال کیفیت کے لحاظ سے
ایسی ہے جو دواؤں کا ہوتا ہے (یعنی جس
طرح سرد مرض میں دوا گرم اور گرم مرض
میں دوا سرد دی جاتی ہے۔ اسی طرح
سرد مرض میں مثلاً غذا گرم۔ اور گرم مرض
میں غذا سرد دی جاتی ہے۔ یہی حال غذا
پانی وغیرہ چھ ضروری اسباب کا ہے
لیکن ان میں چند امور میں سے غذا کے
تعلق چند خاص احکام و قواعد ہیں جن کا
ذکر کرنا ضروری ہے) چنانچہ غذا، لکھتے
بالکل روک دی جاتی ہے۔ جیسا کہ بحران
کی حالت میں۔ اور مرض کے زمانہ انتہا
میں غذا اس وجہ سے روک دی جاتی ہے
کہ طبیعت اس غذا کے ہضم کی طرف
متوجہ ہو کر مرض کے دور گرے۔ و اگر وانی
نہ کر سکے (یعنی غذا اس کو نہیں دی جاتی ہے
کہ طبیعت غذا کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور
مرض کے دفع سے اپنی توجہ نہ ہٹائے)

والستد یجوز التصریف
فی الاسباب الستہ الضروریہ
وحکمہ من جهة الکيفية حکم
الادویہ

لکن للغذاء من جملة
احکام تخصه فانه قد يمنع
کما فی البصران وعند المنه
لثلاث تغفل الطبيعة بهضمه
عن دفع الملح وعند النوب
کذلك ولثلاث یکرر الکسب
بیس اسرار الطب

اور (بجائے وغیرہ کے) باری کے دن بھی
 وہی وجہ سے خوار نہیں دی جاتی ہے۔
 اور اس کے علاوہ اس وجہ سے بھی مد کی
 جاتی ہے کہ خوار کے کہنے اور ہضم ہونے
 کی گرمی سے بے مینی (اور بخار) نہ بڑھے
 جاسکے۔

اور کما ہے غذا کم کر دی جاتی ہے۔
 اور غذا کم کرنے کی دو صورتیں ہیں یا غذا
 کی کیفیت کم کر دی جاتی ہے یعنی اسکی
 غذائیت کی کمی کر دی جاتی ہے۔ اگرچہ
 مقدار اس کی زیادہ ہوتی ہے (یعنی اسی
 غذا رہتی ہے۔ جو اگرچہ مقدار میں زیادہ
 ہوتی ہے مگر اس سے پرورش اور
 اور غذائیت بہت کم ہوتی حاصل ہوتی
 درخون کم بنتا ہے) مگر ان لوگوں کے
 ساتھ کیا جاتا ہے جن کی بھوک اور ہاضمہ
 قوی ہوں۔ اور ان کے بدن میں اخلاط
 و عروق کی کثرت ہو۔ یا ان کے بدن میں
 مدی مواد ہوں۔ اور اس حالت میں چونکہ
 غذا کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے
 ان کی بھوک دور ہو جاتی ہے اور معدہ
 اس کے ہضم میں لگ جاتا ہے۔ لیکن
 اس میں غذائیت چونکہ کم ہوتی ہے یعنی
 اخلاط اور خون بننے کے قابل احسن
 اس میں کم ہوتے ہیں) اس لئے ان

وقد ينقص اما في كيفية
 اى تغذيته وان كانت كميته
 كثيرة كما يفصل من شهوته
 وهضمه قويا وفي مبدئه
 اخلاط كثيرة او ردية
 فبكثرته كميته يصل الى المدة
 ويسد الشهوة وتشغل المعد
 بهضمه وبقلة تغذيته لا
 يزيد الا خلاط وهذا مثل
 القول والفواكه

لوگوں کے بدن میں افراط اور موراہ کی زیادتی بھی اس غذا سے نہیں ہو سکتی ہے۔ ایسی غذاؤں کی مثال بقول رسالہ (پاٹ) اور قوالہ رمیہ جات مثلاً ترپوزہ خربزہ ہیں +

اور گاہے اس کا اثر کیا جاتا ہے۔ یعنی غذا کی مقدار کم دی جاتی ہے۔ مگر ایسی غذا ندرتاً کم نہیں کی جاتی (یعنی ایسی غذا دی جاتی ہے جس کی تھوڑی مقدار بھی خون زیادہ پیدا کر کے غذائیت اور پورش زیادہ کرتی ہے) جیسا کہ یہ اُن لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جن کی بھوک اور جن کا باطنہ دونوں کمزور ہوتے ہیں اور ان کا بدن غذا و پورش کا زیادہ محتاج ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا کرنے میں چونکہ غذا کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا ہضم ہونا اور اس کا اضماع ممکن ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے اس لئے تقویت بخشنا اور پورش کرتا ہے +

اور گاہے اس کی مقدار اور اس کی غذائیت دونوں کم کئے جاتے ہیں (یعنی تھوڑی مقدار میں ہلکی غذا دی جاتی ہے) جیسا کہ اگر بھوک کی کمی اور ضعف یا ضعیف

وقد يعكس هذا اعنى ينقص كميتہ دون كیفیتہ كما يفعل لمن شهوته و هضمه ضعيفان و بدنه محتاج الى التغذيه فقله مقداراً يمكن هضمه واستمراره و بكثرة تغذيته يقوى و يغذي

وقد ينقص الغذاء كما وكيفاً كما ادا اجتمع مع ضعف الشهوة و الهضم امتلاء بدني

لذا غذا ہضم ہو کر مگر اور تمام اعضا کی طرح جانیکہ کہتے ہیں جس کو بدن کی پورش ہوتی ہے

کے ساتھ بدن بھی مراد سے چمک ہو +
اور کھانے کا مقدار اور غذا نسبت
دوقوں کے لحاظ سے زیادہ کی جاتی ہے
یعنی زیادہ مقدار میں بیماری تندرستی
ہے۔ جس سے خون بکثرت بنتا ہے (میں)
کہ ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جنہیں
تخت ریاضت کے لئے آمادہ و تیار
کرنا ہو +

وقد يكثر الغذاء كما تكيفاً
كما يفعل لمن يمدد قوته
للرياضة القوية

نیز کھانے لطیف اور ایسی غذا اختیار
کی جاتی ہے۔ جو رنگوں میں اچلے نفوذ
کر سکے۔ اور گھس سکے۔ ایسا اس وقت
کیا جاتا ہے جبکہ قوت اور صحت اتنی
نہیں ہوتی ہے کہ کوئی دیر سے نفوذ کرنے
والی غذا بمعظم ہو سکے +

والمختار يوشد الغذاء
اللطيف السريع النفوذ اذا
لمت القوة والمدة بهضم
الطعام النفوذ

غذا اے لطیف جو جلد نفوذ کرنے
والی ہو غلیظ غذا کے بعد نہ کھلائی جائے
تاکہ ایسا نہ ہو کہ لطیف غذا جلد بمعظم ہو کر
غلیظ غذا کی وجہ سے جلد نفوذ کرنے کا سہ
نہ پاسکے اور سو جگہ خود بھی خواب رہنا سہ ہو جائے
اور پیلی غذا کو بھی ناسد کرنے سے اس وجہ سے اناؤں کا
انگور کرکٹے پائے کھانے کے بعد ہتھال
کرنے سے منع کیا گیا ہے +

ويتوقا بعد الغذاء الغليظ
لئلا يهضم هنلا يعجز
ملكافيشد يفسد ما
قبله

اور کھانے غذا غلیظ ہی اختیار
کی جاتی ہے۔ جبکہ ان لوگوں کے ساتھ
کیا جاتا ہے۔ جز کے ہی عضو کی جیت

وتد يوشد الغذاء الغليظ
كما يفعل لمن يمدد تليد
حس عضومنه يوجه ادنى

سبب

کمزور و شست کرنی ہو جس میں سموی
اور ادنیٰ اسباب سے درد پیدا ہوتا ہے
جیسا کہ دماغ کی جن گالے اتنی تیز
ہو جاتی ہے کہ سموی آواز اور دشمنی سے
درد سر ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں کٹے
پائے کوٹا کر دماغ کی جن شست کر دیتے
ہیں اور جب شدوں لڑا اور لگوں کے
بند ہونے کا خوف ہو تو غلیظ غذا سے
پرہیز کرنا چاہئے +

ویتوقا عند خوف السد

غذا اگرچہ قوتوں کی دوست ہے
لیکن نیک غذا ہی سے قوت پیدا ہوتی ہے
اگر غذا قوتوں کی اس وجہ سے دشمن بھی
ہو کہ یہ مرض سے بھی دوستی رکھتی ہے
جو کہ قوتوں کا دشمن ہے (کیونکہ مرض کی
حالت میں غذا کی کثرت سے مرض قوی
ہو جاتا ہے۔ نیز غذا کی کثرت سے بہت سے
امراض پیدا ہوتے ہیں) اس لئے مرض
کی حالت میں غذا فقط اسی قدر ہتھال
کرنی چاہئے جس کے بدوں قوتوں کے
قوی رکھنے کے لئے چارہ نہ ہو سکے +

والغذاء وان كان صد يقا
للقوة فهو عدو والصداقة
المرض الذي هو عدو لها
فلا يستعمل منه في المرض الا
ما لا يبد منه في التقوية

مرض کا زمانہ انتہا جس قدر لبا ہوتا
یعنی اس کی انتہا جتنے زیادہ عرصہ میں آتی
ہے، اس قدر زیادہ قوت کی ضرورت
ہوتی ہے۔ تاکہ وہ بہت سے مقابلہ کر سکے
رحہ طبیعت اور مرض کے درمیان ہوتے

وكلما كان ملتهج المرض
اطول كانت الحاجة الى قوة
تحتل المضاعفات الكثيرة
اكثر

فلهن الكانت عناسيحتا
بالقوة في الامراض المزمنة
اكثر

وكما قرب المنتهي نقصنا
الغذاء ثقة بما سلف و
تخفيفا على القوة وقت جهادها

والامراض التي منها عسا
في المراحل انما دونه الظاهر
بقاء القوة في هذه المدة
اللطيفة فلا حاجة فيها
الى التغذية

ہیں، برداشت کر سکے۔ اسی وجہ سے
ہماری قوت کی طرف متوجہ رہیں
اور اس میں زیادہ ہوتی ہے (اور غذا
وہیے چلے جاتے ہیں۔ روکتے نہیں ہیں)
اور اس قدر مرض کی انتہا کا وقت قریب
آتا جاتا ہے۔ اسی قدر غذا کم کرتے جاتے
ہیں۔ کیونکہ پچھلی غذاؤں پر دواؤں سے قوت
پر جو پچھلی غذاؤں سے ہم پیدا کر چکے ہیں
کا فی بھروسہ ہوتا ہے کہ اب اگر ہم
غذا کم بھی کر دینگے۔ تو قوت ہرگز کمزور
نہ ہو سکے گی، اور اس وقت غذا کم کرنے
کی غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ اس زمانہ
انتہا کے وقت جو کہ مرض سے بڑے
اور مقابلہ کرنے کا وقت ہے "قوت"
بہت سی ہوتی رہے۔ اور اس پر غذا کا بوجھ
پڑے +

اور وہ امراض جن کا زمانہ انتہا چلتا
روز یا اس سے پہلے ہوتا ہے (یعنی جو مرض
چارہ دیا اس سے کم میں ختم ہو جاتا
ہیں) ان امراض میں ظاہر اور کھلی ہوئی
بات ہے کہ انہی قوتوں کی مدت تک (یعنی
چارہ دیا اس سے کم تک) قوت قائم
رہ سکتی ہے۔ اس لئے ایسے امراض
میں غذا دینے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے
یعنی غذا بالکل بند کر دیتے ہیں +

عند اذا احتملت القو
ولا فلو ضعفت ولو في البحران
وجب الغناء

یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ جبکہ
قوت برداشت کرنے کے قابل ہو۔ ورنہ
اگر قوت ضعیف ہو۔ تو غذا دینی ضروری
ہے۔ خواہ بھڑان کا بدن کیوں ہو جس میں
خدا دینی یا نکل ممنوع ہے۔ یعنی اگر مریض
ہمایت نہ توں اور کمزور ہو تو ہر حالت
میں غذا دینی جائز ہے۔ خواہ وہ کسی حالت
میں ہو +

اما العلاج بالدواء
قله قوانین ثلثة
احدها اختيار کیفیته وذلك
بعد معرفة نوع المرض
ليعالج بالضرر

علاج بذریعہ دوا | دوا کے ذریعہ
علاج کرنے کے
تین قانون میں۔ اول۔ دوا کی کیفیت کا
اختیار کرنا۔ ذکر آداب سرد و گرم اختیار کیجا
یا مثلاً گرم (اختیار کی جائے) اور یہ اس
وقت ممکن ہے۔ جبکہ مریض کی نوعیت اور
ماہیت معلوم ہو جائے کہ یا مریض کیا
ہے۔ گرم ہے یا سرد ہے تاکہ علاج ضد
اور مخالفت سے کیا جائے۔ یعنی سرد مریض
میں گرم دوا۔ اور گرم میں سرد دوا دیجائے
دویم۔ دوا کا وزن اور اس کی
کیفیت کے درجوں کا اختیار کرنا ذکر آیا
دوا کتنی مقدار سے دیجائے اور وہ
کس درجہ کی ہو +

ثانیہا اختیار وزنہ و درجہ
کیفیتہ

درجات ادویہ تم جانتے ہو کہ تخی دوا میں مثلاً گرم یا سرد ہوتی ہیں
وہ ایک ہی گرم یا سرد نہیں ہوتیں۔ بلکہ بعض کم گرم ہوتی ہیں۔ اور بعض
زیادہ۔ اسی وجہ سے ہر ایک گرم و سرد دوا کی گرمی و سردی کے چار

دو درجے قائم کر دیے گئے ہیں۔ چنانچہ پہلے درجہ کی دوا وہ کہلاتی ہے جس کی گرمی یا سردی کا اثر بدن میں اس قدر محسوس ہوتا ہے کہ وہ محسوس ہو سکے اور درجہ دوم کی دوا وہ ہے جس کا اثر محسوس ہو، مگر منفرد نہ ہو۔ اور درجہ سوم کی دوا وہ ہے جو منفرد ہو، مگر ملک نہ ہو۔ اور درجہ چہارم کی دوا وہ ہے جس کا اثر اس حد تک ہو کہ وہ ملک ثابت ہو + ان مرض دواؤں کے درجے مرضوں کے رجحان کے لحاظ سے اختیار کئے جاتے ہیں + مترجم

وذلك يحصل بالحدس من طبيعة العضو ومقدار المرض ومن الجنس والنسب والعادة والفصل والصناعة والبلد والسمعة والقوة

دوا کتنی مقدار میں دیا جائے۔ ۱ اور اس کا کوئی درجہ اختیار کیا جائے؟ یہ اس وقت ممکن ہے۔ جبکہ مندرجہ ذیل کیا امور کا علم چلے ہو جائے (۱) عضو کی (۲) کہ مرض میں مبتلا ہوا طبیعت کیا ہے۔ (۳) مرض کی مقدار کیا ہے (آیا مرض بیکار ہے یا شدید ہے) (۴) مریض کس جنس سے ہے (آیا وہ عورت ہے یا مرد ہے) (۵) مریض کی عمر کیا ہے (۶) مریض کے مادات کیا ہیں اور کیسے ہیں (۷) موسم کیا ہے (سردیوں کا موسم ہے یا گرمیوں کا) (۸) مریض کا پیشہ کیا ہے (مثلاً وہ لوہاں ہے یا دھوبی ہے) (۹) مریض کا ملک اور اس کا شہر کیا ہے (آیا وہ گرم ہے یا سرد) (۱۰) مریض کی جسمانی حالت کیسی ہے (آیا وہ لاغر ہے یا فربہ) (۱۱) مریض کے قوی کیسے ہیں (آیا وہ ناتواں ہے یا قوی ہے) +

واما طبيعة العضو فيتضمن
امورا اربعة من اجه وخلقه
ووضعه وقوته

(۱) طبیعت عضو جو وزن (۱) اور
درجہ کیفیت اختیار کرتے ہیں وہ بھی باقی
ہے، چار امور کو شامل ہے "عضو کا مزاج"
ذکر آیا وہ گرم ہے۔ یا سرد ہے۔ مثلاً
عضو کی خلقت "درپیدائش" یعنی بناوٹ
کو آیا وہ خشک ہے۔ یا سارے ہے۔ یا آئینہ
گڑھے میں "عضو کی وضع" (ذکر آیا وہ دوا
جاننے کے راستوں سے اور عمدہ سے
قریب ہے یا دور ہے) اور "عضو کی قوت"
ذکر آیا وہ شریف ہے یا رکیں ہے یا اپنی
درجہ کا اور خمیس ہے) +

واما مزاج العضو فانما اذا
تحققا من اجه العضو الصحو
والمرضى عن فناء كمية الخروج
عن المزاج المصحى فاحترنا
من الدواء ما يقابله

واما الخلقة فمن الاعضاء
ما يقترن بالدواء للطبيعت
اما الخلقة اولا لان له تجويفا
من جانبين او من جانب
واحد

(ب) عضو کی خلقت (بناوٹ)
بعض اعضاء ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں
بہت سی دواست فائدہ حاصل ہوتا ہے
اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ مختلف
کونکے اور سارے ہوتے ہیں (جیسے
سپیٹھ) یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ
ان اعضاء کے دونوں طرف (اندراہر)

جوت اور گڑھے ہوتے ہیں جیسے سدرہ
 اور آنتیں۔ انکے اندر بھی گڑھے اور سوراخ
 ہوتے ہیں۔ اور انکے باہر بھی شکم کی سی
 ہوتی ہے۔ جس سے ان کے مواد ہلکی
 ہی دوا سے تحلیل ہو جاتے ہیں (یا صرف
 ایک علت جوت اور گڑھا ہوتا ہے جیسے
 بدن کی گیس۔ انکے باہر تو کوئی جگہ نہیں
 ہوتی۔ کہہ ناکہ گوشت وغیرہ میں دھبی
 ہوتی ہیں۔ مگر انکے اندر سوراخ اور خالی
 جگہ ہوتی ہے۔ ان کے مواد بھی اس
 وجہ سے آسانی اور ہلکی دوا سے تحلیل
 ہو جاتے ہیں۔ کہ انکے اندر خالی جگہ ہوتی
 ہے۔ اور بعض اعضاء ایسے نہیں ہوتے
 ہیں (یعنی وہ ہلکی اور معمولی دوا سے ناکارہ
 مایمل نہیں کر سکتے۔ بلکہ ان کے لئے
 تیز اور سخت دوا کی ضرورت ہوتی ہے
 ایسے اعضاء ٹوس اور بے مسام ہوتے

ہیں۔

ومنہا ما ليس كذلك
 فيفتقر الى الدواء القوي

(ج) عضوی وضع : ہر اعضاء
 دور کے راستوں سے قریب ہوتے
 ہیں (جیسے معدہ) ان میں دبی دوا
 کافی ہوتی ہے۔ جس کی ثروت سر میں کے
 مقابل ہوا اس سے زیادہ ہے (اور
 اعضاء پروردگار کے راستوں سے دور
 ہوتے ہیں جیسے پھیپھڑے اور گڑھے

واما الوضع فالعضو القريب
 يكفيه ما قوته بقدر ما
 يقابل علته والبعيد منه
 يحتاج الى الاقوى

ان میں دو اور ایک عرصہ کے بعد معده
جگر اور گول میں تغویٰ کرنے کے بعد
پونجی ہے۔ ان میں ایسی دوا کی ضرورت
پڑتی ہے۔ جس کی قوت مرض سے زیادہ ہو
تا کہ اس کی قوت اگر دہستوں میں ٹوٹ
جائے۔ تو دباں تک پونجی کے بعد کافی
موجود رہے۔

(د) عضوی قوت۔ چنانچہ جن اعضا
کی قوت میں تیز ہوتی ہے۔ یا جو اعضا
شریف یا ریس ہو رہے ہیں۔ ان کے
امراض میں تیز دوا دینے کی جرأت
نہیں کی جاتی ہے۔ اور نہ ان میں سخت
سر دیا پونجی جائز ہے۔ اور نہ ان کے
مواد کو بغیر کسی قابض دوا کے تحلیل کرنا
درست ہے۔ بلکہ اگر مواد تحلیل کرنے کی
ضرورت ہو تو محلل دواؤں کے ساتھ
قابض دوا میں بھی ملائی جائیں گی۔ کیونکہ
قابض دوا میں ان اعضا کی قوتوں
کی حفاظت کرتی ہیں۔ (اگر یہ قابض دوا نہیں
محلل کے ساتھ نہ ہوں۔ تو قابض محلل دوا
سے ممکن ہے کہ مواد کے ساتھ انکی قوتیں
بھی تحلیل ہو جائیں۔ جیسا کہ درم جگر وغیرہ
میں اسی امر کی لازمی طور پر ہدایت کی جاتی
ہے۔ اس کی وجہ فقط یہ ہے۔ کہ ریس
و شریف اعضا زیادہ سختیوں اور سخت

واما القوة فالعضوا لن کی
الحسن او الشریف او الریس
لا یجس علیہ بل دواء قوی
ولا تیزید مفرط ولا یحلل
موادہ بغیر قابض ہما
یخفظ قوتہ

موادوں کو اپنی شہادت و ریاست کی وجہ سے ریاضت نہیں کر سکتے ہیں) اور نہ ایسے اعضا پر ”زحماہ“ کے مانتہ کوئی ایسی ضرور استعمال کرنی جائز ہے۔ جس میں روزِ زندگی و حیات کے (مخالفت کوئی کیفیت ہو) اور نہ ایسے اعضا کے مواد کو یکبارگی، ورنہ نکالنا جائز ہے (بلکہ سستی اور نرمی سے خارج کرنا چاہئے) +

ولا یور علیہ دواء لہ کیفیۃ مخالفة کالزنجار

ولا یستخرج موادہ دفعة

واما مقدار المرض الضعیف (۲) مقدار مرض - چنانچہ سردی من المرض یکفیہ لا محالة اور یکے امراض میں لازمی طور پر ہلکی ہی دوا کافی ہوتی ہے۔ اور تیز و سخت امراض تری اور تیز دوا کے محتاج ہوتے ہیں +
ذکرہ بالا دوا میں سے باقی ظاہر اور کھلے ہوئے ہیں +

واما مقدار المرض الضعیف
من المرض یکفیہ لا محالة
الدواء الضعیف والقوی
یفتقر الی الاقوی
وباقی العشرة ظاہر

چنانچہ (۳) جنس - سردیوں کو سردیوں کی نسبت ہلکی اور تھوڑی حد میں دوا دی جاتی ہے (۴) شمس - چھوٹے بچوں کی نسبت مثلاً ہلکی دوا اور تھوڑی مقدار میں دی جاتی ہے (۵) عادات مثلاً اگر کوئی شخص کسی دوا کا مادہ پر - مثلاً تین - چنگ - شکبہ - قرص - دوا کی تھوڑی مقدار سے کچھ اثر نہیں ہوتا ہے - بلکہ وقتِ ضرورت نہ چاہو وہ مقدار میں دی جاتی ہے (۶) موسم - موسمِ گرمیاں میں زیادہ گرم اور سردی میں زیادہ سرد دوائیں استعمال نہیں کی جاتی ہیں - بلکہ اگر کچھ یکس کیا جائے تو ممکن ہے (۷) پیشہ - بعض پیشہ ایسے ہیں کہ وہ بدن کے مواد کو تحلیل کرتے رہتے ہیں - اور گرم ہوتے ہیں مثلاً بڑھئی کا یا عام والوں کا - ان میں زیادہ گرم دوا نہیں دی جاسکتی - اور بعض سرد پیشوں میں زیادہ گرم دوائیں دی جاسکتی ہیں مثلاً سردیوں

الدماغ کا پیشہ (۸) ٹھنک گرم مالک میں زیادہ گرم اندر سرد
مالک میں زیادہ سرد و دایں نہیں دیکھا سکتیں۔ بلکہ اگر برعکس کیا جائے
تو ممکن ہے (۹) جسمانی حالت۔ لاغر و کمزور یا زیادہ گرم اندر زیادہ
خشک و دایں نہیں دیکھا سکتیں۔ اور فربہ لوگ اس سے برداشت
کر سکتے ہیں (۱۰) قوت۔ زیادہ قوی لوگ زیادہ تیز و برداشت
کر سکتے ہیں۔ اور کمزور لوگوں کو لمبی ہی دوا کافی ہوتی ہے۔ یہ سب
بیان شال کے طور پر ہے۔ ورنہ اسکی تفصیل بہت ثقیل ہو سکتی
ہے + مترجم

سوم قانون وقت (دوا سے علاج کرنے کے تین

ثالثا قانون وقت

قانون میں سے تیسرا قانون وقت ہے
کہ کوئی دوا کو کبیں وقت استعمال کرنا
چاہئے، اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے
یہ معلوم کریں کہ مرض اپنے چاروں اوقات
(بند انتہیہ انتہا اور انحطاط) میں سے

دھوان یعنی ان اوقات میں
فی احوال وقت من الاوقات
الاربعة

کبوت میں ہے۔ مثلاً "گرم درم" اگر
زمانہ ابتداء میں ہو تو فقط وہ دوا نہیں استعمال
کی جاتی ہے۔ جو مادہ کو درم کی طرف سے
جبروتی ہیں انہیں اصطلاح میں اخراج
کہتے ہیں، اور اگر "گرم درم" زمانہ انتہاء
میں ہو تو صرف محلل دوا نہیں استعمال کی جاتی
میں۔ اور ان دونوں زمانوں کے درمیان
یعنی زمانہ تزکیہ میں جبکہ درم بڑھتا چلا
جاتا ہے، ان دونوں قسم کی دواؤں کو
طاہر استعمال کرتے ہیں یعنی محلل اور

مثلاً النورم المحاذان کات
فی الاوقات المستعمل لرايح
فقط

وان کات فی الاستضاء
المحلل وحده
وفیمابین ذلک ینخرج بینہما

وفي الاخطاط يقتصر على الحملات
النصفية

ومن المعالجات الحميد
المشتركة لا كذا من
الفرح

ولقاء من يربيه

وملا زمة من يفتي مسدد
ليتنا من جحضرة حتى ربما
بروي الملائكة من العشق
مروية معشوقة بعد الغفاء
دفعه

وكذلك الامراض التي
والاصباح الطيبة
در بمانع الانتقال من هواء
الى هواء اخر ومن ممكن الى
ممكن اخر ومن فصل الى فصل
اخر

رواد و ش : و تون استمال گوتے ہیں (اود
جب گرم درم : زمانہ انحطاط رکھی
میں ہوتا ہے تو سرت محلل ورا تیں
استمال کی جاتی ہیں ۔

مختلف طریقہ علاج احمد علاؤن

اکثر امراض میں مشترک طور پر مفید ہوتے
ہیں (راؤل) فرحت و خوشی ہے ۔

(حدیثیم) ان لوگوں کی ملاقات ہے جن
رکے دیکھنے سے مرین کو سرور حاصل

ہوتا ہے اور (سجیم) ان لوگوں کا ہر وقت
پاس رہنا ہے جن سے مرین کو بیا شرم

آتی ہو اور ان کی حاضری سے مرین کو
شش و رنجیسی ہو چنانچہ بعض جان سے

جاتے ہوئے عاشق بھی اپنے معشوق کو
یکایک دھمکے تندرست ہو گئے ہیں اگر

معشوق کو چپا کر یکایک دکھلائے ہیں
اکثر خوشی کی موتیں (شادی مرگ) بھی

ہو چکی ہیں (اور چارم) یہی حال عدم
خوشیوں اور اچھے راگ اور گانوں

کا ہے ۔ اور پنجھ مٹا ہے ایک ہوا
سے دوسری ہوا کی طرف منتقل ہونا (مثلاً

گرم ہوا سے سرد ہوا کا چلنا) اور ایک
رہنسی مقام کو چھوڑ کر دوسری راہ

اختیار کرنی ۔ اور ایک موسم سے دوسرے

وقد ينفع تغير احوالها كما ينفع
الاتصاف من جمع الظاهر
والنظر الشرحي شئ يلو
من الحول

امراض التركيب و نظرات
الاتصال الالهية تاخيرها
الى الكلام الجزئي فلتكلم في
علاج امراض سوء المزاج

علاج سوء مزاج

وسوء المزاج اما مستحکم

ومتدبير المعالجة بالصد

والبارد سهل الزوال ف

سوء المزاج کا آٹا مثلاً سردیوں سے گرمیوں کا
آنا بعض امراض میں مفید پڑتا ہے
مثلاً کسی قاص میں ہست اور
حالت کا بدلنا بھی نفع پہنچاتا ہے۔ مثلاً
بیٹھے کے بعد ایک دم کھڑا ہونا درود
کر دینا دیتا ہے۔ اور کسی روشن پسیر کی
طرت گرمی اور تیز نگاہ سے دیکھنا مرض "حوالہ"
جیسا کہ بن میں نفع پہنچاتا ہے۔

امراض ترکیب "اور امراض حقوق
اتصال کے علاج وغیرہ کا بیان کلام
جزئی "یعنی" سمجھات "میں کرنا مناسب
ہے۔ کلیات کے اس مقام میں اکا بیان
مناسب نہیں ہے) اس لئے ہم "سورج"
کے امراض کا علاج بیان کرتے ہیں۔

علاج سورج سورج (پاؤں) ہوتا ہے

یا پیدا ہونے والا ہوتا ہے۔ یا پیدائش
کے ابتدائی زمانہ میں ہوتا ہے (یعنی اسے
پیدا ہونے کے بعد تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہوتا
ہے) مستحکم اور باقاعدہ ہونے تک نسبت
پر پختہ ہوتی ہے) +

سورج مستحکم کی تدبیر ہے کہ اس کا
برس ملایا گیا جائے (یعنی اگر وہ گرم
ہے تو سرد دوا دی جائے۔ اور اگر سرد ہے
تو گرم دوا دی جائے) سورج سورج

ابتداء میں دھیرے سے اٹھتا ہے
والجاس بالصند

کا زائل ہونا ابتداء میں آسان اور انتہاء
میں مشکل ہے۔ اور سور مزاج گرم، کا مال
اس کے برعکس ہے (یعنی ابتداء میں
اس کا زائل ہونا دشوار ہے۔ اور انتہاء
میں آسان ہے۔

سور مزاج سرد کا زائل ہونا ابتداء میں آسان اور انتہاء میں دشوار
کیوں ہے؟ اس لئے کہ ابتداء میں وہ خود بھی کمزور ہوتا ہے۔ اور جب تک
جتنی حرارت بھی زیادہ کمزور نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے جب گرم دوا دی جاتی
ہے تو بدن کی موجودہ حرارت دوا کی مدد کرتی ہے۔ اور آسانی سے سردی
گرمی سے بدل جاتی ہے۔ اور آخر میں بدن کی گرمی حمایت کمزور ہو جاتی جو
اور سور مزاج بھی پائدار و رخصت ہو جاتا ہے۔ اس لئے مشکل زائل
ہوتا ہے "سور مزاج گرم" اس کے برعکس کیوں جو؟ اس کی کیا وجہ ہے
کہ وہ اول میں مشکل زائل ہوتا ہے۔ اور آخر میں آسانی؟ اس کی وجہ یہ جو
کہ اول میں بدن کی حرارت بھی سور مزاج کی گرمی کی مدد کرتی ہے۔ اس لئے
سرد دوا جو ملائی میں استعمال کی جاتی ہے۔ اس کی سردی کمزور ہو جاتی جو
آخر میں چونکہ سور مزاج کی گرمی کمزور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ حرارت کمزور ہو
رہی نہیں تحلیل ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جن کے ساتھ حرارت دوا بھی آتی ہے
وہ آسانی سے زائل ہو جاتی ہے۔ مترجم

والقبض اہل وافر مد
من الترطب

کسی عضو میں تری پونچا ہے کی نسبت
خشکی پیدا کرتا زیادہ آسان ہے۔ اور شورشی
مرت میں ممکن ہے۔

واما فی طریق ان یکون قندریہ
التقدم بالحفظ باثر الب
سببہ

پیشہ ہونے والے سور مزاج کی مدد سے
ہے کہ پہلے ہی اس سے محفوظ رہنے کے
لئے اس کے سبب کو زائل کر میں (تاکہ وہ
پیدا نہ ہونے پائے)۔

فما أتى أولئك من شدة بيرة
بصامعنا

اور چونکہ سورہہ ج کہ پیدائش کے بستہ الی
زمانہ میں جو اس کی تدبیرانہ اور ترقیوں
کی تدبیر کے ساتھ ہے (یعنی جس کے برعکس
علاج بھی کریں تاکہ موجودہ گرمی یا سردی
ذائل ہو جائے۔ اور اس کی زیادتی سے
بچنے کے لئے اس کے سبب کو بھی ذائل کریں
تاکہ بڑھنے اور مستحکم ہونے پائے) +

و سوء المزاج ان كان ساذج
كفى فيه التبدیل وان كان
مادیا استفرغت مادته
فان تخلف بعده بدل

سورہ مزاج اگر سادہ ہو یعنی اس کے
ساتھ کوئی خلط اور مادہ نہ ہو تو اس میں فقط
خارج کو بدل دینا ہی کافی ہے۔ اور اگر
مادی ہو تو اس کے مواد کو خارج کرنا چاہیے
اگر مواد خارج کرنے کے بعد بھی سورہ مزاج
باقی رہے۔ تو اسے بدل دینا چاہیے (یعنی
بقیہ گرمی یا سردی کا کوئی ذائل کر دینا چاہیے) +

والاشياء التي تجب من اعانها
في كل استفراغ عشرة

استفراغ کے اصول

اور امور جن کی
رعايت اور
جن کا بخاطر ایک استفراغ میں ضروری
ہے۔ وہ ہیں ذخراہ استفراغ سہل کی
صورت میں چہ یاتے۔ فعد وغنیہ کی
صورت میں +

احدها الاستلاء فالخلا
لا محالة مانع

(۱) استلاء یعنی بدن کا مواد سے پر
ہونا۔ چنانچہ مواد سے بدن کا خالی ہونا استفراغ
سے باز رکھنا ہے +

ثانيها القوة فالضعف مانع
الا انه ربما كان ضعف

(۲) قوت۔ چنانچہ بدن میں اگر ناتوانی
ہو تو وہ بھی استفراغ سے روکتی ہے۔

قوة الحركة السهل كثيرا من
ترك الاستفراغ فيستعمل ثم
يقوى القوة

ہاں لگا ہے ایسا ہوتا ہے کہ چلنے پھرنے کی
کمزوری اور حرکت کی ناتوانی کا احتیاط کرنا
ان تحریروں کے مقابلہ میں آسان اور
سہل ہوتا ہے۔ جو استفراغ نہ کرنے سے
پیدا ہو سکتی ہیں یعنی استفراغ سے اگر
قطعا ناتوانی کا خوف ہوتا ہے۔ اور استفراغ
نہ کرنے سے دیگر سخت امراض کا ڈر ہو تا ہی
تو ایسی صورت میں استفراغ نہ روکنا چاہئے
بلکہ استفراغ کروینا چاہئے۔ اور اس کے
بعد ناتوانی زائل کرینی چاہئے +

ثالثا المتراج فاضط الحاررة
والیس اوالی و قدلة الذم
مانع +

۳) مزاج۔ چنانچہ اگر سخت گرمی و
خشکی یا سخت سردی اور خون کی کمی ہو تو
استفراغ کرنا ناجائز ہے +

رابعا السخنة فاضط الفضاضة
والنخل و اضط السمن
مانع +

۴) جسمانی حالت۔ چنانچہ اگر سخت
لاغری ہو۔ بدن نہایت متھل رپولا اور سہارا
ہو۔ یا نہایت گرم ہو تو بھی استفراغ کرنا منع ہو

خامسا الاعراض اللازمة
فالاستعداد للذم رب
قرو الامعاء مانع

۵) اعراض لازمه یعنی وہ امور جو استفراغ
سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ دست جاری ہونا
استعداد اور قوتوں کے زخم استفراغ سے (یعنی

سادسها السن فاضط
والطفوية مانع

مستعمل سے) مانع ہیں بلکہ کہ مسہل سے زیادہ دست
جاری ہو جائیگا اور غم نہ بڑھے جائیگا خوف ہونا +

سابعها الوقت فالقائظ

۶) عمر۔ چنانچہ بچہ یا اولاد بچپن استفراغ سے
نافع ہیں اسی وجہ سے ان عموں میں نہ فسد
کرتے ہیں اور نہ سہل دیتے ہیں +
۷) وقت۔ چنانچہ سخت گرمی اور سخت سردی

و شدید البرد ما تم

ثامنہا البلد فالخار والبار
المفرطان ما تم

تاسعہا الصناعة فشدید
التخلیل کا لقیم بالحمام ما تم

عاشرها العادة فمن لم
يعتد الاستفراغ لا يحجم
على استفراغه بدواء قوي

و ينبغي ان يقصد في كل
استفراغ خمسة امور

احدها اخراج ما يوجد في
البدن بكميته او بكميته

وثانيها ان يكون ذلك بقدر

زمانہ استفراغ سے مانع نہ ہو کہ جو سخت گرمیوں
اور سخت سردیوں میں مسلسل نہیں دیتے ہیں۔
(۸) ملاٹ اور مشہور چنانچہ سخت گرم
اور سخت سردیوں میں استفراغ سے
مانع ہیں۔

(۹) پیشہ :۔ چنانچہ وہ پیشے جن سے
سردیوں میں غلیل ہوتے ہیں۔ مثلاً حمام کے
خدا شکار و یا حمام میں کھڑے رہنے والے
ملازم، استفراغ سے مانع ہیں اگرچہ کھانے
میرا اپنے پیشے اور کام ہی کی وجہ سے
بچھڑے رہتے ہیں۔

(۱۰) عادت :۔ چنانچہ جن لوگوں کو استفراغ
کی عادت نہ ہو۔ ان میں سخت اور تیز دوا سے
استفراغ نہ کرنا چاہیئے (ایسی وجہ سے ان
لوگوں میں تیز دوا کا مسلسل نہیں دیتے ہیں
جنہوں نے کبھی مسلسل نہ دیا ہو۔ علیٰ ہذا جن کو
عادت نہ ہو ان میں سخت دوا سے
بھی نہیں کرائی جاتی ہے)۔

مقاصد استفراغ :۔ مناسب ستور
پر ایک استفراغ
میں سے رج ذلیل پانچ امور کا اعادہ کریں۔
اول :۔ اسی مادہ کو خارج کریں جو اپنی
کثرت و مقدار یا اپنی کیفیت یا اثر و محلیت
سبب بناتا ہو۔

دویم :۔ استفراغ اور مراد کا اخراج

محتل ولا تھولندك كثرۃ
ما يخرج من الاخلاط ايل مادۃ
الاستفراغ مما ينجف ان
يستفرغ والمرئض محتل له
فلا تحف من اقراطه

واذا سقيت مسجلا للصفرۃ
فانتھی الی البلفم فقد بالغ
فکیف الی السوداء

واما الدم فامرۃ خطیر

بقدر برواشت بود اتنا نہ ہو کہ نہایت ضعیف
و نہایت و حق ہو جائے، اور اگر اخلاط
سودا استفراغ کی وجہ سے بکثرت خارج
ہوں۔ تو اس سے ہرگز ڈرنا نہ چاہئے۔ بلکہ
جب تک خارج ہونے کے قابل رہی رہی
سودا نکلتے رہیں۔ اور مریمین میں اس کی
برداشت ہونا نہایت کمزور نہ ہو گیا ہو، تو
سودا کے بکثرت خارج ہونے سے خوف
نکھانا چاہئے۔

اگر تو نے "صفراء کا سہل" دیا رہی
صفراء کی خارج کرنے والی سہل دوا کھائی
جس سے آخر میں رہی صفراء خارج ہونے
کے بعد "بلفم" خارج ہونے لگا تو ہر لینا
چاہئے کہ سہل صفراء کا عمل اور اثر پورا ہو گیا
ہے۔ اور اب بدن میں صفراء نہیں رہا ہے
اسی وجہ سے صفراء کے دستوں کے بعد
بلفم بخلفہ لگا ہے (اسی طرح اس وقت بھی
بہونا چاہئے۔ جبکہ بلفم کے بعد "سودا" خارج
ہونے لگے۔ بلکہ سودا کا خارج ہونا تنقید
صفراء کی بڑی علامت ہے۔ لیکن اگر
خون خارج ہونے لگے۔ تو وہ خطرہ کی
بات ہے (اور اس وقت دستوں کو فوراً
رودک دینا چاہئے)۔

بات یہ ہے کہ صفراء کی خارج کرنے والی دوا جب دیجاتی ہے۔ تو
پہلے صفراء کے رست آتے ہیں۔ اور جب بدن میں صفراء نہیں رہتا ہو

تو وہ سر سے مواد خارج ہونے لگتے ہیں۔ چنانچہ صفراء کے بعد بلغم نکلنے لگتا ہے اور جب بدن میں بلغم ہی نہیں رہتا ہے۔ تو سودا خارج ہونے لگتا ہے۔ مگر سودا بلغم کے نکلنے کے بعد خارج ہوتا ہے۔ کیونکہ بلغم کو سودا زیادہ غلیظ اور گاڑھا ہوتا ہے اور جب بدن میں وہ سر سے مواد نکلا نہیں دیتے ہیں۔ تو بدن کو خون نکلنے لگتا ہے۔ اور خون پر کبھی سبک عزیز اور سفید شے ہے۔ اس لئے اسکا خروج تمام اخلاط اور مواد کے بعد ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اسکا نکلنا خطرناک ہے۔ مگر ہم

والاعطش والشناس عقیب
الاسهال والنفی میل کلات
علی النقاء
ثالثہا ان یکون ذلک من
جہۃ میل الامادۃ فالغشیان
ینقی بالنقی والمفص بالاسهال

سوریم۔ مواد اسی راستہ سے
خارج کرنا چاہئے۔ جس طرف مواد داخل
ہوں چنانچہ اگر ”تلی“ ہو جو اس امر کی
علامت ہے کہ وہ مادہ تھکے کی طرف داخل
ہے) تو مواد کو تھکے ہی کے ذریعہ خارج کرنا
چاہئے۔ اور اگر پیٹ میں ”سروڑ“ ہو (جو
اس امر کی علامت ہے کہ مادہ دستوں
سے نکلنا چاہتا ہے) تو مواد کو دستوں ہی
کے ذریعہ خارج کرنا چاہئے۔

سابعہا ان یکون مایعہ ج
منہ یخرج جاطبیعیاً

چہارم۔ جس راہ سے مواد خارج
کئے جائیں۔ وہ ان کے خارج ہونے کا
”طبیعی راستہ“ ہو (غیر بلغمی راستے سے
یا اس راستے سے خارج نہ کریں۔ جو دوسرے
مواد خارج نہ ہو سکیں) اور جس عضو کی
طرف مواد منتقل کئے جائیں۔ وہ ادنیٰ اور

کم درجہ کا ہو یا ایسا ہو کہ وہ بیمار عضو کے
برابر یا اس سے زیادہ شریف ہو) نیز
جس عضو کی طرف مواد منتقل کئے جائیں
اسے بیمار عضو کے ساتھ کچھ تعلق ہونا چاہیے
وہ ہو کہ بے تعلق عضو کی طرف مواد کا منتقل
ہونا ہی ناممکن ہے) جس طرح امراض جگر کے
لئے دائیں بائیں کی رگ اور امراض طحال
دائیں، کئے لئے بائیں بائیں کی رگ۔ نیز وہ
عضو صبر کے ساتھ ان مواد وغیرہ کو برداشت
کرنے کے قابل ہو جو اس کی طرف منتقل
ہو کر تائیں گے۔

والعضو المنقول اليه المادة
أخص ومشاركاً للمادة
كالبا سلق الايمن لعلل المكيد
والايسر لعلل النطح والحبس
على ما يرد عليه

باسلیق وہ رگ ہے جو کئی کے جوڑ کے اندر کی طرف واقع ہے
اور کلائی کے پچھلے حصہ سے روانہ ہوتی ہے۔ امراض جگر طحال میں
ان کا مواد خارج کر دینے کے لئے بائیں کی فصہ کے خون نکالتے ہیں۔
چنانچہ دائیں ہاتھ کی بائیں کی فصہ جگر میں اور بائیں طرف کی طحال میں
انہ دو ٹیکہ کر دائیں بائیں جگر کے مواد خارج ہو نیکا جلتی راستہ بھی جو
جس طرح بائیں بائیں طحال کے لئے۔ اس لئے جگر میں دائیں طرف
فصہ کو نہ پانے اور طحال میں بائیں طرف۔ اسکا آٹا کرنا پانے
نیز جگر کی نسبت رگ، دلی درجہ کی ہے۔ نیز اسکو جگر سے تعلق ہے
کیونکہ رگ جگر سے متصل ہے۔ جس طرح بائیں بائیں طحال جو متصل
ہے۔ نیز رگ جگر وغیرہ سے آئے ہوئے مواد کو صبر کیساتھ برداشت
کرنے کے قابل ہی ہے۔ کیونکہ رگ کوئی شریف عضو میں نہیں

ہے۔ مترجم +

خاص بها ان يكون ذلك
بعد ان تضاج

پنجم۔ استفراغ اور اخراج مواد
ذو اہ بصورت تھے ہو یا مسل وغیرہ منتقل

و جوباني الا صراض امر منة
 و استحياني في الحادثة الا ان
 يكون الحادثة مهيأة فيكون
 ضرر تركها اكثر من ضرر
 استقرارها غير نصيحة

دینے (یعنی مادہ پکانے کے) بعد ہر مایا جانے
 ترس اور دیریتہ امراض میں پہلے شفیع پلانا
 واجب و لازمی ہے، مگر تیز اور عا د امراض
 میں ضروری نہیں ہے۔ مگر مبتدأ و راجحاً ہے
 ہاں اگر مادہ نہایت جوش میں ہو و جیسا کہ
 اکثر تیز امراض میں ہوا کرتا ہے۔ تو اس
 صورت میں اتنی صلت نہیں ہوتی ہے کہ
 پہلے شفیع پلایا جاوے۔ پھر سہل دیا جائے
 اس لئے بلا شفیع کے سہل دیا جاتا ہے
 کیونکہ اس وقت بغیر پکائے اور شفیع پلانے
 مادہ کہ خارج کرنے میں (اگرچہ کسی قدر
 ضرر ہوتا ہے مگر) اتنا ضرر نہیں ہوتا ہے
 جتنا کہ مواد کو بحالت جوش پھوڑ دینے
 میں ہوتا ہے و اس وجہ سے بغیر شفیع پلانے
 مادہ خارج کر دیا جاتا ہے۔ اور شفیع سے
 پکانے کا انتظار نہیں کیا جاتا ہے۔ کیونکہ
 مادہ کے جوش سے بہت سے خطرات کا
 اندیشہ ہوتا ہے) +

وقد نجد بالمادة عن
عضو شريف ان احسن منه
هناك لجهة المادة وان لم
يستقر كما يفعل بالمعجم

مواد کو جذب کرنا | اگر کسی سے مواد
عضو سے رچ رہا ہوتا ہے (کسی ایسے
ادنیٰ درجہ کے عضو کی طرف جذب کئے
جاتے ہیں۔ جو مواد کی توجہ سے مخالف
جانب ہوتا ہے۔ اگرچہ مادہ خارج نہ کیا
جائے۔ جیسا کہ ”سنگھوں“ سے کیا جاتا ہے۔

و جن سے مادہ کھینچ بھی آتا ہے ، مگر باہر
خارج نہیں ہوتا ہے) ۔

مادہ مخالفت جانب دوسرے سے جذب کیا جاتا ہے ۔ اگر وہ اپنی طرف
کڑا جاتا ہے ۔ اور مرکز کی طرف نہ جاتا ہے ۔ ورنہ اور بھی مرکز میں شدت
ہونے کا خوف ہوتا ہے ۔ چنانچہ اگر دائیں ہاتھ میں درم ہو ۔ تو اسکا
مادہ بائیں طرف سنگمی لگا کر جذب کیا جاتا ہے ۔ مترسوم ۔

اور مادہ لگا ہے قریب کے مخالفت
عنصر کی طرف جذب کیا جاتا ہے (جیسا کہ

دائیں ہاتھ کا مادہ اگر بائیں کی طرف جذب
نہ کیا جائے جو پاؤں کی نسبت نزدیک

جذب کیا جاتا ہے (جیسا کہ اگر دائیں ہاتھ
کا مادہ پاؤں کی طرف جذب کیا جائے

جو بائیں ہاتھ کی نسبت دائیں ہاتھ سے
دور واقع ہے) اگر دور کے مخالفت کی طرف

جذب کرنے میں یہ شواہ ہے کہ کسی ایسے
عنصر کی طرف جذب کرنا نہیں چاہیے جو

لبائی اور چڑائی دونوں قطروں کے ممالک
سے دور واقع ہو مثلاً دائیں ہاتھ کا مادہ

بائیں پاؤں کی طرف جذب نہ کرنا چاہیے
کیونکہ وہ دائیں ہاتھ سے لبائی اور چڑائی

دونوں ممالک سے دور واقع ہے (بلکہ ایسے
عنصر کی طرف جذب کرنا بہتر ہے جو دونوں

قطروں رطل و غریض میں سے زیادہ لبائی
قطر ہو ۔ مثلاً اگر دائیں ہاتھ میں درم پیدا

و الجذب قد يكون الى
المخلاف القريب

وقد يكون الى المخلاف البعيد

ويشتمل فيه ان لا يتباعد في
قطرين بل في الاطول منهما

فاذا وصفت السيل اليمنى

فلان یجذب الی السرجل الیسری
بل ما الی السرجل الیمنی : هو
افضل

ہو چاہئے۔ تو اس کا مادہ بائیں پاؤں کی طرف
موجذب کرنا چاہئے کیونکہ وہ دائیں ہاتھ سے
دو قطرہوں کے لحاظ سے دو روایت ہے بلکہ
یاد انہیں پاؤں کی طرف جذب کرنا چاہئے
درہن ہی بہتر ہے کیونکہ وہ بائیں پاؤں بائیں
ہاتھ کی نسبت دائیں ہاتھ سے زیادہ باہم
اور زیادہ بے قطر کی طرف جذب کرنے کو
”بہتر“ سمجھا گیا ہے آیا بائیں ہاتھ کی طرف
جذب کرنا چاہئے +

اولی الید الیسری

وینبھی ان لا یجذب مع امتلا
ولا مع توجه مادۃ فیئل فہ
الی العنق ما یہسر دفعۃ منہ
الی حیث یجذب عنہ

اور مناسب ہے کہ کسی عضو کی طرف
مادہ کو اس حالت میں ہرگز جذب نہ کریں
جبکہ بدن سے مٹا ہوا ہو۔ یا اس عضو
کی طرف جذر سے مراد جذب کئے جا رہے ہیں
مواد کی توجہ ہو کیونکہ ان حالتوں میں اگر
کسی عضو کی طرف مراد جذب کئے گئے
تو اس عضو کی طرف اس قدر مواد جذب ہو کر
چلے جائیں گے کہ اس عضو سے ان مواد
کا اس طرف کو پھرنے کا شکل ہو جائیگا
جذر سے وہ جذب ہو کر آئے ہیں یعنی
پھر وٹا نا ان کا دشوار ہو گا +

ولیکن اولی الی جم فامہ
جاذب فیتعادل من جذب بلکہ
وجذب بہ

جذب کرتے وقت (اگر کسی درد ہو تو)
پہلے درد کو مٹا لینا چاہئے۔ کیونکہ درد مواد
کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اس لئے مقدار
جذب اور درد کا جذب دونوں باہم مقابل
ہو جائیں گے اور وہ اپنی طرف مراد جذب

کر چکا۔ اور تم اس کے مخالف جانب جذب
 کرنا چاہو گے۔ اس لئے کچھ بھی نہ ہو سکیگا۔
 جبکہ قصد اور استفراغ دونوں ضروری
 ہوں یعنی خون کی زیادتی بھی ہو جس سے
 قصد کرنا ضروری ہو گیا ہو۔ اور دوسرے
 اخلاط و مواد کی کثرت بھی ہو۔ جس سے
 سہل دینا یا تھک کرنا ضروری ہو گیا ہو اور
 اخلاط کی مقدار طبعی نسبت پر ہو یعنی
 ایسا نہ ہو کہ ایک خلط کا غلبہ زیادہ ہو اور
 دوسری خلط کا غلبہ کم۔ بلکہ سارے اخلاط
 اپنی اپنی طبعی مقداروں کی نسبت پر بڑھ
 گئے ہوں اور اس وجہ سے قصد اور استفراغ
 دونوں کی ضرورت یکساں ہو، تو پہلے قصد
 کھولنی چاہئے (کیونکہ قصد سے خون کے
 ساتھ سارے اخلاط خارج ہو جاتے ہیں)
 اس کے بعد اگر کسی خلط کا غلبہ موجود ہو
 تو اس خلط کا استفراغ کیا جائے۔ اور
 ممکن ہے کہ قصد ہی سے خون اور سارے
 اخلاط خارج ہو کر ٹھیک ہو جائیں۔
 اور اگر ایسا نہ ہو یعنی سارے اخلاط کی
 زیادتی طبعی نسبت پر اور یکساں نہ ہو۔
 بلکہ ان کا غلبہ کم و بیش ہو۔ اور قصد و
 استفراغ کی ضرورتیں بالکل برابر نہ ہوں
 تو پہلے جس خلط کا غلبہ ہو اسے خارج کرنا
 چاہئے پھر قصد کھولنی چاہئے۔ لیکن قصد

و اذا وجب الفصل والاستفرغ
 وكانت الاطلاط على النسبة
 الطبيعية مدنى بالفصل

فان غلب خلط فاستفرغ

وان لم يكن كذلك استفراغ
 الغالب اولاً ثم قصد وليكن
 بينهما مهلة

اور استفراغ کے درمیان کچھ ٹہلت
ہونی چاہئے یعنی ایک ہی روز سسٹا
نصد و سہل نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ درمیان
میں ایک دو روز مہلت دیکر تاکہ زیادہ
تازائی نہ پیدا ہو جائے۔ +

اور اکثر اوقات اس صورت میں استفراغ
کی دوا کا پلانا مشط سہل دینا جبکہ خون
کے قلب کی وجہ سے نصد کرنا ضروری ہو۔
بخار اور بے چینی پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ
اس دوا سے خون تو خارج ہو نہیں سکتا
ہاں اس سے خون اور اخلاط میں جوش
پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے بخار اور
بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ +

تاکہ استفراغ اور اخراج مواد کا
حکم دیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اخلاط کی
کثرت و زیادتی ہوتی ہے۔ بلکہ بعض ایسے
کہ اخلاط کی کیفیتیں ردی اور فاسد ہوتی
ہیں یا نہ استتہار کے لئے یعنی کسی پیدا
ہونے والے مرض سے بچنے کے لئے غیا
”تقدم بالحفظ“ کے لئے یعنی پہلے سے ان
لوگوں میں بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے
جنہیں کسی مرض کی عادت ہو۔ ایسا استفراغ
علی الخصوص موسمِ ریح و بہار میں کیا جاتا
ہے کیونکہ اسی موسم میں بعض ساکن مادی
متحرک ہو کر امراض پیدا کرتے ہیں۔ اسلئے

و کثیرا ما او قعرش ب الل واد
الواجب فیہ الفصل فی حمی
واضطراب

وقد یومر بالاستفراغ
اللسی بادیۃ فی الاخلاط بل
السداءۃ کیفیتھا واللاستظہار
اول التقدیم بالحفظ لمن یعتاد
مرض وخصوصا فی السبب

پہلے ہی سے سہل دیکر اسے خارج کر دیتے ہیں +

استظهار اور تقدم بالحفظ۔ دونوں کے معنی، کسی

مرض سے بچنے کے ہیں لیکن ان دونوں میں فرق صریح اس قدر ہے کہ اگر وہ مرض عادت کے طور پر ہمیشہ پیدا ہوتا ہو، تو اس کے لئے تقدم بالحفظ بولتے ہیں اور اگر وہ عادت کے طور پر نہ پیدا ہوتا ہو، بلکہ کسی خاص حالت سے اس کے پیدا ہونے کا خوف ہو گیا ہو، تو اس سے بچنے کو استظهار کہتے ہیں + ترجمہ

بعض لوگوں کو استفراغ سے دشمنانہ (سہل سے) نفرت ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں اگر بارہ کی کثرت کی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہو، استفراغ کے عوض مریض سے روزے رکھانے (یعنی فاقے کرانے) چاہئیں، اور اسے خوب سٹلنا چاہئے (کیونکہ ان روزوں صورتوں سے سواد تحلیل ہوتے ہیں) اور پھر سواد کی کثرت سے جو سوز مزاج پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا رکی اور فدیہ ہے) تدارک کرنا چاہئے +

اور گاہے مادہ ان ذرائع سے خارج کیا جاتا ہے۔ جو باہر سے خشکی پیدا کرتے اور بارہ کو خفستے ہیں۔ جس طرح مریض استفراغ (کے مادہ کو خارج کرنے کے لئے) رو یا تو پٹل یا جاتا ہے +

گاہے استفراغ اور اخراج سواد

وقد يعان عن الاستفراغ فليبدل عنه بالنوم والنوم وبتل امر لك سوء اظن اجر يوجب ذلك الامتلاء

وقد تستغربا المجففات من خارج كالنوم على السرمل للمستقي

وقد يحتاج الى الاستفراغ الى

ادویۃ تناسب المستفزع فی کیفیتہ فقد لجا بما یوافقہا فی الاسہال و تعدل کیفیتہا کالمخلیج الا صفر لتعدیل الشحودۃ عند استفراغہ الصفر ۱۷۶

ایسی دواؤں کی ضرورت پڑتی ہے جن کی کیفیتیں اس غلط کی کیفیت کے مناسب درجہ کی ہوتی ہیں۔ جن کا خارج کرنا در نظر ہوتا ہے مثلاً گرم غلط کے لئے گرم ہی دوا کی ضرورت پڑتی ہے (اس لئے ان دواؤں کی تعدیل ایسی چیزوں سے کرنی چاہئے۔ اور انکی کیفیتیں کسی ایسی شئی سے توڑنی چاہئیں۔ جو دست لاسنے میں دن دواؤں کے موافق بھی ہوں اور انکی کیفیتوں کی تعدیل بھی کر دیں جیسا کہ صفر کے اخراج کے وقت جبکہ محمودہ یا ستونہ استعمال کی جاتی ہے (جو کہ صفر کے مانند گرم ہے) تو اس کی تعدیل ”زرد ہڑ“ لاکر کی جاتی ہے (جو صفر کے بھی خارج کرتی ہے۔ اور سرد ہونے کی وجہ سے مقویا کی گرمی بھی زائل کر دیتی ہے) +

وقد ینقلب المسهل مقبلاً اما للضعف المعدل او لکون المستفزع ذاتہما اولی بوسۃ الثقل او لکما ھیۃ الدواء

گا ہے دستوں کی دوا سے ”تے“ نے گنتی ہے جس کی وجہ یا یہ ہوتی ہے کہ بعدہ کمزور ہوتا ہے۔ یا یہ وجہ ہوتی ہے کہ سہل لینے والا مریض مرض ”تخمر“ (جو مضمی) میں مبتلا ہوتا ہے (جس میں پیلہ ہی سے فتنے آتی رہتی ہے) یا یہ وجہ ہوتی ہے کہ یا کھانا خشک راہ قبض ہوتا ہے۔ یا یہ دوا کردہ اور بری ہوتی ہے (جس کی نفرت سے تے آجاتی ہے)

وَقَدْ يَنْقَلِبُ اَهْلِيَّ مَسِيحًا
اَمَّا سُدَّةٌ جِيحٌ اَوْ لَكُونِ اَهْلِيَّ
دربار اور غیر معتاد اہلی

اگر نئے راجہ مریش (پہلے ہی ہے) دستوں
کے راض میں مبتلا ہوتا ہے، یا وہ نئے
مادہ کی نہیں ہوتا ہے۔

وَاَشَابَ اِلَیْهِ بِالْفَقْرِ اَصْفَرًا وَبِ
الْمَطْبُوعَةِ لِلْفَقْرِ بِخِلَافِ السُّودَةِ
واما البلفغ فبین بین

صفر اور سودا، وغیرہ کی نسبت نئے
کی مادہ یا سانی خارجی ہونے کے قابل
ہے، کیونکہ صفر، سب اخلاط میں ہلکا
ہوتا ہے، اور اس کا میلان اوپر کی طرف
زیادہ ہوتا ہے، اس لیے کہ نئے جوان
لوگ زیادہ لائق اور سنا سب میں رکیرنگ
ان میں علی العموم صفر، ہی کی کثرت ہوتی
ہے، برعکس ان میں سودا ہر نئے نئے
راہ یا سانی خارجی ہونے کے لائق نہیں
ہے، کیونکہ یہ سب اخلاط میں پرمیل اور
سب سے نیچے ہوتا ہے، اور طعم اس
بارہ میں تیزی قے کی مادہ خارجی ہونے
میں صفر اور سودا، دونوں کے درمیان
ہے۔

مسئلہ رواج سے جو دست آتے ہیں، اس میں تین مختلف فرہاد
ہیں: ۱۔ نیک فرہاد، ۲۔ بے گناہ رواج، ۳۔ اپنی خانہ رست اور اپنی کشمکش
سے کسی خاص خدشہ کو جذب کرتے ہوئے خواہ وہ خدشہ کتنا ہی کم یا بے
۱۲۱ اور سر از ہیبہ یہ سب کے مسئلہ ۱۰۰ میں کسی خاص خدشہ کو جذب

کرتے کی خاصیت اور کشش نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ ہر ایک مسل دوا
پہلے رقیق اخلاط کو فارغ کرتی ہے۔ اس کے بعد غلیظ کو اس کے
بعد اس سے غلیظ کو (۳) "جالیوس" کا جذبہ ہے کہ ہر ایک
مسل دوا اسی غلیظ کو جذب کرتی ہے۔ جس سے اس کی مشابہت
ہوتی ہے۔ یعنی اپنے شاہ اور اپنے ہم میں غلیظ کو ہم میں جو
کی وجہ سے جذب کرتی ہے۔ چنانچہ ذیل میں معنی کے کلام پر
غور کرو + ترجمہ +

والد دواء لیسهل بقوة جاذبہ
لما یختص بہا

مسل دوا اپنی قوت جاذبہ سے
دست لاتی ہے۔ جو فقط اسی غلیظ کو جذب
کرتی ہے۔ جس کے ساتھ اسے خصوصیت
ہوتی ہے چنانچہ بعض مسل دواؤں کو
بلغم سے اور بعض کو سودا سے اور بعض
کو صفرا سے خصوصیت ہوتی ہے۔ اور
نقطہ انیس اخلاط کو جذب کر کے خارج
کرتی ہیں۔ مثلاً صفرا یا صفرا کو انیسون
سودا کو اور ترید بلغم کو دستوں کی راہ
خارج کرتا ہے۔ اس وجہ سے ہر ایک
غلیظ کے ملحدہ ملحدہ مسل حسین ہیں
دستوں کی وجہ یہ نہیں ہوتی ہے کہ وہ
مسل دوا پہلے زیادہ رقیق غلیظ کو جذب
کرتی ہے۔ اس کے بعد اس سے
غلیظ کو کہ کیونکہ ایسا اگر ہو تو ہر ایک
غلیظ کا کوئی ملحدہ مسل نہ ہو۔ بلکہ جو مسل
دوا بھی کھائی جائے۔ اس سے اس سے
اخلاط خارج ہوں۔ سب سے پہلے

الاولیٰ یجذب الاساق الاولیٰ

رقیق اخلاط مثلاً صفراء اس کے بعد غلیظ
 مثلاً بلغم اس کے بعد اس سے غلیظ
 مثلاً سودا خارج ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں
 ہوتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات صفراء اور
 بلغم سے پہلے سودا جو کہ نہایت غلیظ
 ہے۔ خارج ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ انہوں
 سے ہوتا ہے (اور نہ دست آنے کی
 وجہ یہ ہوتی ہے کہ "وہ سہل" اور "وہ کراہیہ"
 مشابہ اور ہم جنس ہونے کی وجہ سے جذب
 کرتی ہے) (جیسا کہ جالینوس کا خیال
 ہے مثلاً اگر ستونیا صفراء کو جذب کرتی ہو
 تو اس کی وجہ جالینوس کے نزدیک یہ
 ہے کہ صفراء اور ستونیا دونوں ہم جنس
 ہوتے ہیں۔ اور دونوں کی کیفیتیں اور
 حالتیں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ یہ مذہب
 بھی صحیح نہیں ہے) کیونکہ مشابہ اور ہم جنس
 ہونے کی وجہ سے اگر مواد جذب ہوں
 تو چاہئے کہ ایک سو ناچو دوسرے سونے
 سے زیادہ ہونے کی وجہ سے غائب ہو
 "سرسے سونے کو (جس کی مقدار کم ہو)
 اپنی طرف کھینچ لے" حالانکہ تجربے سے یہ
 بات ثابت نہیں ہے) جالینوس اسی کو
 قائل ہے اور اس کا یہ گمان ہے کہ
 "غیر زہریلی سہل و داسے جب دستان
 نہیں آتے ہیں تو یہ مشابہ اور ہم جنس

ولا للمشاكلة ولا لاجذاب
 اللذہب ذہبا یقلبه یا اکثر

وجالینوس یقول ذلت و
 یزعم ان غیر الذہب من
 الاذیہ اذ الخالص
 ولا الخلط الذی یجذب بہ

لاجل المشاكلة قال ذلك
يكثر الخلط

ہونے کی وجہ سے اسی غلط کو پیدا کرتی ہے۔
جسے وہ جذب کیا کرتی ہے۔ اور
وہ کتا ہے کہ دست نہ آنے پر اسی وجہ
سے وہ غلط اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے
دختر من صفراء کا سہل اگر ستونیا کھلائی
جائے اور اس سے دست نہ آئیں۔ تو جو کچھ
ستونیا صفراء سے مشابہ ہوتی ہے۔ اسلئے
صفراء کی پیدائش ہو جاتی ہے۔ اور بدن
میں صفراء اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور

والحق انه ليس كذلك وان
تلك الكثرة لغرض ذلك
الخلط او انتشاره في البدن
واستحالة غيره اليه بسبب
غلبته

صحیح ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ یعنی وہ دوا
اس غلط کو پیدا نہیں کرتی ہے اور مواد
کی کثرت جو دست نہ آنے کی حالت میں
پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے
کہ یہ مواد اس دوا کی وجہ سے حرکت
میں آ جاتے ہیں۔ اور تمام بدن میں
پھیل جاتے ہیں اور دوسرے اخلاط
کو اپنے خلیہ (اور جوش) کی وجہ سے
اپنے جیبا کر لیتے ہیں اور دست نہ آنے
کی وجہ سے بدن کے اندر ہی رہتے ہیں۔

والحمام قبل الدواء معين
عليه وبعد يوم محلل بما
يقع ومعه قاطع بفعله

سہل دوا کھانے سے پہلے حمام کرنا
اس کی دوا کرتا ہے یعنی مواد باسانی
خارج ہوتے ہیں اور سہل لینے کے
ایک روز بعد حمام کرنا ان مواد کو تحلیل
کر دیتا ہے۔ جو سہل سے باقی رہ جاتے
ہیں۔ اور سہل کے ساتھ حمام کرنا۔ یعنی

مسل کے دن حمام کرنا۔ مسل کے فعل
اور عل کو بند کر دیتا ہے۔ یعنی دست
نہیں آئے ہیں) +

مسل لیکر کھانا کھا لینا اکثر مسل دوا
کے عل کر روک دیتا ہے۔ کیونکہ طبیعت
غذا کے ہضم کی طرف متوجہ ہو کر حواس کے
دفع کرنے سے روگردانی کر لیتی ہے۔
اور اس لئے کہ مسل دوا، غذا کے ساتھ
مل جاتی ہے۔ جس سے اس کی قوت
کٹ جاتی ہے +

جو شخص بیمار رہے یعنی بہو کے ہونے
کی حالت میں اسے مسل نہ ملے سکے اور
دن کے آخر وقت تک بہو کا نہ سکے
تو اسے چاہئے کہ دوا پینے سے پہلے
ماء الشعیرہ (جو کا پانی) اور انار کے
پانی کے مانند کوئی شے پی یوے +
اور اگر مسل دوا کھانے کے بعد
انار کے مانند کوئی شے کھانی جائے
جس میں آنتوں کو بچڑانے کی طاقت ہو
تو علی العموم یہ شے آنتوں کو بچڑانے
اور رواد خارج کرنے کی وجہ سے مفید
پڑتی ہے +

بلکہ مسل دوا کھانے پر سہ ہنا
اور اس کے عل کو بند کر دیتا ہے (سیوہ
سے الحساس وغیرہ کے مسل کے دن

ولا کل یقطع عمل اکثر الادویۃ
لا اشتغال الطبیعة بہضم
الغذاء عن الدفع ولا اختلاط
الدواء بہ فینکسر قوتہ

ومن لم یصبر علی الاستغراغ
علی المریق اخذ قبل شرب الماء
شیئا قلیلا مثل ماء الشعیرہ
ماء الرمان الخلو و الخ

وان اخذ عقیلا استعمال الدوا
مثل الرمان او السفرجل
فربما اعتان بعصرہ

والنوم علی الداء الضعیف
یقطعہ او یضعفہ

وعلى القوى يقوى فعاه

وبعد علمها قاطع

نہیں مسلا تھے ہیں) اور تیز اور قوی مسل
کھانے پر سونا اس دوا کے عمل کو زیادہ
قوی کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے جب
ایار ج۔ حب شبیا۔ جیسے تیز مسلوں کو
شب کے وقت کھلا کر سلا دیتے ہیں (اور
مسل دوا کا عمل ختم ہونے کے بعد
رشتا دن کے آخر چھتے ہیں) مسلا نا اس کے
فصل کو روک دیتا ہے۔ خواہ مسل قوی
ہو۔ یا ضعیف۔ یعنی مسل دوا کی وجہ سے
اکثر جو دست جاری رہتے ہیں۔ وہ بند
ہو جاتے ہیں) +

جس شخص کو مسل دوا سے کراہت
نفرت آتی ہو۔ اسے چاہئے کہ روزہ
زبان کی حس کو گند کرنے کے لئے طرخون
چبائے۔ اور زبان کی حس کو گند کرنے
کے لئے طرخون سے زیادہ موثر عناب
کے پتے ہیں۔ اور گلاب ہے قوت ذائقہ کو
برق سے بے حس کر دیتے ہیں (یعنی
زبان پر برق رکھتے ہیں) +

اور جس شخص کو مسل دوا کی کڑھ
نفرت آتی ہو۔ اسے چاہئے کہ اپنے
انھنوں کو تند کرے +

اور جس شخص کو قے کا خوف ہو۔ تو
چاہئے کہ اس کے ہاتھ پاؤں اور بازو

ومن عات الداء فليضع
الطرخون والبلغ مسته جلد
في التخل يد ورق العناب و
قد يخذ الرذوق بالشج والبلبل

و من تنفر عن سرائقه وخيف
عليه ان يحدث به غشيان
وقى بسبب الشفر سد مخفيه

ومن خاف القذف شد
اظر اقه معصنله ويتناول

سنت طرخون۔ زبان کو چھس کر تیرا لی ایک بوتلی ہے جو ایران وغیر ازیں زیادہ مشہور ہے۔ ہر ہر

بعدہ قابضاً مقویاً للمعدی
کالسرمان والسریماس والتفاح
والسفرجل والنعناع

مثلاً اتار۔ ریٹاس۔ سیب۔ تہی اور نعناع

(قسم پودینہ) +

والماء الحار یشرب منه قتل
سین یب الحب وما یشبهه
واما عند قطع عمل الدود
فقدرا اما یخرجہ

اور گرم پانی گرمی وغیرہ کھا کر اس قدر
پینا چاہئے کہ گرمی وغیرہ گھل جائے
گرمی کھا کر تھرا سا گرم پانی پینا چاہئے
اور جب سہل دود کا عمل ختم کر نیکا
وقت ہو تو گرم پانی اس قدر پینا چاہئے کہ
دود دوار پانی سے نیکر خارج ہو جائے
اور جس شخص کے پیٹ میں سرور ہو اسے
چاہئے کہ گرم پانی ٹھونٹ ٹھونٹ پیوے
اور چند قدم میلے +

وعند قطع الدواء یشرب
المحروس بزر قطونا یشرب
التفاح او بماء بارد و سکر او
بماء و سرد و المعتدل المزاج
لیستعمل ذلك مع بزر ریحان
والطبرزد و قتل یقتصر علیہ
دون بزر قطونا

اور جب سہل دود کا عمل ختم ہو چکے
(اور دوست آپکیں) تو نسخہ خبریدہ یعنی
ٹھنڈائی پلائیں۔ جو مختلف مزاجوں کے
لیئے مختلف ہوتا ہے۔ مینا نیچے گرم مزاج کا
شریت سیب کے ساتھ۔ یا پانی اور شکر
کے ساتھ یا گلاب کے ساتھ اسپنول
کھلائیں۔ اور معتدل مزاج کو اسپنول
کے ساتھ تخم ریحان رنا زبرد یا لمسی کھلائیں
اور سرد مزاجوں کو گلاب سے صرف تخم ریحان
کھلاتے ہیں اور اسپنول نہیں دیتے کیونکہ

سلہ ریاس ایک قسم کی ترش ہوتی ہے + متروم

نغمہ بجاں گرم اور اسپنول سرد ہے +
 تسلسل کے بعد شندائی کا فتنہ جس میں لعاب و درجیزیں ہوتی ہیں
 اس لئے دیتے ہیں کہ اس سے آنتوں کا خراش دور ہوتا ہو اور
 دو طبیعی حالت کی طی اس سے لیسدا اور بیکٹی ہو جاتی ہیں نیز انکی
 ناراضی گرمی دور ہو جاتی ہے اور مزاج درست ہو جاتا ہے +

ولیکن الغد بعد الاستعمال
 والحق سبباً لن یذاجیل یوہر
 کالفر وجہ ویفقص کل کل فان
 الاغضاء لخلوھا جذب مغذ
 بقوۃ فان عاومتھا اغدة
 المنقلة المایة غدا بالرفع
 حدثت السلد و صعب الام
 تسلسل اور تھکے کرانے کے بعد کوئی
 لذیذ اور عمدہ غذا کھلائی جائے جس سے
 ایچھے اخلاط پیدا ہوں۔ جیسے چڑسے اور
 غذا کو طبیعی مقدار میں دینی جائے کیونکہ
 تسلسل اور تھکے کے بعد تمام اعضا خالی
 اور بھوکے ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے
 غذا کو قوت اور زور سے جذب کرتے ہیں
 ایسی حالت میں (اگر غذا کی کثرت کی جائے
 اور اس سے معدہ پر بوجھ پیدا ہو تو) بعد
 اور ثقیل معدہ بھی غذا کو اعضا کی طرف
 دفع کر کے انکی امداد کر چکا جس سے غم
 بند ہو جائیں گی۔ جو نہایت دشوار اور
 خطرناک حالت ہے +

ومن شرب الدوا لم یسجله
 وامن انشکین فعل یکن حرث
 باکل القوابض او بالحقن اللینة
 او بالقتل المسجلة واما جعر
 المسجلین فی یوم واحد فخطر
 اگر کوئی شخص تسلسل و داکھائے۔ اور
 اسے دست نہ آئیں تو اس کی دوسو تھیں
 ہیں) اگر تسکین دینی ممکن ہو تو تسکین و بجائے
 یعنی اگر سرین کو بے چینی۔ پیاس۔ سرد
 چکر اور دوسری برسی علامتیں پیدا ہوئی
 ہوں۔ تو تسکین دے دینی چاہئے۔ اور
 دست اگر نہیں آئے ہیں تو کچھ پچاہ نہ کرنی

چاہئے اور اگر تسکین دینی ممکن نہ ہو اور بعض
 بڑی ملاحتیں پیدا ہو گئی ہوں تو تھوڑے
 دوا میں کھلا کر رجوع آتوں کہ پھر ڈکڑہ دست
 لاتی ہیں، تاہم ایک دینی چاہئے ایسی دست
 لانے چاہئیں، یا کہے جتنے پچھکار ہی بہت
 لانے والے فنیے رہتیاں استعمال
 کرتے چاہئیں تاکہ دست آجائیں اور
 مواد خارج ہو کر بڑی ملاحتیں دہ رہ جائیں
 مگر ایک ہی دن دو سہلوں کا پلانا خطہ ناک
 سے (یعنی اگر دست نہ آئیں تو ایسا ہرگز
 نہ کرنا چاہئے کہ ایک اور سہل پلا دیں بلکہ
 ذکرہ بالا تدبیروں سے کام لینا چاہئے
 اور جب سہل کھانے پر دست نہیں
 آتے ہیں۔ اور نہایت بڑے اعراض (ملاحت)
 پیدا ہو جاتے ہیں اور کسی عضو ریس کی
 طرف مواد کی توجہ ہو جاتی ہے تو گاہے
 ایسی صورت میں قصد کرنے کی ضرورت
 پیش آتی ہے۔ تاکہ جلد مواد خارج
 ہو جائیں۔ اور رئیس عضو پر نہ کریں اور
 اور جس شخص پر سہل دوا کا اثر زیادہ
 ہو جائے یعنی دست بکثرت آئے گی
 تو چاہئے کہ اس کے ہاتھ پاؤں گس کر
 باندھ دیے جائیں۔ اور قالیعین مسینہ
 پلائی جائیں۔ اور انھیں قابض چیزوں کا استعمال
 پریشان کر دیا جائے۔ اور اس شخص کی

وریما احتیجہ الی الفصل ان
 حصلت اعلیٰ من مکر
 و مالت المواد الی عضو ریس

ومن اخر ط علیہ الد ۱۱۰
 قلیشدا اطرافہ و یقول یقول
 و فیضمد بہا بطنہ و یقول
 و یطیب مکنہ بالیطیب البارد

الْقِيَّ وَالْعِلْمُ انْ الْقِيَّ يَنْفَعُ الْمَعْلُومَ وَيَقْوِيهِ وَيَجْلِدُ الْبَصَرَ وَيَزِيلُ قُلُوبَ الْمَرْبِ وَيَنْفَعُ قُرُوحَ الْكَلْبِ وَالْمَشَانَةَ وَالْأَمْرَاضَ الْمَرْمُومَةَ كَالْجِلْدِ وَالْأَسْتَقَاءَ وَالْعَنَا جُلُومَ الرِّعْشَةِ وَيَنْفَعُ الْمِرْقَانَ وَيَنْفَعُ الْإِنْسَانَ يَتَعَلَّهُ الشَّحْمُ فِي الشَّهْرِ مَرَّتَيْنِ مَتَوَابَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ حِفْظٍ دَرَسٍ لَيْتِلْ أَرَكُ اثْنَانِ مَا قَصَرَ الْإِلَاحُ وَيَنْفَعُ ذُفُلًا بِمَنْصِبٍ لِيَجِبَ إِلَى الْمَعْلُومِ

وَالْإِلَاحُ كَثَرُ مِنَ الْقِيَّ يَضُرُّ الْمَعْلُومَ وَيَجْعَلُهُ قَابِلًا لِلْفَضُولِ وَيَضُرُّ الْإِلَاحُ سَنَانًا وَخَصُومًا الْخَامِضَ وَكَثَرُ لَيْتِلْ يَضُرُّ الْبَصَرَ وَالْإِسْمَ وَدِيمَا صَدَعَ عَرَقًا

پسینہ لانا چاہئے۔ اور اس کے رہا کشتی مقام کو سرد خوشبوؤں سے خوشبودار کرنا چاہئے (مثلاً کاغذ مستدل وغیرہ) واضح ہو کہ "سعدہ" کے اور قوی کرتی۔ بنیائی کو تیز کرتی۔ سر کا بوجھ زائل کرتی۔ گردے اور شانہ کے زخموں میں۔ غزن اور دیر یا امرہ میں مثلاً بذا م۔ استقام۔ قانج اور ریشہ میں قائم و بخشی۔ اور یرقان دور کرتی ہو۔ مناسب ہے کہ ہر ایک تندرست آدمی صیغہ میں آگے پیچھے دو بار "سعدہ" کرے۔ تاکہ دوسری حالت سے پہلی حالت کی کمی کا تدارک ہو جائے (یعنی پہلی حالت سے جو مواد نہیں نکل سکے ہیں۔ وہ دوسری حالت سے خارج ہو جائیں) اور تاکہ وہ فضلات صاف ہو جائیں جو پہلی حالت سے "سعدہ" میں گتے ہیں۔ مگر تھوڑا سا اور آگے دن میں کہیں بھی جینے کے اول میں کرنا۔ مگر کبھی آخر میں، ورنہ معین کرے۔ یہ وقت ہوتی ہے کہ اگر خاص دورے کے دن تھوڑے دن کی جائے۔ (تخلیف پر بخفی ہے) + قے کی کثرت، سعدہ کے لئے مضر ہے اور اس سے مواد اور فضلات قبول کرنے کے لئے آمادہ کر دیتی ہے۔ دانتوں کے لئے بھی مضر ہے۔ مٹی مخصوص ترش تھ زیادہ ضرر ہے۔ مٹی نہا بنیائی اور

سہولت کے لئے بھی مقرر ہے اور کا ہے
اس سے کوئی رگ چھٹ جاتی ہے +
تھے سے پر ہنر اور اس شخص کو کرنا
چاہئے جس کے خلق میں ورم ہو۔ یا جسکا
شہینہ کمزور ہو۔ یا جس کی گردن پتلی ہو
یا جو شخص "من نفث الدم" کے لئے
(جس میں مٹھن آتا ہے) آمادہ ہو یا
جیسے شکل سے قے آتی ہو +

بعض لوگ کھانسی میں اور لائق کی وجہ سے اپنا
حدود کھانے سے بھر لیتے ہیں۔ پھر ادیسکو
قے کر دیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے بڑا پایا
جلد آتا ہے اور جیسے امراض پیدا ہو جاتا
ہیں۔ اور قے اور کئی "مادت" ہر جاتی ہو +
"سہال" اور قے "بدن کے سان
ہونے کی حالت میں۔ یا پائخانہ کے نشا
ہونے کی (قبض کی) حالت میں۔ یا انشاء
یعنی شکم کے اعضا کی کمزوری کی حالت
میں۔ یا پردہ مراق کے لاغر ہونے کی
حالت میں سخت خطرناک امر ہے اور مراق
شکم کا ایک پردہ ہے۔ بعض شکم کی بیلہ
کو اور بعض شکم کے عضلات کو مراق
کہتے ہیں +

قے کرنے کا زمانہ "موسم سرما" اور
موسم خریف نہیں ہے (چونکہ گرمیوں کے
بعد اور سردیوں سے پہلے آتا ہے) بلکہ

ويجب ان يجتنبه من به ورم
في الحلق او ضعف في الصدر
او هو دقيق الرقبة او مستعد
لنفث الدم او عسر الاجابة

و من الناس من يجب ان
يمتلي طعاما لنهجه ثم يتقي
وذلك يجعل هراة ويوقعه في
امراض روية ويجعل النقي له
عادة

والاسهال والنقي مع النقاء
او يومية الطفل او ضعف
الاحشاء او هنال المسراق
صعبا خطرا

وقت النقي هو الصيف والربيع
دون الشتاء والخريف

اس کا زمانہ موسم گرما اور موسم ریح (یا موسم
بهار) ہے +

گرما کے موسم میں مہسل لینا بخار پیدا
کرتا ہے اور دستوں کا آنا مشکل
ہوتا ہے۔ کیونکہ دوار کی کشش اور گرمی
کی کشش میں باہمی مقابلہ ہوتا ہے اور
اگر مواد کو اندر کی طرف کھینچتی ہے، تو موسم
کی گرمی باہر کی طرف۔ اس لئے دستہ نکالنا
آنا اور مواد کا خارج ہونا دشوار ہو جاتا ہے

اور موسم سردی میں دستوں کا آنا
اور مواد کا خارج ہونا اور بھی زیادہ دشوار
ہے۔ کیونکہ اس موسم میں سردی کی وجہ
سے مواد کے ہونے ہوتے ہیں +

اور موسم ریح (بهار) کے بعد چونکہ گرما
کا موسم آتا ہے۔ جو کہ مواد کو تحلیل کر دیتا
ہے۔ اس لئے اس موسم میں مواد کے
پکے اور معمولی مہسل کے تحت مہسل
کھانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہاں
البتہ ”خریفہ کا موسم“ مہسل کے لئے
حقیقی اور اصلی وقت ہے (اس وقت
میں بڑے سے بڑا مہسل رکے سکتے ہیں)

تھے کے وقت ضروری ہے کہ آنکھوں پر
پٹی اور پیٹ پر تھپکا بانڈ لیں۔ اور
جب دقت سے فارغ ہوں تو چہرہ کو سرد

والا مہال فی الصيف یجلب
الحمى ونعس لتعارض جذب
المد وال ۶ جذب الحار

وفي الشتاء الحار يجمود الخلق

والسريع يتلو انصيف الخلق
فلا يستعمل فيه الا ما لطيف و
اما الخريف فهو الوقت

ويجب عند الفتي ان يعصب
على العينين وليقطط البطن
فاذا فرغ منه فليغتسل الوجه

لئلا يعلق بالهوى كبريتے ہیں۔ سترم +

بماء بارد و قلیل خل لیمنه عقن پانی اور قدر سے سرکہ سے دھو ڈالیں۔
 یحیٰ ث فی الس اس و لی شرب تاکہ سر میں بوجہ نہ پیدا ہونے پائے (جو کہ
 مثل شراب التفاح مع قلیل سرواڑ چڑھنے سے اکثر ہو سکتا ہے) اور
 مصطلی و ماء الورد چاہئے کہ شربت سیب کے مانند کئی رتوں کا

سودہ اور سفید (شربت قدر سے مصطلی اور گلاب کے ساتھ پی لیں)۔

والقی یجذب من تحت والقی یجذب من فوق
 نکتے "نیچے سے مینے چلے اعضا سے
 (مثلاً گردے، مثانہ، اور پاؤں سے) اور
 (مثلاً "دوست") اوپر سے یعنی اوپر کے
 اعضا سے (مثلاً دماغ، پیچھے کے وغیرہ
 سے) مواد کو جذب کرتے ہیں (جو منہ سے
 یا پانچانہ کے راستے خارج ہوتے ہیں)۔

فصل

ذیل میں "فصل کا بیان کیا جاتا ہے۔ اس لئے پہلے میں فصل کی
 رنگوں کی تعریف بتلانا سب سمجھتا ہوں۔
 یا سلیقہ = رگ ہے جو کھنی کے جوڑ کے پاس اندر کی طرف
 ظاہر ہوتی ہے۔ اور کلائی کے زیرین حصہ کی طرف اسکا میلان
 ہوتا ہے یہ بغل سے ہو کر آتی ہے۔ قیصال وہ رگ ہے جو کھنی
 کے جوڑ میں باہر کی طرف معلوم ہوتی ہے یہ سرنڈھے اور بازو کے
 بیرونی جانب سے اترتی ہے۔ رگ جبل آلن راع بھی کھنی
 کے جوڑ ہی کے پاس ظاہر ہوتی ہے۔ اور کلائی کے وسط سے
 اوپر کی طرف۔ پھر کلائی کے باہر کی طرف روانہ ہوتی ہے۔ وہ
 اصل قیصال کی شاخ ہے۔ اکحل وہ رگ ہے جو قیصال کے
 پاس کلائی کے اگلے حصے کے وسط سے نکلاؤں ظاہر ہوتی ہے
 اس کی اکثر شاخیں شکم کے اعضا سے متصل ہوتی ہیں۔ یا سلیقہ

اور قیقال کی شاخوں سے ملکر بنتی ہے۔ آستیل ہاتھ کی چھوٹی انگلی
اور اس کے پاس کی انگلی کے درمیان جو رگ نظر آتی ہو یعنی النسا
وہ رگ ہے جو ران کے پردہ فی جانب سے روہ ہموک پاؤں کے گتوں
تک پہنچی ہے۔ صفا فن وہ رگ ہے جو پنڈلی کے اندر کیلرٹ
نظر آتی ہے۔ سترم



وفصل الباسلیق ینقی متنور
البلدان والقیقال وحبیل
الذراع للرقبة وما فوقها
رگ باسلیق کی فصد در تنور بہ ن
کو یعنی شکر کے اعضاء کو صاف کرتی ہے
اور قیقال اور حبیل الذراع کی فصد گردن

والا کحل مشترک والا سیلم
 الا یمن لا و جاع الکبد
 الا یسر لا و جاع الطحال

اور گرہن سے اور کے، عشار کو صاف
 کرتی ہے۔ اور اکمل کی قصدان دونوں
 (یعنی تنور بدن اور سرو گردن) کے لئے
 مشترک ہے۔ وائیں باتھ کی اسیلیم کی
 قصد جگر کے دروں میں (مرضوں میں)
 اور بائیں باتھ کی، سیلم کی قصد طحال کے
 دروں میں (یعنی طحال کے مرضوں میں)
 سفید ہوتی ہے۔ اور عرب النساء کی قصد
 درد اور "عرق النساء" میں نہایت مفید ہے۔ یہ
 درد بقول اکثر اطباء، اسی رگ "عرق النساء"
 میں ہوتا ہے جو ران سے شروع ہو کر گٹھنوں
 کی طرف، (زبردوزاوت) مایا جاتا ہے، نیز
 اس کی قصد مرض ذوالی کے لئے (جس میں)
 پیدائی کی رگیں پیرل کر گرہ دار ہو جاتی ہیں)
 اور درد فقرس کے لئے (جو پاؤں کے
 انگوٹھے میں نہایت شدت کے ساتھ ہوتا ہے)
 اور مرض فیلبا کے لئے مفید پڑتی ہے۔
 اور صافن کی قصد حیض جاری کرنے
 کے لئے اور ان ذائقہ کے لئے قلع بخش
 ہوتی ہے۔ یہ نوا، رگ "عرق النساء" کی
 قصد سے حاصل ہوتے ہیں۔

وفصل عرق النساء و جاع
 عرق النساء عظیم النفس
 وللد والی و النفترس
 و داء الغیل

والصافن لا دراد الحیض
 ولما قلع عرق النساء

الحجامة

والحجامة على اساتین
 تقارب القصد و تدل الحیض
 وتنقی الدم

حجامت یا سنگھیاں پھرائی

پھرائی سنگھیاں
 پھرائی سنگھیاں
 پھرائی سنگھیاں

صاف کرتی ہیں +

سنگیاں لگا ہے آگ سے لگائی جاتی ہیں جنہیں "ککیرہ ٹھکانا" بھی کہتے ہیں، اور لگا ہے آگ کے بغیر صرٹ منہ سے پڑی جاتی ہیں۔ اور لگا ہے اسکے ساتھ پھینے لگائے جاتے ہیں۔ اور لگا ہے سادہ ہوتی ہیں ہر طرح +

گتہ سی پر سنگیوں کا کچھ انا آغوش پیشہ
وہ نکلا آنا منہ کی گتہ سی منہ آنے اور دور
سر میں مفید پڑتا ہے۔ علی الخصوص اس
دور میں جو سر کے اگلے حصے میں ہو۔
لیکن اس مقام پر سنگیوں کے لگانے
سے مرض نسیان (بیول) پیدا ہو جاتا ہے
اس لئے کہ اس سے دماغ کے پچھلے حصہ
پر صدمہ پہنچتا ہے۔ جو ان کے خیال
میں "حافظہ" کا مقام ہے (بعض لوگ
سر کے اگلے حصہ میں سنگی لگانے کو
بڑا سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس سے جس کی قوت
زیادہ (مشترک) کمزور ہو جاتی ہے +

سنگیوں کے فائدے کے فائدے سنگی کچھ آنے کے چند

فائدے ہیں اول یہ کہ اس سے خاصا دماغ
عضو کی صفائی ہوتی ہے (جس پر یہ لگائی
جاتی ہے) دوم اس سے دماغ کا جو ہر
کم خارج ہوتا ہے (جیسا کہ نصد سے
کثرت خارج ہوتا ہے) سویم یک ہضما
زیادہ کہ اس سے کم صدمہ پہنچتا ہے (جیسا
کہ نصد سے زیادہ پہنچتا ہے) کہ نصد پر

وعلى القفاء للرعد والبصر
والقلاع والصداع خاصة
ما كان في مقدم الرأس
لكنها تورث النسيان واكثر
الناس يكرهون الحجامة
في مقدم الرأس لانها
تضعف المحس

فوائد الحجامة
والحجامة فوائد احدى
تنقية العضو نفسه وثانيها
قلة استنزافها ليجوهر المرح
وثالثها قلة تعرضها للاعضاء
الرئيسية

الحقنة

والحقنة معالجة فاضلة في
نقص الفضول والمجذب
من اعطى اليد في القولنج
ووقتها الا بعد ان

الوصايا

ولتتم هذا الفن بوصية
في امر المعالجات

ينبغي للمعالج ان لا يعود الطبيعة
الكل يات يعالج كل الخراف
عن الصحة

ولا ان يجبل شرب المسهل و

مخض بار یک بار یک رنگوں سے مواد خارج
کرتی ہے جسکا اثر قلب وغیرہ تک ہرگز
نہیں پہنچ سکتا +

حقنہ یا عمل
انفصالات اور زور اور قارح کرنے اور

انہیں اوپر سے نیچے کی طرف جذب کرنے
میں اور سر من قریب میں حقنہ نہایت
عمرہ ملائی ہے "حقنہ کا وقت" دونوں
- سردی کے وقت "زمینی صبح و شام" ہیں
دو سپر یا شب کو شدید سردی کے بغیر
حقنہ نہ کرنا چاہئے +

علاج کی صیتیں
ہر وقت نزل
ختم کرنا چاہئے میں جن کا خلق معالجات
سے ہو چکا +

(۱) طبیب اور معالج کو چاہئے کہ طبیعت
کو مستحی اور کاپلی کا مادہ ہی نہ لے لے
جس کی صورت یہ ہے کہ ذرا ذرا ہی موت
بگڑنے پر علاج نہ کرے۔ بلکہ پھوٹی چھوٹی
ریا رویوں کا مقابلہ طبیعت ہی کو کرنے دے
اور خود بخود اچھا ہوئے دے۔ اسی وجہ سے
لکے بخار اور معموری کھانسی زکام کا علاج کرنا
درست نہیں ہے۔ ان اگر خود بخود نزل
نہ ہو تو علاج کرنا ضروری ہے +

(۲) سہل اور قے کی حادث نہ کرتی

المقید ذیل

چاہئے +

و حیث امکان التمدید
بالمحال الوجوه فلا یعدل
علی اصعبها

(۳۴) جان تک سہل اور آسان
طریقوں سے تدبیر و علاج ہو سکے۔ شکل
اور سخت طریقے اختیار نہ کرنے چاہئیں
(مثلاً اگر "بہشتی" صرف غذا میں تغیر و
تبدیل کرنے سے اور بھوکا رہنے سے
درست ہو جائے تو دوا استعمال کرنے
کی ضرورت نہیں ہے)

و یتدیر من الاضعف الی
الا قوی اذا المیفن الاضعف
الان یخاف خوف القوی
فینشد یجب ان یبد
بالا قوی

(۳۵) جب کمزور طریقوں اور ضعیف
تدبیروں سے کام نہ چلے تو قوی اور سخت
طریقوں کی طرف تباہنگی بڑھنا چاہئے
(و نقد سخت تدابیر اور قوی علاج کرتا چلے
یکے پہلے بلکہ اوس کے بعد اوس سے سخت
اور اس کے بعد اس سے سخت اور
اس کے بعد اس سے زیادہ سخت و دلا
دینی چاہئے) (اں اگر قوت کے زائل ہونے
کا خوف ہو) یعنی یہ خیال ہو کہ اگر سخت
طریقے بتدریج اور بآسانی بڑھائے
جائیں گے تو زمانہ زیادہ صرف ہوگا۔ اور
اتنے عرصہ میں سر بعض کی قوتیں زائل
ہو جائیں گی) تو ایسی حالت میں ضروری
ہے کہ ابتدا ہی سے قوی طریقے اور سخت
علاج استعمال کئے جائیں +

ولا یقیم فی المعالجة علی
دواء واحد فانہ الطبیعة

(۵) علاج میں طبیب کو چاہئے کہ
ایک ہی دوا پر قائم نہ رہے (یعنی ہمیشہ ایک

ويقل الفعاليها عنه

ولا يدوم على الغلط

ولا يحرر عن الصواب لتأخر
اثره

ولا يحترء على الادوية القوية
في الفضول القوية

وحيث امكن التدبير
بالاغذية فلا يعدل الے
الادوية

واذا اشكل عليك الممرض
احار هو ام بار دخل تغیر
بمفرط

دوا نہ کھائے) کیونکہ طبیعت اس دوا سے
ماوراء (مادی) ہو جاتی ہے۔ اور اس کا
طبیعت پر اثر کم پڑتا ہے (بلکہ اسی قسم کی
اور اسی فائدہ کی دوا بدلتے رہیں) +

(۶) ہمیشہ غلطی پر قائم نہ رہے (اگرچہ
اس سے بظاہر فائدہ معلوم ہوتا ہو

(۷) صحیح طریقے اور درست علاج سے
گریز نہ کرے (اگرچہ اس سے بظاہر

نقصان معلوم ہو رہا ہو) کیونکہ غلطی پر
قائم رہنے کا اور درست علاج کو پھرنے
کا "دیر" اثر دیر میں ظاہر ہو سکتا ہے +

(۸) سخت موسموں میں (مثلاً سخت
گرمیوں میں یا سخت سرما میں) سخت اور

تیز دوائیں (خواہ گرم ہوں یا سرد)
استعمال کرنے کی جرأت نہ کرنی چاہئے
ورنہ دوا کی شدت گرمی موسم کی گرمی سے
مکمل نہایت خطرناک حالت پیدا کر سکتی ہے +

(۹) علاج اور تدبیر جتنا شک و فذاں
سے ہو سکے۔ دوائیں استعمال نہ کرنی
چاہئیں +

(۱۰) جب تجربہ امر مشکل اور دشوار
ہو جائے کہ آیا مریض گرم ہے یا سرد تو
اس کے تجربہ کرنے (اور اس سے معلوم کرنے)

کے لئے کوئی زیادہ گرم یا زیادہ سرد دوا
برگز استعمال نہ کر دے کیونکہ تجربہ کے لئے

جس قسم کی تپ گرم یا سرد دوا کھلائی ہو
 ممکن ہے کہ مرض اسی قسم کا ہو۔ تو ایسی
 حالت میں مرض کے بڑھ جانے اور
 نہایت ضرر پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔
 اس لئے معمولی گرم یا سرد دوا سے تجربہ
 کرنا چاہئے) +

(۱۱) کسی شے کے مادی اثرات در
 غلطی میں نہ پڑ جاؤ۔ بلکہ اس سے بچو کیونکہ
 عارضی اثر کا اعتبار نہیں ہے۔ مثلاً ٹکا
 سرد پانی کے غسل سے بدن میں گرمی
 پیدا ہو جاتی ہے۔ گرم گرمی ہو سچانے
 کے لئے مریض کو سرد پانی کا غسل ہرگز
 نہ بتاؤ کیونکہ اس کا اثر عارضی ہے۔ اور
 اس گرمی کا اعتبار نہیں ہے) +

(۱۲) جبکہ چند مرض ایک مریض میں
 جمع ہو جائیں۔ تو پہلے اس مرض کا علاج
 کرو جس میں مندرجہ ذیل تین باتوں میں
 سے کوئی ایک بات پائی جاتی ہو +

(الف) ایک کا اچھا ہونا دوسرے
 پر سوتوٹ ہو تو پہلے دوسرے مرض کا
 علاج کرو جس کے مندرجہ ذیل تین باتوں میں
 سے کوئی ایک بات پائی جاتی ہو +
 پہلا بھی تندرست ہو جائیگا) مثلاً قدم
 اور قرحہ یعنی زخم ہو۔ تو پہلے قدم کا علاج
 کرنا چاہئے کیونکہ زخم کا اچھا ہونا قدم
 کے اچھے ہونے پر سوتوٹ ہے) +

واحد من تغلیط التاثير
 العارضی

واذا اجتمعت امراض فابدأ
 بما يخصه احدی ثلث خواص

احد لها ان يكون بدع الاخر
 موقوف على برئه كما نورم والقرحة
 فابدأ بانزاله الورم

و ثانیہا ان یکون احدہما
سبباً للآخر کا لحد والحدی
العقنیۃ فامیداً یا اثر الہ
السبب فان لم یغن جمل
الکفجین فلا یاس علیک
باستعمال المسخات فتفسد
نفتیحہا فی التبرید اعظم
من ضرر تخبیحہا

(ب) ایک مرض دوسرے مرض
کا سبب ہو (تو پہلے سبب کا علاج کرنا
چاہئے) جس طرح مسد لا (رگ بکا بند
ہو جانا) اور سختی عقنیۃ (دہ بخار جو
اخلاط کے گندہ ہونے سے پیدا ہوتا ہے)
میں پہلے "سدہ" کا علاج کرنا چاہئے (کیونکہ
رگوں کے بند ہونے ہی سے اخلاط گندہ
ہو جاتے ہیں اور بخار کا سبب یہی ہوتا ہے)
چنانچہ اگر ان دواؤں سے سدہ نہ کمل سکے
جو کفجین کے مانند ہوں (یعنی ان
دواؤں سے رگیں نہ کمل سکیں جو کفجین
کی طرح کم گرم ہوں اور بخار کے لئے مفید
ہوں) تو گرم دواؤں کے استعمال
میں کوئی خوف نہیں ہے (اگرچہ ان کی
گرمی سے بخار شدید ہو جائے) کیونکہ
انکی گرمی سے بالفعل جو ضرر پہنچے گا۔
سدہ کھلنے کے بعد اس سے زیادہ فائدہ
پہنچے گا۔ اور زیادہ سردی پیدا ہو جائیگی
کیونکہ جب رگیں کمل جائیں گی تو بخار کی
گرمی کی شدت بھی دور ہو جائے گی)۔

و ثالثہا ان یکون احدہما
آہق من الآخر کا الحاد والمرض
خالد بالحاد ومع هذا اخلا
تغفل عن الآخر

(ج) ایک مرض دوسرے مرض سے
زیادہ اہم اور قابل توجہ ہو (تو پہلے زیادہ
اہم اور قابل توجہ مرض کا علاج کرنا چاہئے)
مثلاً ایک مرض شدید ہو اور دوسرا
مرض مزمن (دیر پا) تو پہلے شدید مرض کا

علاج شروع کرنا چاہئے (کیونکہ یہ زیادہ
اہم اور قابل توجہ ہوتا ہے) مگر اس کے
ساتھ ہی دوسرے مرض سے غفلت بھی
ذکر کرنی چاہئے بلکہ حتی الامکان اور کمال
خیال اور اس کی رعایت بھی کرنی چاہئے
(۱۳) جب مرض اور عرض اکٹھے
ہو جائیں۔ تو پہلے مرض کا علاج کرنا چاہئے

واذا اجتمع مرض وعرض
فابدأ بالمرض

عرض اس حالت کو کہتے ہیں۔ جو کسی مرض سے پیدا ہو جاتی ہے
جس طرح ”دود“ مرض تولع میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح ”دود“
مرض بخار سے ہو جاتا ہے۔ شرم +

ہاں اگر مرض ”اصل مرض“ سے بھی زیادہ
قوی اور سخت ہو (تو مرض کو چھوڑ کر پہلے
مرض ہی کا علاج کرنا چاہئے) جس طرح
مرض تولع میں بعض دفعہ ”دود“ نہایت
خفید پیدا ہو جاتا ہے، تو پہلے درد ہی کو
شکین دینی چاہئے۔ اس کے بعد
انتوں کا ”سہ“ کھولنا چاہئے جو اس
مرض میں پیدا ہو جاتا ہے +

الا ان يكون العرض اقوى
كالقولنج فكن الوجه ادلا
شعاعا لوالسنة +



تمت



کتاب خانہ طبیب | Facebook